bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

دو سالہ روداد

انجمن خدام الصوفیہ

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء لغایت مارچ سنہ ۱۹۲۵ء

مرتبہ

مولوی محمد کرم الٰہی صاحب بی۔ اے۔ وکیل سیالکوٹ

جنرل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ

Khuda Bakhsh Library
Acc. No 22760

NIZAMI BOOK AGENCY
Budaun U. P. (India)

بحسن اہتمام حسب فرمائش انجمن خدام الصوفیہ آگرہ

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپی گئی

تعداد ایک ہزار

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

فہرست مضامین روئداد انجمن خدام الصوفیہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com
www.marfat.com

297.06

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روداد انجمن خدام الصوفیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اوس کریم رحیم مالک الملک کا ہزار ہزار شکر ہے اور سب حمد وثنا اوسی کو سزاوار ہے کہ جس نے قرآن کریم جیسی پاک کتاب بھیجکر اور جناب رحمۃ للعالمین سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرماکر وحشی انسان کو پھر نئے سرے سے انسانیت سکھلائی اور کروڑوں دلوں کو نور ایمان سے منور فرمایا اور درود وسلام بعالیجناب سرور کائنات مفخر موجودات حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائمًا کثیرًا کثیرًا ہو کہ جن آفتاب نبوت سے ایک عالم کو نور ایمان کی روشنی نصیب ہوئی اور اوسی ماہتاب ہدایت سے علمائے راسخین اور اولیائے کاملین روشنی پاکر اس چودھویں صدی کی شب تاریک میں سراج منیر اور روشن ستاروں کی طرح ہدایت عالم کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راہ راست پر لانے کے لئے اوسی آفتاب نبوت کا حق نیابت ادا کر رہے ہیں اگرچہ چند متعصب وبے دین فرقے کے لوگوں کو راہ حق نہ سوجھے تو یہ اُن کا اپنا قصور ہے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

افسوس یہ زمانہ کیسا پُرفتن اور پُرآشوب زمانہ ہے کہ پتھروں اور درختوں کے آگے سر جھکانے والے گنگو کے پجاری ذات واجب الوجود قادر مطلق کی قدرت وسہارے سے غفلت برتنے والے کیڑے مکوڑے کی جان کو بھی ازلی قدیم اور واجب بالذات سمجھنے والے اور جیو کو اپنے توے کا آپ محافظ اور قدیم وانادی ماننے والے ہر ایک روح کو اپنی طاقتوں کا آپ ہی نگہبان جاننے والے خدائے عزوجل کو صرف زبان سے سرب سکتی مان کہنے اور عقیدۃً نعوذ باللہ حرف غلط

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

تصور کرنے والے اپنے اعمال سے گدھے گھوڑے سُور انسان وحیوان کی جُونی میں جانے کا عقیدہ رکھنے والے فرقہ ہائے ضالہ آج قانون قدرت اور صحیفہ فطرت قرآن کریم فرقان عظیم کی تکذیب اور ملت حنیف دین اسلام کی بیخکنی کے درپے نظر آتے ہیں اور عالمگیر اخوت اسلامی کا سنگٹھن سے اور دعوت توحید کا تحریک اشدھی سے مقابلہ کرنے پر کمربستہ ہوگئے ہیں ؎

پری نہفتہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

یہ سب ہماری غفلت کا نتیجہ ہے ہمنے اشاعت اسلام کے اہم فرائض سے چشم پوشی کی کئی صدیاں ہماری غفلت و جمود میں بسر ہوگئیں اب وہ وقت آگیا کہ باغ اسلام جسکی بنیاد سردار دوجہاں صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تھی اور جسکو صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنے مقدس خون سے سینچا تھا جسکی آبیاری اور تختہ بندی میں اولیائے اُمت کی مقدس ہستیاں وقف رہی تھیں آج کفر والحاد کی باد صرصر کے جھونکے اور ظلمت ارتداد کی گھنگھور گھٹائیں اس بوستان اِسلام کو خزاں کی دھمکیاں دے رہی ہیں اور مادی و سیاسی بجلیاں اور ابنائے وطن کے شر و فساد کی آندھیاں اور سنگٹھن کے بگولے تہ و بالا کرنے پر تلے ہوئے ہیں برادران وطن تہیہ کر چکے ہیں کہ آریہ ورت کے سات کروڑ مسلمان آریہ بن کر رہیں ورنہ ہمارے سنگٹھن سے تختہ مشق ستم بننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ افسوس وہ تفرقہ انداز اور نفاق پسند مذہب جسکے پیرو کسی خاندان کے آدمی باہم ملکر کھانا گوارا نہ کرتے تھے اور وہ دھرم جو خانہ جنگی اور عورتوں اور قمار بازی پر کٹ مرنا سکھلاتا تھا آج داعیٔ مساوات مذہب اسلام کو اپنے اندر جذب کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ اس کے اندرونی فرقے جو اختلاف عقائد اور تضاد مراسم کی بنا پر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے اسلام کو مٹانے کے لئے سنگٹھن کی جماعی سازش میں متحد ہو رہے ہیں۔ کل تک سناتن دھرمی اور دیانندی دونوں باہم دست و گریباں رہتے تھے ایک گروہ مورتی پوجن کو اپنا عزیز دھرم اور دوسرا گروہ مورتی کھنڈن کو اپنا فرض اہم تصور کرتا تھا۔ اسی طرح جین مت کے سراوگی جن کی بنیاد شنکر اچاریہ نے اکھاڑنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور جسکی تکذیب و تخریب میں ستیارتھ پرکاش کے بہت سے اوراق

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سیاہ ہو رہے ہیں آج یہ سب فرقے اپنے صدیوں کے اختلافات اور بغض و عناد کو مٹا کر دوش بدوش اسلام کی مخالفت کے لئے مجتمع ہو گئے۔ وہ اچھوت قومیں جن کا سایہ کل تک دو جنمی قوموں کو غسل کرنے پر مجبور کرتا تھا اور کپڑا ان کے ہاتھ لگ جانے سے پلید سمجھا جاتا تھا آج ہندوستان کی فضائے سیاست ان سب کو شیر و شکر ہو جانے اور پھر اپنی اکثریت سے اسلام کا نام و نشان مٹا دینے کا سبق دے رہی ہے۔ کس کس عنوان سے اپنے باطل مذہبوں کی تائید و ترویج میں سر توڑ مساعی سے کام لیا جا رہا ہے اور عقائد بوسیدہ و مراسم فرسودہ کی اعانت حیرتناک طریقہ سے کر رہے ہیں کہیں گرو کل (یعنی درسگاہیں) قائم کی جاتی ہیں بڑے بڑے آدمی اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں کہیں کتابیں اور رسائل و ٹریکٹ طبع کرا کر شایع ہو رہے ہیں کہیں مناظرے کے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو میدان مناظرہ میں بلا رہے ہیں کہیں غریب مکانوں کے قرضے چکا رہے ہیں کہیں مادی طاقت کا سبز باغ دکھا کر غریب غربا کو مرتد بنا رہے ہیں کہیں اچھوت ذاتوں کو بہرت ملاپ کا وعظ سنا رہے ہیں۔

الغرض کشتی اسلام گرداب بلا اور فتنہ ابتلا میں پھنسی ہوئی تھی اور پچھلے موسم بہار میں ارتداد کی آندھیاں اور سنگٹھن کے بگولے عالم اسلام میں خزاں کی خبریں سنا رہے تھے کہ مجدد مأۃ حاضرہ جگر گوشہ بتول نائب رسول سید السادات قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت قبلہ عالم مولانا مولوی حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری مدظلہ العالی کی رگ ہاشمی جوش میں آئی اور حضرت ممدوح الشان اپنے نانا کے باغ اسلام پر کفار کا تیشہ ارتداد چلتا ہوا دیکھ کر مضطرب و بے چین ہو گئے حضور والا نے ۱۰ اپریل سنہ ۲۳ء کے جلسہ انجمن خدام الصوفیہ منعقدہ علی پور شریف میں حسب ذیل اعلان فرمایا:-

حضور قبلہ عالم روحی فداہ کا اعلان واجب الاذعان

حضور قبلہ عالم جناب شاہ صاحب محدث علی پوری نے درد بھرے پرجوش الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اسلام کو ہندوستان میں آئے تقریباً گیارہ سو سال گذر چکے اور مسلمانوں نے اس عرصہ میں اپنے برادران وطن کے ساتھ رفق اور مدارات میں کوئی کسر اٹھا رکھی باوجود

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اسکے ہندو مسلمانوں کو ملیچھ وغیرہ مختلف ناموں سے یاد کرتے رہے اور ذلیل و ناپاک تصور کرتے رہے مگر مسلمان اُن کو بھائی ہی سمجھتے رہے اور خورونوش میں ان سے پرہیز غمی رنج و خوشی کے موقعہ پر اون کے شریک حال رہے۔ اونکی سب جائز تقریبوں میں حصہ لیتے رہے یہاں تک کہ ہمارے بعض روسا نے اہل ہنود کا دل خوش کرنے کے لئے خدا کی حلال کردہ اشیا کو حرام کر دیا اور قوم کے بعض لیڈروں نے ہندو مقتدا اوں کو مسجدوں میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بٹھا کر اون کے لیکچر سنے ناکردنی کام کیئے۔ ناگفتنی باتیں کہیں اور خدا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نافرمانی کی اور اسطرح بڑے سے بڑا اعزاز جو کسی شخص کو عطا کیا جاسکتا ہے وہ برادران وطن کو دیا۔ اور اپنی طرف سے محبت و یگانگت کو یہاں تک بڑھایا کہ اون کے مردوں کو کندھا دیا جلوسوں میں بجائے اللہ اکبر کے بندے ماترم کا نعرہ لگایا اور بعض نے تو انکی خاطر قشقہ بھی زیب جبین کر لیا الغرض کوئی دقیقہ ان کو بھائی بنانے اور حصول محبت میں اُٹھا نہ رکھا اور رہا آخر جب موپلوں کی نسبت یہ کہا گیا کہ اونہوں نے چند ہندؤں کو مسلمان کر لیا ہے تو ہمارے مسلمان بھائیوں نے بلا تحقیق محض یاران وطن کی خوشنودی کے لیئے انکی ہستی کو جوکھوں میں ڈالدیا ؎

دل دیا جان بھی دی دیدیا سب کچھ اپنا
پر عزیز نہ ہوا ہائے وہ نادان اپنا

افسوس ہماری تمام سعی و کوششیں بے سود ثابت ہوئیں ہمارے رفق و مدارات سے بیجا فائدہ اُٹھا کر برادران وطن نے یہ تہیہ کر لیا کہ ملک ہند سے اسلام کا نام مٹا دیا جائے اور سات کروڑ کلمہ گویان توحید کو معاذ اللہ ہندو بنا لیا جاوے ؎

ما ز یاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

یہ ایسا نازک موقعہ ہے کہ اسکی نظیر تاریخ اسلام میں نہ ملیگی اسلام کی دنیاوی وجاہت کو نہیں تاکا جاتا بلکہ سرے سے اسلام کی ہستی پر زد کی جاتی ہے کوئی مسلمان ایسا نہیں جسکا دل اس صدمہ سے متاثر نہ ہو۔ بانی اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تو یہ حکم ہے کہ اپنے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

جگر دے بھی اغیار کے ہاتھ میں نہ جانے دو اور یہاں یہ حالت ہے کہ ہمارے فرزندوں کو اغیار لیئے جارہے ہیں اور ہم خاموش دیکھا کریں ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا ۔ اسوقت تقاضائے حمیت تو یہ ہے کہ جب تک اس فتنہ کا انسداد نہو ہر مسلمان اپنے اوپر خواب و خور حرام سمجھے اور دامے درمے قدمے قلمے الغرض ہر ذریعہ سے جو خدمتِ اسلام اوس سے ممکن ہو اوس سے دریغ نہ کرے اور جبتک یہ فتنہ فرو نہ ہو اپنی سعی کو مسلسل جاری رکھے جو مذہب تبلیغی نہیں اونکے پیرووں کے حوصلے تو بزعم خود یہ کہ ہم (خدانخواستہ) پرستاران توحید کا نام مٹا دینگے اور ہمارے ہاں تبلیغ فرض ہوتے ہوئے ہماری یہ بے اعتنائی کہ ہم خاموشی سے انکی فتنہ انگیزیاں اور شرر بازیاں دیکھا کریں بلکہ ہم میں سے ہر ایک کا تبلیغ و اشاعت کرنا فرض اولیں ہے اور ہر ایک مسلم کا یہ فرض عین ہونا چاہئے کہ جبتک ہندوستان بھر میں ایک شخص بھی ایسا رہے جو رسول عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آگے سر تسلیم خم نہ کرتا ہو اوسوقت تک وہ اپنی کوشش میں لگا رہے ۔ اور یہ بات تو بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ جو لوگ بوجہ رعب ناجائز و لطمع نفسانی برادران وطن کی عیاری سے جادۂ مستقیم سے منحرف ہو گئے ہیں راہ راست پر واپس نہ آجائیں اسوقت تک مسلمانوں کو شب و روز یہی دُھن رہنی چاہئے اور ہر مسلمان اپنے دلمیں عزم بالجزم کرلے کہ وہ کم از کم ایک متنفس کو ضرور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سلسلۂ غلامی میں داخل کریگا ہر شہر اور ہر قصبہ ہر قریہ کے جو مسلمان ہدایت و ارشاد کی قابلیت نہیں رکھتے وہ اپنی جیب سے کم از کم ایک مبلغ کے مصارف اپنے ذمہ لیکر داخل حسنات ہوں ۔ ختم کلام پر سرکار علی پوری مدظلہ العالی نے فرمایا کہ میرے حلقہ یاراں میں زمیندار کاشتکار ڈاکٹر و تجار وکلا و منشی جنرل و کرنل امیر و غریب نواب و رؤسا ۔ الغرض ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں اور میں نے آج تک سوائے یاد الٰہی کے سبق کے کسی کو کچھ نہیں کہا مگر اب میں کہتا ہوں کہ ہر مسلمان پر بالعموم اور یارانِ طریقت پر بالخصوص فرض ہے کہ وہ انسداد فتنہ ارتداد میں ضرور حصہ لے چنانچہ میں نے عزم کرلیا ہے کہ اسی اہم مقصد کی خاطر سیکڑوں مبلغ میدان ارتداد میں بھیجوں گا اور خود بھی موقعہ پر پہنچکر اس کار خیر میں حصہ لوں گا اور جب تک برگشتگان دین متین کو پھر حلقہ اسلام میں واپس نہ لے لوں گا چین سے نہ بیٹھوں گا سر دست مبلغ ال رر روپیہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نقد دیتا ہوں اور ایک سو روپیہ ماہوار اس کار خیر میں دیتا رہوں گا اس غرض کے لئے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر نگرانی ایک فنڈ کھولا جاتا ہے اور حسب ضرورت لاکھوں روپیہ کی فراہمی کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حضور کے کلمات طیبات کی تعمیل میں اسیوقت مبلغ چھبیس ۲۶ سو روپیہ یکمشت جمع ہو گیا اور مبلغ سات سو روپیہ ماہوار کے وعدے ہو گئے

میدان ارتداد میں اراکین وفود کی آمد کا نظارہ

۲۲-۲۳ اپریل ۲۳ء کے جلسہ میں حضور قبلہ عالم روحی فداہ نے اپنا ارادہ مبارک ظاہر فرمایا اور ۲۱- مئی ۲۳ء کو حضور ممدوح الشان بنفس نفیس پہلے وفد کو میدان ارتداد میں بھیجنے کے لئے رہتک تشریف لائے اور حضرت قبلہ نے پہلا وفد مشتمل بر پندرہ اراکین زیر امارت حضرت شیر پنجاب مولانا مولوی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری امیر وفد رہتک سے روانہ فرمایا حضرت صاحبزادے بلند اقبال عالیجناب مولانا حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری دہلی تک وفد کو رخصت کرنے کے لئے تشریف لائے اور وہ منظر قابل دید تھا جب کہ مجاہدین کا یہ پہلا وفد نعرہ اللہ اکبر کہتا ہوا آگرہ پہونچا ہے اسی طرح اخیر مارچ ۲۵ء تک تیئس ۲۳ وفود میدان ارتداد میں یکے بعد دیگرے روانہ کئے گئے اور بالآخر حسب وعدہ خود اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ بنفس نفیس میدان ارتداد میں تشریف لائے جس کا بالتفصیل حال آئندہ آئے گا۔

صدر دفتر وفود جماعتیہ فرستادہ انجمن خدام الصوفیہ آگرہ

ہم سے پہلے چند اسلامی جماعتیں بھی انسداد ارتداد میں سرگرم سعی تھیں۔ اور عام طور پر ہر ایک جماعت کا دفتر آگرہ میں تھا اسلئے وفود جماعتیہ کے لئے بھی انجمن خدام الصوفیہ نے اپنا دفتر صدر آگرہ میں قایم رکھا اور اپنے اراکین کو دفتر آگرہ سے مختلف اضلاع میں تبلیغ و اشاعت کے لئے بھیجنے کا انتظام کیا۔ جملہ شاخہائے انجمن خدام الصوفیہ رہتک۔ فیروز پور۔ جموں۔ کوہاٹ سیالکوٹ۔ کرنال۔ احمد آباد۔ نبروالہ وغیرہ سب کا مرکز وفود دفتر صدر آگرہ رہا اگرچہ انجمن خدا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کی بے ریا سرگرمیاں اور اسکے روح روان وصدر الصدر اعلیٰ حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب علی پوری روحی فدرہ کا مطمح نظر محض خدمت اسلامی اور مخلصانہ کارگذاری تھا لیکن باوجود خاموش کام کئے جانے کے دیگر جماعتوں نے انجمن ہذا کی خدمات جلیلہ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا اخبارات میں حضرت قبلہ عالم روحی فدرہ کے مجاہدین کی سرگرمیوں کا غلغلہ بلند ہوا دفتر کے نظام عمل اور صفائی حساب اور باقاعدگی کا مخالف سے مخالف نے اعتراف کیا مگر اپنی جماعت کے اکثر احباب جو بوجہ مسافت اور عدم آگاہی کی وجہ سے اب تک انجمن ہذا کی سرگرمیوں اور ارتداد کے صحیح حالات کے منتظر ہیں اسلئے یہ روئداد مرتب کی جاتی ہے تاکہ حالات حاضرہ اور اراکین وفود کا لائحہ عمل اور آج تک کی جملہ واقعات قلمبند ہو جائیں اس سے یہ امر روز روشن کیطرح آشکارا ہو جائیگا کہ اس اخلاص و توکل کے پودے نے تھوڑی سی مدت میں کیا کیا کام کئے اور کون کون سی دینی خدمات انجام دیں ناظرین کو یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ اس کمبل پوش مجاہد متوکل کو اس میدان میں کیا کیا مشکلات پیش آئیں اور بفضلہ تعالیٰ استقامت اسکی رفیق راہ رہی اور جس حوصلہ اور استقلال سے اس نے پہلا قدم بڑھایا تھا بتدریج اوسمیں ترقی ہی ہوتی رہی۔ بہت سے طوفان آئے سخت تلاطم کا سامنا ہوا مگر اس جہاز کا ناخدا وہ شاہ جماعت ہے کہ جسکے سایہ ہما پایہ نے خضر راہ بنکر ہر ایک پیش آنے والی مصیبت میں مجاہدین کا حوصلہ قائم رکھا اور جو کچھ تعلیمی اور انتظامی تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں اور جس وسیع پیمانہ پر اوس وقت تک کام جاری رہا ہے یہ محض حضرت قبلہ عالم عالیجناب حضرت شاہ صاحب علی پوری روحی فدرہ کی توجہ عالیہ کا اثر ہے ورنہ مالی سرمایہ کا بہ لحاظ نظام عمل کوئی باقاعدہ بند و بست نہیں ہوا نہ کوئی سفیر چندہ ہے نہ کوئی وفد فراہمی سرمایہ کے لئے گشت کرتا ہے نہ کبھی مسلمانوں سے چندہ کا اپیل کیا گیا ہے جسقدر مستقل چندے ماہواری کے وعدہ ہوئے تھے اون کی وصولی کی بھی کوئی سبیل نہیں ہوئی اکثر یاران طریقت نے بھی اپنے وعدوں کو وفا کرنے میں لاپرواہی سے کام لیا اب وہ وقت آگیا ہے کہ یاران طریقت بالخصوص اور ہر مسلمان بالعموم اس روئداد کو پڑھکر غور کرے کہ اتنے بڑے وسیع کام کے لئے کسقدر سرمایہ کی ضرورت ہے اور ہر فرد بشر

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اپنے نفس سے احتساب کرے کہ اوس نے اس نازک اور اہم موقعہ پر دین کی کیا خدمت انجام دی اور وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ کی کہاں تک تعمیل کی ہے فرمان خداوندی کے مطابق اپنے مال اور اپنی جان عزیز سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کس قدر جہاد کیا ہے۔ ایک دینی کام بھی بغیر مالی سرمایہ کے بوجہ احسن سرانجام نہیں ہو سکتا اسی واسطے حکم مطلق نے جہاد فی سبیل اللہ کی دو صورتیں بیان فرمائیں اور اول باموالکم فرمایا پھر وانفسکم کا ارشاد ہوا یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اس میدان میں مجاہدین کے لئے مالی سرمایہ کی از حد ضرورت ہے اگر یاران طریقت اپنے اس فرض اہم کو محسوس کریں تو اشاعت اسلام کا کام دائمی طور پر جاری رہ سکتا ہے جو صوفیائے کرام کا ہمیشہ سے طرۂ امتیاز رہا ہے اور اوسمیں کچھ بھی فکر و تردد کی بات نہیں ہے اہل دول اور صاحب نصاب ارباب ہمت یاروں کو تو ان کے نیک ارادوں پر چھوڑ دیجئے اگر اپنے سلسلہ کا ہر فرد بشر یہ عہد واثق کرے کہ فی کس ہم رہا ہوا ری اس کار خیر میں دیا کروں گا تو موذی ہم رہا ہوا رکی قلیل رقم کے حساب سے بھی ایک لاکھ روپیہ سالانہ فراہم ہو سکتا ہے اور موجودہ بے سروسامانی اور احباب کی بے اعتنائی لاپروائی میں انجمن ہذا نے محض حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے دست کرم کی بدولت جو سنہری کارہائے نمایاں دکھلائے ہیں آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپ کے باقاعدہ تنظیم چندہ اور مالی فراخ دستی کی حالت میں کیا کچھ گراں قدر خدمات اسلامی سرانجام ہو سکتی ہیں۔

شکریہ

اس روئداد کے ملاحظہ سے ناظرین پر انجمن ہذا کی خدمات اور انتظامی حالات بخوبی ظاہر ہو جائیں گے۔ بس یہ امر ناشکری میں داخل ہوگا کہ انجمن ہذا اپنے محسن و مربی امین الملت نیر برج آیت اعلیٰ مراتب والا مناقب عالیجاہ حضرت صاحبزادے صاحب مولانا حافظ سید محمد حسین صاحب قبلہ علی پوری مدظلہ العالی کی تدبیر و حسن انتظام کا اعتراف نہ کرے۔ صاحب ممدوح الشان نے بامتثال امر اعلیٰ حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب روحی فداہ۔ انجمن کی خدمات صدارت انجام دیں اور یہ آپ کی تدبیر و حسن انتظام کا نتیجہ ہے جو آپ اس

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

روئداد کے صفحات آئندہ میں ملاحظہ فرمائیں گے اگر کوئی ذی ہوش مبصر بنظر غائر آپ کی مکاتیب و فرامین جن کا باقاعدہ ریکارڈ دفتر آگرہ میں موجود ہے ملاحظہ کرے تو حیران ہو جاوے کہ کون سی خداداد قابلیت ہے جو بیشمار اراکین وفود کی شخصیت ادنی ادنی النقل و حرکت تہذیب اخلاق فراہمی ضروریات کی تجاویز و نگرانی کر رہی ہے۔ ۱۳۵ اراکین وفود نے میدان ارتداد میں آکر جو مجاہدہ کیا اور خدمات اسلامی انجام دیں ان سب کے ساتھ حضور ممدوح الشان کی دوربین نظر اور فکر نکتہ رس بکام کر رہی تھی اسلئے اللہ پاک کی بارگاہ میں آپکی مخلصانہ مساعی جمیلہ مقبول ہوئیں اور ہم ان کارناموں کو قلمبند کرنے کے قابل ہوئے اللہ تعالی حضور والا کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمارے سروں پر سلامت باکرامت رکھے آمین

حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب روحی فدرہ کے تحت جگر الولد سر لابیہ کے مصداق سراپا نور صاحبزادے عالیمقام حضرت مولانا حافظ سید نور حسین شاہ صاحب قبلہ علی پوری مدظلہ العالی نے دو مرتبہ بنفس نفیس اپنے ذاتی خرچ سے میدان ارتداد کا دورہ فرمایا اور اسقدر دور و دراز سفر کی تکالیف برداشت کر کے علاقہ ایٹہ و علی گڈھ کے دیہات میں گشت فرما کر لوگوں کو اپنی نورانی صورت اور اسلامی سیرت۔ اخلاق کریمانہ مواعظ حکیمانہ سے مستفیض فرمایا حضرت شاہزادے صاحب ممدوح کی زیارت سے اس نواح کے لوگ نہایت متاثر ہوئے بڑی شان و شوکت اور محبت خلوص سے ملکانے استقبال کرتے اور حضور کے ہمرکاب سعادت چلتے تھے یہ نظارہ بھی عجیب و لکش اور قابل دید تھا حضور ممدوح کی زیارت سے خدا تعالی ابھر مستفیض فرمائے اور آپ کے مدارج عالیہ میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔

حضرت قبلہ عالم کے خلفائی اکابر

حضور قبلہ عالم شاہ صاحب قبلہ روحی فدرہ کے خلیفہ اجل صوفی باصفا عارف بے ریا حضرت مولانا مولوی حاجی محمد حسین صاحب قبلہ بی۔ اے قصوری مدظلہ العالی علاقہ ارتداد میں اپنے ذاتی خرچ سے تین مرتبہ تشریف لائے اور آگرہ و مقامات ایٹہ علی گڈھ اور علاقہ پلول کا دورہ فرمایا حضور ممدوح الشان کے فیوضات روحانی اور مواعظ عرفانی سے چند روز

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

میں بہت سے آدمی داخل سلسلہ عالیہ ہو گئے اور آج آگرہ کا جوہری بازار ان جواہر نایاب کو فخریہ پیش کر سکتا ہے جو ایک نگاہ مست ناز کے اثر سے رات بھر درخشاں وتاباں رہتے ہیں ہم نے ایک مستانہ کو اکبری مسجد کے پاس کہتے ہوئے سنا ہے ؎

نگار مست من امشب گذشت از سر کوئے
ہنوز از در و بامم خمار می ریزد

ایک سیلاب محبت تھا جو علاقہ ارتداد کی خشک و سنگلاخ زمین میں بھی اپنی سیرابی سے شگوفہ کھلا گیا یہ چھوٹی سی جماعت جو شہر آگرہ اور علاقہ بلول میں سحر خیز نظر آتی ہے اکبری مسجد اور جامع مسجد کے گوشوں میں کہیں کہیں بعض گردنیں جو بائیں جانب جھکی ہوئی دکھائی دیتی ہیں آگرہ تو پہلے اس ادائے علی پوری سے نا آشنا تھا یہ ذاکرین کی قلیل جماعت یہ محبت کی چند مجسمہ صورتیں اوسی قدسی نفس کے تصور میں مثل تصویر حیران ہیں افسوس ہے کہ حضرت قبلہ مولانا صاحب ممدوح بوجہ علالت طبع زیادہ عرصہ قیام نہ فرما سکے اب بھی حضور والا بڑی گران قدر خدمات اسلامی سر انجام فرما رہے ہیں کرنال و مضافات سے ایک معتدبہ رقم چندہ و اعانت انجمن ہذا کو حضور ممدوح کی مساعی جمیلہ سے موصول ہوئی۔ آنحضرت کے معتقدین میں سے ایک نیک خیال صاحب ہمت نے اپنے والد بزرگوار مرحوم مغفور کی یادگار میں شعبۂ تعلیم کو ایک مدرسہ اون کے اپنے خرچ پر جاری کرنے کی اجازت دی غرض آپ کی ذات ستودہ صفات سے اشاعت و تبلیغ کے اغراض و مقاصد میں نمایاں کامیابی ہو رہی ہے موضع باتلی کے لوگ جو دو سال تک مرزائیوں کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے بدعقیدہ ہو چکے تھے محض آپ کی توجہ اور فیضان صحبت سے تائب اور داخل سلسلہ ہو چکے ہیں اور اب وہاں سوز و گداز اور محبت و اخلاص کے آثار نمایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ممدوح کو یاران سلسلہ کے سروں پر سلامت باکرامت رکھے آمین۔

حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی کے دوسرے خلیفہ شیر پنجاب امام مناظرہ حضرت مولانا غلام احمد صاحب اخگر امرتسری دامت برکاتہم امیر وفد باوجود پیرانہ سالی اور علالت مزمنہ کے دیہات علاقہ ارتداد کا دورہ فرماتے اور خلق اللہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرماتے رہے ہیں آپ کو علم کلام مناظرہ اور رد مذاہب باطلہ میں جو ید طولیٰ حاصل ہے اوس سے اہل سندھ و پنجاب بخوبی واقف ہیں۔ ہماری جماعت آپکی ذات والا صفات پر جسقدر ناز اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرے تھوڑا ہے خداوند کریم آپ کو صحت و عافیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو تادیر آپکی فیضان صوری و معنوی سے مستفیض فرمائے

حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب روحی فدرہٗ کے تیسرے خلیفہ مولانا مولوی حاجی امام الدین صاحب رائے پوری مدظلہ العالی علاقہ ایٹہ میں امیر وفد کی حیثیت سے خدمات اسلامی انجام دیتے رہے ہیں انجمن ہذا آپ کے حسن کارگذاری کو روئداد سہ ماہی میں بھی شایع کر چکی ہے آپکی نظر کیمیا اثر آپ کے سراپا اخلاص سوز و گداز اور آپکی توجہ باطنی نے وہ اعجاز دکھائے ہیں کہ جو لوگ مسلمانوں سے چھوت چھات کرنے اور نفرت و حقارت سے پیش آنے کے عادی تھے اب وہ مسلمانوں کا پس خوردہ متبرک سمجھتے اور رسوم جاہلیت سے مجتنب ہوتے جاتے ہے۔ جہاں بھیروں اور دیوی کے گیت گائے جاتے تھے اب وہاں مجالس میلاد شریف منعقد ہوتی ہیں ملکانے نوجوانوں کو ہم نے خوش آوازی سے نعت شریف پڑھتے سنا ہے نبی محمد اور دولاری ملکانے نہایت خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتے ہیں۔ یہ سب مولانا ممدوح کی صحبت بابرکت کا اثر ہے ۵۰۰ سے زیادہ آدمی اوس علاقہ میں آپ کے دست مبارک پر داخل سلسلہ عالیہ ہو گئے ہیں۔ غرض بیساختہ کہنا پڑتا ہے ع

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ پھر لطف یہ ہے کہ جسقدر فضل و کمال سوز و گداز زیادہ ہے اتنا ہی دید قصور انکسار و انفعال بڑھا ہوا ہے حضرت قبلہ عالم روحی فدرہٗ نے ان مبارک سینوں میں سوز و درد اور محبت و معرفت اس علاقہ کی ہدایت کے لئے ہی بھر دی تھی؟ وہ دن دور نہیں ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ علاقہ پنجاب و دکن کی طرح حضور کی غلامی پر فخر کیا کرے گا۔

اکابر معاونین انجمن خدام الصوفیہ

انجمن خدام الصوفیہ کی شاندار خدمات اور چالیس مدارس و ۱۲۵ مبلغین کا میدان

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

ارتداد میں خرچ اخراجات اور بنائے مساجد تعمیر چاہات اعانت نو مسلمین اور ایسی
عظیم الشان جد و جہد میں جسقدر مالی مشکلات لاحق ہوسکتی ہیں وہ کسی اہل بصیرت پر مخفی
نہیں۔ اس عالم اسباب میں اتنے وسیع پیمانہ پر کام جاری رکھنا بغیر کسی مستقل اور گرانقدر
سرمایہ کے محال ہے مگر الحمد للہ مولا پاک نے اپنے فضل و کرم سے یہ کام جاری رکھا اور
انشاء اللہ تعالیٰ اسیطرح جاری رہیگا اور انجمن خدام الصوفیہ اپنے روح رواں سرتاج الاولیا
حضرت قبلہ عالم مولانا حافظ حاجی سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث
علی پوری مدظلہ العالی کے دست کرم کے مرہون منت ہے۔ یہ خدمات اسلامی حضور
ممدوح الشان ہمیشہ اسی طرح انجام دیتے رہے اور بفضلہ تعالیٰ اسی طرح دیتے رہیں گے
جن جن حضرات نے انجمن خدام الصوفیہ کی اعانت فرمائی ہے ہم اون سب کا صدق دل
سے شکریہ ادا کرتے ہیں جن میں سے حضرات ذیل نے گرانقدر عطیہ سے انجمن خدام الصوفیہ
کو مالی امداد بہم پہونچائی ہے اسلیئے ان بزرگوارں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت عطا فرمائے اور ان کو جزائے خیر دے۔

راجہ گلنواز خاں صاحب ملک فتح خاں صاحب ٹوانہ چوہدری فیض علی صاحب
بابو بدر الدین صاحب حافظ غلام مصطفےٰ صاحب چک نمبر ۵ مستری فیض محمد صاحب جڑانوالہ
چوہدری سردار خاں صاحب چک نمبر ۲۰/۵ بابو عبداللہ صاحب سیٹھ محمد اسمٰعیل و
محمد اسحاق صاحبان بنگلوری صوبہ دار میجر حاکم خاں صاحب چک نمبر ۲۰ منٹگمری
مفتی فرید احمد صاحب میانوالی شیخ غلام یسین صاحب وکیل سیٹھ نور محمد غلام محمد
صاحبان بنگلور ماسٹر غلام محمد صاحب سالکوٹی سوداگر کلکتہ ڈاکٹر عزیز اللہ صاحب
حیدرآبادی میاں شاہنواز صاحب سپرنٹنڈنٹ غازیپورہ شیخ ریاض الدین صاحب
اکبر علی خاں صاحب نمبردار چک نمبر ۲۴۸ حضرت شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری کلکٹری
میاں غلام جیلانی صاحب رئیس امرتسر میاں الٰہ بخش غلام محمد صاحبان سوداگر۔

حضرت سائیں اللہ یسین جان صاحب نے اپنے علاقہ کے پیران طریقت سے گرانقدر رقم چندہ وصول کر کے انجمن
ہذا کی اعانت فرمائی اور میدان ارتداد میں بہت سے اراکین قوم مسلم راجپوت بھجوا کر امداد

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

فرمائی۔ رسالدار لیسین خاں صاحب کانوری کی مساعی جمیلہ سے حضرت قبلہ عالم کو کمال مسرت ہوئی ہے۔ ہم رسالدار صاحب کو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور اون کی مخلصانہ امداد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

انجمن خدام الصوفیہ کا نظام عمل

بیس سال سے انجمن خدام الصوفیہ بسرپرستی عالیجناب زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین ماحی بدعت وضلالت حامی سنت وشریعت فاضل اجل عالم بے بدل واقف اسرار حقیقت ومعرفت سیدنا ومولانا حافظ حاجی صوفی سید پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم قائم ہے۔ جس کا مرکزیہ صدر دفتر علی پور شریف ہے اور جسکے اغراض ومقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) اتحاد جمیع سلاسل تصوف

(۲) اشاعت اسلام وتصوف

(۳) تردید الزامات خلاف اسلام وتصوف

(۴) تردید مذاہب باطلہ

انجمن کے تین سالانہ اجلاس لاہور کی مسجد شاہی میں ہر سال بسرپرستی حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی منعقد ہوتے رہے اسکے بعد سالانہ اجلاس ہر سال آستانہ مبارک علی پور شریف ضلع سیالکوٹ میں بسرپرستی حضرت ممدوح الشان ہوتے رہتے ہیں جنکی نسبت ہر سال مفصل رپورٹ معہ کاروائی بذریعہ اخبارات ورسالہ انوار الصوفیہ ہدیۂ ناظرین ہوتی رہی ہے۔ علی پور میں دس پندرہ ہزار حاضرین جلسہ کے جملہ اخراجات خوردونوش کے متکفل بھی حضرت اقدس جناب شاہ صاحب قبلہ عالم علی پوری ہوا کرتے ہیں اس انجمن کے طفیل لاکھوں اہل اسلام جو حقیقت اسلام وتصوف سے ناآشنا تھے وہ مقبول بارگاہ خداوندی بن گئے۔

انجمن کی طرف سے تصوف کا ایک ماہوار رسالہ انوار الصوفیہ سنہ ۱۹۰۴ء سے ہر ماہ شایع

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہوتا ہے اس سے پہلے پنجاب بلکہ ہندوستان بھر میں کوئی باقاعدہ ماہوار رسالہ اشاعت تصوف میں جاری نہ تھا اس رسالہ کے ذریعہ صوفیائے کرام کے مقدس سوانح عمری اور مبارک ملفوظات اور مضامین تصوف دفتر لاہور لوہاری منڈی سے شائع کئے جاتے ہیں رسالہ انوار الصوفیہ اپنی زندگی کے اکیس مراحل طے کر چکا ہے اس عرصہ میں جو خدمات اس نے تصوف کی انجام دی ہیں وہ ظاہر ہیں۔

دار العلوم دینیات

۱۹۱۶ء سے علی پور شریف میں نقشبندیہ دار العلوم دینیات کھولا گیا۔ حضرت صاحبزادے عالیمقام جناب مولانا مولوی حافظ سید محمد حسین شاہ صاحب جو عالم بے عدیل اور فاضل بے مثل ہیں دار العلوم صوفیہ کے مہتمم ہیں۔ جملہ حساب کتاب آمد و خرچ تقرری ملازمین و اساتذہ صاحب ممدوح کے سپرد ہے۔ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ صاحبزادے صاحب موصوف بلا کسی معاوضہ کے نہایت محبت و محنت ایثار و اخلاص سے اس کار خیر کو انجام دے رہے ہیں خداوند تعالیٰ آپ کے علم و فضل میں برکت کرے اور جزائے خیر عطا کرے نقشبندیہ دار العلوم علی پور کا نصاب تعلیم چار سال میں ختم ہو جاتا ہے اور تمام علوم درسیہ متداولہ میں طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے اور فارسی عربی صرف نحو منطق فلسفہ ریاضی علم ہیئت علم حدیث اصول حدیث فقہ تفسیر قرأت قرآن پاک کی تعلیم اس قلیل عرصہ میں ہی ختم کرادی جاتی ہے۔

قرآن پاک ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور حفظ بھی کرایا جاتا ہے۔

اخراجات دار العلوم

حضرت صاحبزادے صاحب مہتمم دار العلوم بلا کسی معاوضہ کے اعزازی طور پر کام کرتے ہیں۔ مدرسین و ملازمین کی تنخواہ اور طلباء کی خوراک و پارچہ جات کے مصارف سب باہتمام حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ انجمن خدام الصوفیہ ادا کرتی ہے۔

کتب خانہ

دار العلوم موصوف کے متعلق ایک کتب خانہ بھی ہے جو مہتمم صاحب کے زیر اہتمام ہے۔ تمام معلمین کو جملہ کتب برائے تعلیم کتب خانہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سے مہیا کی جاتی ہیں اگرچہ تعداد طلباء کے لحاظ سے بالفعل ذخیرہ کتب درسی کافی نہیں ہے مگر بوجہ قلت سرمایہ مزید کتب مطبوعہ مصر سردست خریدی نہیں جاسکتیں۔

مطبخ جملہ طلبائے دینیات کو دارالعلوم کی طرف سے خرچ خوراک دیا جاتا ہے۔ اور سال میں دو جوڑے پارچہ جات بھی دیئے جاتے ہیں اور طالب علم کو ماہوار دوسری ضروریات کے لئے دیا جاتا ہے۔

عمارت درسگاہ اور قیام گاہ طلباء کے لئے حضرت اقدس قبلہ عالم روحی فداہ نے ازراہ کرم مسجد سنگ مرمر کی محاذ میں دارالعلوم کے لئے حجرے تعمیر کرادیے ہیں۔ معلمین و متعلمین اور مہتمم صاحب ان ہی حجروں میں رہتے ہیں۔ اور بطور درسگاہ ان حجروں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اسطرح طلباء ہر وقت ان کے سامنے رہتے ہیں سنہ ۱۹۲۲ء تک ۱۹ طلبائے فارغ التحصیل ہوچکے ہیں۔

آمدنی دارالعلوم کے کل اخراجات توکل پر موقوف ہیں نہ کوئی خاص جاگیر ہے نہ کوئی خاص چندہ کہیں سے آتا ہے۔ محض توکل پر گذارہ ہے اکثر و بیشتر حصہ اخراجات کا حضرت قبلہ عالم محدث علی پوری کے دست کرم کا مرہون منت ہے۔

شاخہائے انجمن خدام الصوفیہ

حضرت قبلہ عالم ممدوح الشان کے خدام تمام ہندوستان میں موجود ہیں۔ اسلئے انجمن ہذا کی شاخیں اضلاع کوہاٹ پشاور جہلم راولپنڈی کوہاٹ جموں کشمیر لاہور قصور فیروزپور۔ بیکانیر روہتک کرنال احمد آباد بمبئی بنگلور میسور بردالہ سیدان وغیرہ میں حضور آقائے نامدار ممدوح الشان کے ماتحت کام کر رہی ہیں جن کا مرکز یعنی صدر دفتر علی پور شریف میں موجود ہے مگر جب سے فتنہ ارتداد کا کام شروع ہوا انجمن ہذا کا ایک دفتر مرکز وفود ماہ مئی سنہ ۱۹۲۳ء سے آگرہ میں بھی قائم کیا گیا۔ اور مولوی حفیظ الدین صاحب ناظم وفود ہیں۔

حضرت قبلہ عالم ممدوح الشان کی جانب سے جسقدر اراکین وفود میدان ارتداد

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

میں آئے اونہوں نے حسب ہدایت ناظم صاحب کام کرنے کے موقعہ تلاش کر کے تبلیغ و اشاعت اور اجرائے مدارس کا کام شروع کر دیا چنانچہ بفضلہ تعالیٰ اضلاع متھرا - آگرہ - گوڑگانوہ صوبہ دلی - بلند شہر علی گڈھ اٹیہ فرخ آباد علاقہ بڑودہ - جمون وغیرہ میں چالیس مدارس اور ایک شفاخانہ جاری کر دیا گیا الحمد للہ جسقدر کام کیا وہ نہایت خوبی اور اعلیٰ پیمانہ پر انجام پذیر ہوا -

انجمن ہذا کا آگرہ میں شروع سے اب تک دفتر جدا ہے - خرچ اخراجات کل حساب کتاب جدا ہے یہ انجمن کسی دیگر اسلامی انجمن کے زیر تحت یا مشترکہ کام نہیں کر رہی بلکہ شروع سے اسوقت تک اسکا کل کام جدا ہے ہاں انجمن ہذا کا بجز قادیانی جماعت کے باقی دیگر اسلامی انجمنوں سے ہر طرح پر اتفاق و اتحاد ہے اور ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہے انجمن خدام الصوفیہ اپنے کام کی وسعت اور اپنی شاخہائے کثیرہ کے لحاظ سے بذات خود مرکز ہے مگر باایں ہمہ اس انجمن نے مرکزیت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا - نہ دوسری کسی اسلامی انجمن کو اپنی مرکزیت میں شامل کرنے کا اعلان کیا - ہم کو بعض تحریرات سے معلوم ہوا ہے کہ کسی اسلامی انجمن نے اپنے خیال خام سے مرکزیت کا دعویٰ کر کے ہم کو بزعم خود اپنے زیر اثر سمجھ لیا ہے اور ہمارے وسیع کام کو اپنی مفروضہ مرکزیت میں شامل کر کے پبلک کو مغالطہ دینے کی کوشش کی ہے اسلئے سردست ہم مجمل طور پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جس انجمن نے ایسا خیال کیا ہوا ہے اوسکو اس لغو خیال کو اپنے دماغ سے نکالدینا چاہئے - اور آئندہ ایسی تحریرات سے اجتناب کرنا چاہئے تاکہ پبلک کو مغالطہ نہ لگے اور اسکی نسبت مفصل گذارش کرنے کی ضرورت نہ پڑے -

تنظیم

سوامی شردھانند اور پنڈت مدن موہن مالوی جی نے شدھی اور سنگٹھن کی صورت میں اسلام پر جو حملہ کیا اور اس حملہ کو کامیاب بنانے کے لئے جو پروگرام مرتب کیا ہے وہ قارئین کرام سے پوشیدہ نہیں ہے مقدس اسلام پر یہ حملہ کوئی نئی بات نہیں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہے بلکہ اعدائے دین نے ہمیشہ ایسے حملے کئے مگر اسلام کے منور و مزین چہرہ اقدس کو مکدر نہ کر سکے۔

سلطنت عباسیہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے والا چنگیز خاں یہ ارادہ کر چکا تھا کہ اسلام کو معاذ اللہ دنیا سے مٹا دیگا مگر وہ خود مٹ گیا اور اوسکی اولاد کے لاکھوں نفوس اسلام کی حلقہ بگوشی کو اپنے لئے باعث صد فخر و افتخار سمجھنے لگے۔

روس کے بادشاہ پیٹر سے لیکر آخری زار تک اسلام اور سلطنت اسلام کے مٹانے پر تُلے رہے مگر آج صفحہ ہستی سے اون کا نام و نشان مٹ گیا۔ اور اسلام خدا کا اسلام اپنے اعجاز نما منظر کو قائم رکھے ہوئے ہے تاریخ دنیا کو بتا رہی ہے کہ اسلام ایک ایسی چٹان ہے کہ جسپر گرے اسکو چکنا چور کر دے اور جو اسپر گرے پاش پاش ہو جائے اگر ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ دنیا کی نظروں میں بہ ظاہر اسلام مٹ جاتا ہے تو اسلام اپنے اندر سے کوئی ایسی ہستی پیدا کر لیتا ہے جو ثابت کر دیتی ہے کہ دنیا میں اسلام ایک غیر فانی شے ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم میں سلطنت اسلامیہ عثمانیہ کے زوال اور اوسکے بعد غازی مصطفےٰ کمال پاشا سلمہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ سے اوس کا عروج ابھی آنکھوں کے سامنے ہے اور صفحات تاریخ پر ہمیشہ رہیگا۔

گذشتہ مصائب کے سامنے شدھی و سنگٹھن کی کوئی حقیقت نہیں جبکہ بڑی بڑی طاقتوں کے آتشین اسلحہ اسلام کو نہ مٹا سکے تو شدھی اور سنگٹھن کی خشت باری و عیاری سے اسلام کا کیا بال بیکا ہو سکتا ہے۔ گو ہمارا اعتقاد اور ایمان ہے کہ اسلام مقدس کو اعدائے دین سے کوئی خوف نہیں مگر فرزندان اسلام کا فرض ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ارتداد اور گمراہی سے بچائیں اور اپنے مقدور بھر تبلیغ و اشاعت کے فرض اہم کو انجام دیں اور اعدائے اسلام کو دکھادیں کہ مسلمان ایک زندہ قوم ہے اور زندہ رہیگی۔ بحمد للہ و احسانہ کہ فتنہ ارتداد کے اُٹھتے ہی مسلمانوں نے توجہ کی اور میدان ارتداد میں پہونچ گئے۔ اور انسداد ارتداد کی کوششیں ہونے لگیں۔ جسقدر اسلامی انجمنیں میدان ارتداد میں آئیں اون سب میں سوائے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مرزائی جماعت کے اتحاد و اتفاق رہا ہے اور تعلقات باہمی نہایت خوشگوار رہے ہیں مگر ملک کے اہل الرائے حضرات اور ایڈیٹران اخبارات اسلامی عام طور پر شاکی ہیں کہ اسلامی جماعتوں میں اتحاد نہیں' نظام نہیں - اور انجمنوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ملکر کام کریں - اسمیں کوئی کلام نہیں کہ نظام جیسا چاہیے نہیں ہے تنظیم کی از حد ضرورت ہے جسطرح آریوں نے مختلف العقائد فرقوں اور مذاہب کے ہندوؤں کو متحد کر لیا ہے آج سناتن دہرمی جینی اور آریہ سب متحد ہیں اور آریوں کی دونوں پارٹیاں باہم ملکر کام کر رہی ہیں اسی طرح ہم سب مسلمانوں کو جنکا خدا ایک رسول ایک کتاب ایک اور اصول عقیدہ بھی ایک ہے آج اپنی تنظیم کر لینی چاہیے اور میدان ارتداد میں اتحاد اتفاق سے کام لینا چاہیے -

حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کی جماعت کے بفضلہ تعالے دس لاکھ آدمی ہندوستان کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں تنظیم ہونے کی وجہ سے ہی بہت سی دقتیں پیش آرہی ہیں آئندہ جسطرح بعض اضلاع کی شاخہائے انجمن خدام الصوفیہ نے انسداد ارتداد میں حصہ لیا ہے ایسے ہی ہر ایک ضلع میں شاخ انجمن قایم کی جاویں اور مرکز صدر انجمن کے ساتھ جملہ شاخہائے کا سلسلہ ارتباط مستحکم ہو جائے اچھوت اقوام کی اصلاح اور تبلیغ و اشاعت کا فرض اہم ہر ایک شاخ انجمن زیر ہدایت مرکز صدر علی پور شریف انجام دیوے - بوقت ضرورت یا احکام صدر کسی ایک شاخ انجمن سے مالی و ترسیل اراکین کی امداد دوسری شاخ کو پہونچتی رہے - جملہ شاخ ہائے اپنے مولا و آقا کی خوشنودی کے لئے تبلیغ و اشاعت میں نہایت سرگرمی و ایثار سے منہمک ہو جاویں - جسطرح انجمن ہذا اپنے مرکز کے زیر اثر استوار و منظم ہو جائے اسیطرح مسلمانوں کو ہر ایک کارکن جماعت کی امداد و اعانت کر کے حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے - پھر ہر ایک جماعت میدان ارتداد میں ایک دوسرے کی معاون و ممد بن جائے اور عند الضرورت اسلامی خدمات بجالانے میں دریغ نہ کرے امید ہے کہ اہل الرائے دردمند بہت جلد کسی صحیح لائحہ عمل کی رہنمائی کر سکیں گے -

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

فہرست اراکین وفود جنہوں نے میدان ارتداد آگرہ میں کام تبلیغ و تدریس انجام دیا

کیفیت	اسمائے گرامی اراکین وفود انجمن خدام الصوفیہ	نمبر شمار
	حضرت مولانا غلام احمد صاحب اخگر امرتسری۔	۱
	رسالدار شیر محمد خاں صاحب پنشنر لگانہ ضلع روہتک۔	۲
	صوبہ دار محبوب خاں صاحب پنشنر ساکن کھیڑی ضلع روہتک	۳
	جمعدار قاسم علیخاں صاحب پنشنر لگانہ 〃 〃	۴
	جمعدار محمد علیخاں صاحب پنشنر 〃 〃 〃	۵
	چودھری بھورے خاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک	۶
	چودھری قاسم علیخاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک	۷
	بہرام خاں صاحب ساکن ضلع ہزارہ	۸
	میاں لبھو ساکن ضلع امرتسر	۹
	منشی حفیظ الدین صاحب ساکن روہتک	۱۰
	منشی غلام مصطفےٰ صاحب ساکن روہتک	۱۱
	ڈاکٹر عبدالعزیز خاں صاحب ساکن گوہانہ ضلع روہتک	۱۲
	حافظ صالح محمد صاحب ساکن کلانور ضلع روہتک	۱۳
	فیض محمد خاں صاحب ساکن 〃 〃	۱۴
	جمعدار سلیمان خاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک	۱۵
	منشی نصیب خاں صاحب ساکن کانہی ضلع روہتک	۱۶
	ارشد خاں صاحب جانگ ضلع حصار۔	۱۷
	اسمٰعیل خاں صاحب ساکن ضلع روہتک۔	۱۸
	محمد سعید خاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک۔	۱۹

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نمبر	اسمائے گرامی اراکین و وفود انجمن خدام الصوفیہ	کیفیت
۲۰	حاجی جان محمد صاحب ساکن کاہنور ضلع روہتک۔	
۲۱	مقصود علیخاں صاحب ساکن لاہی ضلع روہتک	
۲۲	منشی محمود علی صاحب ساکن روہتک	
۲۳	جمعدار بھیکن خاں صاحب ساکن کمہیڑی ضلع روہتک	
۲۴	حضرت مولانا حاجی امام الدین صاحب رائے پوری	
۲۵	مولوی غلام فرید صاحب ساکن سیالکوٹ۔	
۲۶	منشی رحمت اللہ خاں صاحب سیالکوٹ	
۲۷	منشی کرم علی صاحب ساکن لالہی ضلع روہتک	
۲۸	احمد خاں صاحب ساکن کمہیڑی ضلع روہتک	
۲۹	حسینی خاں صاحب ساکن کمہیڑی ضلع روہتک	
۳۰	مقصود علی خاں صاحب ساکن لالہی ضلع روہتک	
۳۱	نور محمد خاں صاحب ساکن لالہی ضلع روہتک	
۳۲	مراد علیخاں صاحب ساکن ״	
۳۳	مقبول خاں ساکن ״	
۳۴	منشی محمد شفیع خاں ساکن کاہنور ضلع روہتک	
۳۵	منشی عالمگیر خاں صاحب ساکن کلانور ضلع روہتک	
۳۶	محمد یوسف خاں ساکن جانگ ضلع حصار۔	
۳۷	محمد اسحاق خاں ساکن ״	
۳۸	یعقوب علیخاں ساکن ״	
۳۹	مولوی ظہور علی شاہ صاحب ساکن گورداسپور۔	
۴۰	قاری فضل دین صاحب ״	
۴۱	حاجی قاسم الدین صاحب ساکن ضلع لاہور۔	

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی اراکین وفود انجمن خدام الصوفیہ	کیفیت
۴۲	منشی علی محمد صاحب ساکن ضلع امرتسر	
۴۳	مولوی عبدالکریم صاحب	
۴۴	حاجی نبی بخش صاحب ساکن گورداسپور	
۴۵	علی محمد خاں ساکن چانگ ضلع حصار۔	
۴۶	مقصود علی خاں کہیڑی	
۴۷	اسحاق خاں ساکن کہیڑی	
۴۸	منشی نور محمد خاں ساکن لگانہ ضلع روہتک	
۴۹	بابو نیاز علی صاحب ساکن سیالکوٹ	
۵۰	مولوی مہتاب شاہ صاحب ساکن کیمبل پور۔	
۵۱	مولوی گلنواز خاں ساکن گجرات	
۵۲	منشی محمد سعید صاحب ساکن روہتک	
۵۳	منشی امان الرحمن خاں کلانور ضلع روہتک	
۵۴	ڈاکٹر محمد ظریف صاحب ساکن غازی آباد	
۵۵	منشی رحمت اللہ ساکن ضلع گورگانوہ	
۵۶	ڈاکٹر محمد حنیف صاحب ساکن غازی آباد	
۵۷	منشی حمید الدین صاحب ساکن ضلع گورگانوہ	
۵۸	منشی جمال خاں صاحب ساکن کہیڑی	
۵۹	حکیم احمد اللہ خاں صاحب ساکن ضلع بلند شہر۔	
۶۰	مولوی عبدالمجید خاں انسپکٹر مدارس جھجر ضلع روہتک	
۶۱	محمد اسحاق خاں ساکن کلانور ضلع روہتک	
۶۲	منشی سندے خاں صاحب منشی فاضل۔	
۶۳	بابو عبدالعزیز صاحب ساکن کوہاٹ۔	

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی اراکین وفود انجمن خدام الصوفیہ	کیفیت
۶۴	حاجی مہتاب دین صاحب ساکن قصور	
۶۵	منشی خدا بخش صاحب ساکن سیالکوٹ	
۶۶	ولی محمد ملکانہ ساکن سنبھولہ ضلع اٹیہ	
۶۷	منشی محمد شفیع ساکن ضلع حصار۔	
۶۸	نشان علی صاحب ساکن لاہلی ضلع روہتک	
۶۹	شیر محمد صاحب "	
۷۰	تاج محمد خاں ساکن نگانہ ضلع روہتک	
۷۱	مولوی مہرالدین صاحب ساکن ریاست کشمیر۔	
۷۲	میاں مقبول شاہ صاحب ساکن علی گنج۔	
۷۳	منشی محمد شفیع خاں ساکن پیلی بھیت۔	
۷۴	عالیجناب حضرت مولانا حاجی محمد حسین صاحب قبلہ بی۔اے قصوری	
۷۵	صاحبزادے حضرت حافظ نور احمد صاحب قصوری	
۷۶	چودھری محمد عثمان خاں صاحب ساکن گوہانہ ضلع روہتک	
۷۷	ملا عباس علیخاں صاحب ساکن کلانور ضلع رہتک۔	
۷۸	چودھری ملک محمد خان صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک	
۷۹	چودھری واجد علی خاں صاحب ساکن کلانور ضلع روہتک	
۸۰	جمعدار پنشنر عثمان علی خاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک۔	
۸۱	ڈاکٹر اللہ دتا صاحب ساکن کنجاہ ضلع گجرات	
۸۲	حاجی کرامت علی صاحب ساکن ضلع روہتک	
۸۳	منشی عبدالرحیم صاحب کمپونڈر ساکن گوہانہ ضلع روہتک	
۸۴	منشی محمد حسین صاحب ساکن ضلع گورداسپور۔	
۸۵	مراد علیخاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک	

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی اراکین وفود انجمن خدام الصوفیہ	کیفیت
۸۶	منشی خان بہادر صاحب ساکن پشاور	
۸۷	قاضی محمد جمیل صاحب ضلع گورگانوہ	
۸۸	منشی بشیر احمد صاحب نعت خواں سیالکوٹی۔	
۸۹	منشی امیر حسن شاہ صاحب سیالکوٹی	
۹۰	مرزا عبداللہ بیگ صاحب سیالکوٹی۔	
۹۱	حافظ عبدالحق صاحب سیالکوٹی۔	
۹۲	منشی مشتاق محمد صاحب ضلع گورداسپور	
۹۳	عالیجناب حضرت صاحبزادے مولانا مولوی حافظ سید نور حسین شاہ صاحب قبلہ علی پوری۔	
۹۴	سائیں گلزار شاہ صاحب ساکن علی پور شریف	
۹۵	منشی محمد خاں صاحب فیروز پوری۔	
۹۶	حاجی محمد حسن صاحب بجنوری	
۹۷	مولانا مولوی محمد خوب صاحب احمد آبادی۔	
۹۸	سید انور میاں صاحب ریاست بڑودہ	
۹۹	منشی علیم اللہ صاحب ساکن ضلع گورگانوہ	
۱۰۰	سید محمد اسحاق صاحب ساکن ویر ضلع بلند شہر	
۱۰۱	مولوی محمد صدیق صاحب ساکن پشاور۔	
۱۰۲	اہلیہ منشی امیر محمد صاحب معلمہ زنانہ مدرسہ ندروالہ ضلع ایٹہ	
۱۰۳	جنابہ والدہ محمد عثمان خاں صاحب معلمہ زنانہ مدرسہ رحیم پور	
۱۰۴	امیر محمد صاحب مدرس ضلع ایٹہ۔	
۱۰۵	ولی محمد خاں صاحب ساکن کھیڑی ضلع روہتک	
۱۰۶	حافظ عبدالحمید صاحب سیالکوٹ۔	

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نمبر	اسمائے گرامی اراکین وفود انجمن خدام الصوفیہ	کیفیت
۱۰۷	مولوی ارشاد علی صاحب ساکن ضلع گورگانوہ	
۱۰۸	رسالدار یٰسین خاں صاحب ساکن کانہور ضلع روہتک۔	
۱۰۹	ملا محمد یعقوب علیخاں صاحب۔	
۱۱۰	منشی محمد لطیف خاں صاحب ساکن کلانور ضلع روہتک	
۱۱۱	ماسٹر علی بخش صاحب ساکن کلانور ضلع روہتک	
۱۱۲	مولوی محمد محمد الدین صاحب نومسلم ضلع علاقہ جموں۔	
۱۱۳	محمد یوسف خاں صاحب ساکن کوہاٹ	
۱۱۴	نظام الدین شاہ ساکن ردولی شریف۔	
۱۱۵	حافظ علی احمد جان صاحب پشاوری۔	
۱۱۶	مولانا شیر نواب خاں صاحب قصوری۔	
۱۱۷	سلیمان خاں صاحب ساکن خاندیس	
۱۱۸	مولوی محمد محمود الحسن صاحب ساکن نجف گڈھ	
۱۱۹	شیخ حسین الدین صاحب ساکن روہتک۔	
۱۲۰	دفعدار مقصود علیخاں صاحب ساکن کمیٹری ضلع روہتک	
۱۲۱	منشی ذاکر علی صاحب خلف حضرت حافظ انور علی صاحب جج مجسٹریٹ روہتک	
۱۲۲	نواب الدین صاحب ساکن آگرہ۔	
۱۲۳	پیر احمد اللہ شاہ صاحب ساکن کشمیر۔	
۱۲۴	خواجہ سلام الدین صاحب رشی ساکن کشمیر۔	
۱۲۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب الف۔اے کشمیر۔	
۱۲۶	پیرزادہ ولی اللہ صاحب کشمیر۔	
۱۲۷	حاجی حسن شاہ صاحب کشمیر۔	
۱۲۸	منشی نذیر احمد صاحب کشمیر۔	

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی اراکین وفود انجمن خدام الصوفیہ	کیفیت
۱۲۹	منشی دلدار محمد صاحب ساکن علی پور ضلع ایٹہ۔	
۱۳۰	حافظ محمد شفیع صاحب فرخ آباد۔	
۱۳۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب ساکن دھن پورہ ضلع بلند شہر۔	
۱۳۲	ممتاز علی خاں صاحب ساکن رتیرہ ضلع حصار۔	
۱۳۳	حاجی محمد عالم صاحب ضلع سیالکوٹ۔	
۱۳۴	عبدالحمید صاحب ساکن قصبہ جھجر ضلع روہتک۔	
۱۳۵	مظہر امام صاحب ساکن لکھیم پور ضلع کھیری	

۱۳۵ اراکین کے تیئس ۲۳ وفود میدان ارتداد میں آئے اور الحمد للہ کہ جیسا حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی نے اپریل ۱۹۲۳ء کے جلسہ میں ارشاد فرمایا تھا وہ ارادہ مبارک حرف بحرف پورا ہو گیا کہ اس قلیل عرصہ میں پے در پے ۲۳ وفود مشتمل پر ۱۳۵ اراکین روانہ فرمائے اور اپنے لخت جگر و خلفائے کرام کو ہدایت خلق کے لئے اس میدان میں بھیجتے رہے بالآخر نومبر ۲۴ء کے آخر ہفتہ میں حضرت ممدوح الشان بنفس نفیس حسب وعدہ آگرہ تشریف لائے اور اکیس اجلاس منعقد ہوئے جنکا مفصل ذکر آئندہ آئیگا آگرہ سے علی گڈھ وایٹہ اور فرخ آباد کے اضلاع میں دورہ فرماکر مدارس کا معائنہ فرمایا۔ جو فہرست اراکین اوپر درج ہے اسکے ۱۳۵ اراکین میں سے کچھ تو اعزازی خدمات سرانجام دیتے رہے چند خاص ارباب ہمت اصحاب اپنے ذاتی سفر خرچ سے تشریف لائے اور خدمات گران قدر بجالائے الحمد للہ اب ہمارا انتظام عمل ایسا باقاعدہ ہو گیا ہے کہ شعبہ تعلیم شفاخانہ تبلیغ اشاعت بنائے مساجد تالیف قلوب اصلاح مرتدین غرض ہر پہلو سے کام بوجہ احسن انجام پذیر ہو رہا ہے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

دستور العمل برائے ارکین وفود جماعتیہ فرستادہ انجمن خدام الصوفیہ

ارکین اغرازی

۱ ۔ جسقدر اغرازی ارکین میدان ارتداد میں کام کرنے کے لئے آئیں گے اون کو آنیکا کرایہ ریل تھرڈ کلاس انجمن سے دیاجاویگا بہ شرطیکہ وہ مطالبہ کریں ۔

۲ ۔ ہر ایک رکن اغرازی کو لازم ہوگا کہ وہ کم از کم دو ماہ حلقہ ارتداد میں کام کرے دو ماہ کے بعد جب وہ جانا چاہے واپسی کا کرایہ ریل تھرڈ کلاس اون کو دیا جاویگا بشرطیکہ وہ مطالبہ کرے اگر کوئی رکن اغرازی قبل از دو ماہ اپنے خرچ سے واپس جانا چاہے تو وہ دفتر صدر سے دریافت کر کے جاسکتا ہے تاکہ اوسکی جگہ دوسرے آدمی کو تعینات کیا جاویگا ۔

۳ ۔ ہر اغرازی رکن وفد کو انجمن کی طرف سے مبلغ عـ۵ ماہوار بالمقطع دیے جاویں گے بابت خوراک ملے ، بابت خرچ متفرق عـ۱ ،

۴ ۔ اگر کسی رکن وفد اغرازی کو رقم مندرجہ قاعدہ نمبر ۳ سے کسی خاص ضرورت کے لئے زاید مطالبہ ہوگا تو مرکزیہ دفتر علی پور شریف سے اوسکی منظوری حاصل کرنی لازمی ہوگی ۔

۵ ۔ جو ارکین اغرازی کرایہ آمد ورفت وخرچ خوراک وغیرہ کا بار انجمن پر نہیں ڈالیں گے اور کل خرچ اپنی گرہ سے برداشت کریں گے ۔ وہ ان قواعد کی پابندی پر مجبور نہیں ہوں گے ۔

تنخواہ ارکین

۶ ۔ ہر تنخواہ دار رکن وفد کو اپنے گھر سے جائے تعیناتی تک کرایہ ریل تھرڈ کلاس دیا جاویگا

۷ ۔ ہر تنخواہ دار رکن کو تاریخ حاضری دفتر آگرہ یا جائے تعیناتی سے تنخواہ دی جاوے گی ۔ ایام سفر کی تنخواہ محسوب نہ ہوگی ۔

۸ ۔ ہر تنخواہ دار رکن کو ایک سال کامل کام کرنے کے بعد ایک ماہ کی رخصت وکرایہ ریل تھرڈ کلاس روانگی کا دیا جاویگا ۔ اور ایام رخصت کی تنخواہ اسوقت دی جائیگی ۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

جب کہ وہ رخصت پوری کر کے ٹھیک وقت پر حاضر ہو جائے اگر رخصت سے زاید ایام صرف کریگا تو ایام رخصت کی تنخواہ نہیں دی جاویگی صرف کرایہ آنے کا دیا جاویگا۔

۹۔ ہر تنخواہ دار رکن وفد کو ۶ ماہ کامل کام کرنیکے بعد پندرہ یوم رخصت کا حق دیا جاویگا۔ مگر کرایہ آمد و رفت کا نہیں دیا جاویگا تنخواہ ایام رخصت کی بھی صرف اوس صورت میں دی جائیگی جب کہ وہ رخصت پوری کر کے ٹھیک وقت پر حاضر ہو جائے۔

۱۰۔ جو تنخواہ دار رکن چھ ماہ پہلے رخصت پر جانا چاہے اوسکو رخصت بوضع تنخواہ دی جاویگی اور جو کرایہ وہ آنے کا پہلے وصول کر چکا ہے وہ اوسکی بقایا تنخواہ میں سے وضع کیا جاویگا اگر وہی شخص مگر میدان ارتداد میں آکر کام شروع کریگا تو آنیکا کرایہ پھر اوسکو دیدیا جاویگا اور پھر وہ جملہ شرائط قواعد کا پابند ہوگا۔

۱۱۔ جملہ تنخواہ دار اراکین کا فرض ہوگا کہ وہ بلا اجازت صدر دفتر آگرہ اپنی جگہ سے غیر حاضر نہوں اگر کوئی شخص کام چھوڑ کر چارج دئے بغیر اپنے مکان کو چلا جائیگا تو اوسکی بقایا تنخواہ ضبط کر لی جائیگی۔

۱۲۔ کسی رکن کو بلا اجازت صدر دفتر آگرہ میں اپنا حلقہ معینہ چھوڑ کر کسی شخص کی ملاقات یا اپنی ذاتی غرض و ضرورت کے لئے آنا جانا ممنوع ہے اگر ایسا کریگا تو اوسکو کرایہ آمد و رفت خود برداشت کرنا پڑیگا اور جسقدر عرصہ صرف ہوگا اوسکی تنخواہ وضع کر لی جائیگی۔

۱۳۔ کسی رکن کو بذات خود بلا اجازت و منظوری صدر دفتر کسی غیر فرقہ کے ساتھ مناظرہ و مباحثہ کرنا جائز نہ ہوگا۔

۱۴۔ جسقدر سامان ظروف و کتب وغیرہ ملکیت انجمن کسی رکن کے قبضہ میں ہے وہ اوسکی حفاظت نگرانی کا ذمہ دار ہے بوقت تبادلہ یا رخصت وغیرہ اوس کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے قائم مقام کے سپرد کرے اگر کوئی شے گم ہو جائیگی تو قیمت اُسکی تنخواہ میں سے وضع کی جائے گی۔

۱۵۔ جملہ اراکین اس امر کی پابند ہوں گے کہ وہ اہل دیہہ سے کسی قسم کا ناجائز مطالبہ نہ کریں اور کسی سے قرض نہ لیں اگر کوئی رکن ایسا کریگا تو انجمن کسی کے ایسے فعل کی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ذمہ دار ہوگی اور معلوم ہونے پر اسکا مناسب تدارک کیا جائیگا۔

۱۶۔ مدارس میں ایسی لڑکیاں تعلیم پا سکتی ہیں جنکی عمر ۶، ۷ سال سے زیادہ نہ ہو اس عمر سے زیادہ لڑکی کا پڑھانا مردانہ اسکول میں منع ہے۔

۱۷۔ ہر مدرس اور مبلغ کا فرض ہوگا کہ وہ اپنی ماہواری کارگذاری اور نقل رجسٹر حاضری طلبا جسکے مطبوعہ فارم مہیا کردیے گئے ہیں خانہ پری کرکے دفتر صدر آگرہ میں بھیجدے اور پنچایت وغیرہ کے تازہ حالات یا قبول اسلام کی کارروائی سے اطلاع دے۔

۱۸۔ اگر کوئی رکن ان قواعد کی خلاف ورزی کریگا تو انجمن کو اختیار ہوگا کہ مناسب تدارک کرے

۱۹۔ انجمن کو اختیار ہوگا کہ جسوقت مناسب سمجھے قواعد ہذا میں کلاً یا جزواً ترمیم و تنسیخ کرے یا کسی قاعدہ کی حسب ضرورت توسیع کرے۔

۲۰۔ اگر کسی خاص شخص کے متعلق کسی خاص معاملہ میں مرکزیہ دفتر علی پور شریف سے کوئی خاص حکم صادر ہو جو ان قواعد میں نہ پایا جاوے یا کسی قاعدے کے خلاف ہو تو وہی حکم بمنزلہ قاعدہ مسلمہ کے ہوگا۔

شعبۂ تعلیم

صدیوں کے تجربہ اور اشاعت کرنے والی قوموں کے مشاہدے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ اصلاحی نظام عمل میں سب سے زیادہ موثر دکارگر شعبۂ تعلیم ہے۔ مدارس میں اگر تہذیب اخلاق کا بخوبی التزام رکھا جاوے اور مبلغین و معلمین اسلامی زندگی کا پاکیزہ نمونہ بنکر طلبا کی تربیت میں سعی بلیغ کریں تو نہ صرف آئندہ نسلوں میں ہی صداقت اسلام کی روح پھونکی جاتی ہے بلکہ موجودہ غفلت شعار اور بے خبر والدین بھی بچوں کو اسلامی رنگ میں رنگا ہوا دیکھکر سنبھل جاتے ہیں اور راہ راست پر آجاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آریوں نے گروکل (درسگاہیں) کھولے عیسائی مشنری نے بھی جا بجا مدارس و کالج قائم کئے اور آج جو ارتداد کا طوفان بے تمیزی برپا ہو رہا ہے وہ سب ادسی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ بانی تحریک اشدھی لالہ منشی رام عرف شردھانند نے بھیں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سال کی مسلسل جدوجہد سے گروکل کانگڑہ میں برہمچاری طلباء کی ایسی جماعت تیار کرلی جو اقطائے ہند میں مسلمانوں کو بے چین کرنے اور بھولے بھٹکے دین سے بیخبر رسم ورواج کے پابند ملکانوں اور سیدھے سادے مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے کے لیئے پھیل گئی - ان برہمچاریوں کو ضرورت زمانہ کے مطابق تعلیم دی گئی ہے - ویدک دھرم کے بوسیدہ و کہنہ کھنڈرات پر تاویلات و تحریفات کا پلستر کیا گیا ہے اور مکاری کی اسٹرنگی سے ان نوجوانوں کو تیار کرکے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اور اس کھوکھلے قلعہ کی آڑ میں حملہ آور ہونا سکھلادیا ہے پھر فوق العادت استقلال صبر وتحمل ایثار و قربانی قوت برداشت ان عساکر یاجوج میں پیدا کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے - یہ یاجوجی لشکر ہندوستان کے شمالی پہاڑوں سے اترا اور ضعیف الایمان مسلمانوں کو ہڑپ کرتا ہوا دیوانہ وار تمام ہندوستان میں پھیلتا چلا جارہا ہے انکی ہیئت کذائی دیکھکر انسان حیران رہ جاتا ہے یہ ننگ انسانیت تجرد پسند نوجوان عموماً ننگے سر ہوتے ہیں لمبی لمبی چوٹیاں موٹا سا لٹھ ہاتھ میں نیچی دھوتیاں برہنہ تن اپنی دھن میں مگن دیوانہ وار پھرتے نظر آتے ہیں - نہ ان کو سردی لگتی ہے نہ گرمی ستاتی ہے نہ زیادہ نیند آتی ہے جہاں جاتے ہیں بھرت ملاپ کا وعظ سلاطین اسلام کے مفروضہ مظالم اسلام کی بزور شمشیر اشاعت - لونڈی غلام بنانے کی مبالغہ آمیز روایت چچازاد بہن سے نکاح کرنے کی حکایت ایک دوسرے کا پس خوردہ (جھوٹا) کھالینے کی عادت گئو ہتیا (ذبیحہ گاؤ) وغیرہ واقعات کچھ ایسے مکروتلبیس کے لہجے اور دردانگیز ونفرت آمیز طریقہ سے بیان کرتے ہیں کہ غریب بے خبر دیہاتی مسلمانوں کو کچھ جواب نہیں آتا - مناظرہ کا چیلنج قدم قدم پر دیتے جاتے ہیں لیکن وہ اعلان محض عوام میں اپنا وقار قائم کرنے کے لئے ہوتا ہے مقابلہ سے نہایت پیچ وتاب کھاتے ہیں اور عیاری کے ساتھ پہلو تہی کرنے میں خوب ماہر ہیں - اس بلائے ناگہانی کا مقابلہ یہ مسلم نیم خفتہ بغیر تعلیم کے کسطرح کریں - دوسرے انکی طرح اسلامی مجاہدین بھی وعظ و نصایح کرتے رہیں تو اوس کی ایسی مثال ہے کہ ایک زمیندار اپنے کھیت میں دانہ ڈالے اور تخم ریزی کرکے دوسرے کھیت میں جائے اور اسکے پیچھے سے آندھی آگئے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور تخم ضائع ہو جاوے یا چڑیاں آئیں اور تمام کھیتی کو چگ جائیں یا دیگر آفات ارضی و سماوی سے بویا ہوا بیج برباد ہو جاوے۔ اسلئے یہ تجویز اختیار کی گئی کہ حسب استطاعت علاقہ ارتداد کا کچھ رقبہ اپنے زیر اثر لے لیا جاوے اور مواضعات میں مدارس جاری کر دئے جاویں۔ مدرسین کی تعلیم و تبلیغ کے اثر سے اور اونکے دائمی قیام کو دیکھکر یاجوجی لشکر کے حملے بے سود ہو جائیں گے اور رفتہ رفتہ ترویج ملت اور اصلاح قوم ہو کر یہ دیہات راسخ العقیدت مسلمان ہو جائیں گے۔ جسقدر بڑی بڑی جماعتیں ذمہ دار میدان ارتداد میں آئیں ہیں عموماً سب نے اس لائحہ عمل کو اختیار کر لیا۔ ہاں ایک مرزائی گروہ اپنی مادی طاقت کے زور پر فوری اور عارضی کامیابی کا غلغلہ بلند کر رہا ہے۔ نمازی ہیں وہ تنخواہ دار، زائرین قادیان ہیں وہ وظیفہ خوار غرض ہر طرح مرزائیت کی تبلیغ روپیہ کے ذریعہ کی جا رہی ہے۔
ہماری انجمن نے شعبۂ تعلیم میں چالیس مدارس صوبہ دلی اضلاع گوڑگانوہ بلند شہر علی گڈھ روہتک اٹیہ فرخ آباد و متھرا اور ریاست کشمیر، بڑودہ میں جاری کئے ہیں اور الحمد للہ کہ ۹۱۲ طلباء ان مدارس میں تعلیم پاتے ہیں اور دس ہزار سے زیادہ آدمی ان مدارس کے زیر اثر ارتداد سے محفوظ اور مصئون ہو گئے ہیں۔ ان چالیس مدارس کی نگرانی اور ضبط و معائنہ کے لئے انجمن ہذا کی طرف سے نیازمند عبد المجید قصوری انسپکٹر مدارس اور مولوی رحمت اللہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس مقرر کئے گئے جو دورہ کے ماہواری نتائج معائنہ لکھنے کے ذمہ دار ہیں
زنانہ مدارس میں لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور نہایت پردہ کے اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے۔ مفصل حالات مدارس درج ذیل ہیں۔ جملہ کتب و سامان مدارس میں انجمن کیطرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ مدرسین کے لئے ظروف و رہائش و خورد و نوش کا کافی انتظام کیا گیا ہے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

فہرست مدارس انجمن خدّام الصوفیہ

نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد طلبہ	نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد طلبہ
۱	اوندی	۲۵	۲۱	زنانہ مدرسہ رحیم پور	۱۹
۲	نگلہ سہار	۲۰	۲۲	زنانہ مدرسہ مندرالہ	۱۴
۳	سوجان	۱۹	۲۳	بھیکم پور	۳۳
۴	منجھولہ	۳۲	۲۴	الیہتی	۱۵
۵	مندرالہ	۳۲	۲۵	روشن پورہ	۴۰
۶	علی پور	۲۲	۲۶	موضع بیرپور	۵۴
۷	اکبرپور	۱۴	۲۷	موضع راجوارہ	۲۱
۸	پھیرہ	۱۴	۲۸	مدرسہ سلطانیہ موضع گگوئیہ	۲۵
۹	سیجوارھی	۲۰	۲۹	ہتی پور	۲۲
۱۰	چاندرٹ	۱۲	۳۰	دوندے متی	۱۶
۱۱	رحیم پور	۱۷	۳۱	اٹہ دبری	۳۰
۱۲	حساپور رلہی	۱۵	۳۲	لنگوئیہ	۲۴
۱۳	گیاکوٹ	۲۰	۳۳	نارہ	۲۰
۱۴	اکبرپور انکورہ	۲۵	۳۴	رائی پورہ بچیرہ	۲۱
۱۵	تویر	۲۰	۳۵	اگورہ	۲۱
۱۶	بڈراؤں	۱۲	۳۶	گھنیس پورہ	۲۵
۱۷	نگلہ محمود	۲۶	۳۷	محلہ نوبستہ آگرہ	۴۵
۱۸	بارولی	۲۳	۳۸	ہالنہ	۱۷
۱۹	چوہٹرپور	۳۲	۳۹	پاتلی خورد	۱۸
۲۰	بکسوہ	۱۵	۴۰	پرنالہ	۱۸

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ان مدارس میں دینیات - قرآن شریف - اُردو - حساب وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے نصاب تعلیم مروجہ مدارس مذکورہ بالا صفحات آئندہ پر درج ہے - تہذیب اخلاق صحت عقائد پر بالخصوص توجہ کی جاتی ہے - بعض مدارس میں چند طلبار نے قرآن کریم ختم کرلیا ہے اور عام طور پر مسائل نماز روزہ وغیرہ سے طلبار مدارس آگاہ ہیں - ان مدارس کی وجہ سے مساجد آباد ہو گئیں - اذان و امامت کا اہتمام باقاعدہ کیا جاتا ہے - نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہے جو ملکانے مسلمانوں کے ساتھ چھوت چھات رکھتے تھے اب وہ مومن کے پس خوردہ کو برکت و شفا سمجھکر "تبرکاً" کھا لیتے ہیں جہاں دیوی دیوتاؤں کے گیت گائے جاتے تھے اب وہاں مجالس میلاد منعقد ہوتی ہیں - اکثر ملکانے علی پور شریف کی زیارت سے مشرف ہو کر اور بھی کامل الایمان ہو گئے ہیں اور ہمیشہ حضرت قبلہ عالم روحی فدرہٗ کی مدحت سرائی اور اشتیاق زیارت کا چرچا کرتے رہتے ہیں - چنانچہ مثال کے طور پر ایک ملکانہ کا حال تحریر کرتے ہیں کہ موضع منجھولہ جہاں ہمارا مدرسہ قائم ہے اور حضرت مولانا امام الدین صاحب قبلہ کا صدر مقام رہا ہے - اور ہیں ایک ملکانہ مسمی ولی محمد کو آریوں نے روپیہ کا لالچ دیا اور مرتد بنانا چاہا - بھائی ولی محمد مذکور نے اوس آریہ پرچارک سے کہا کہ بھائی ہمارے سردار تو یہاں موجود نہیں ہیں اور میں ایک غریب اور ان پڑھ آدمی ہوں لیکن میں آپ کو اتنا ہی روپیہ دونگا خواہ مجھے اپنی زمین فروخت کرنی پڑے آپ مسلمان ہو جاویں - آریہ بولا کہ میں اپنا دھرم کس طرح چھوڑ دوں - ولی محمد ملکانہ نے کہا کہ جب تو کفر کو بھی اسقدر روپیہ کے عوض دینا پسند نہیں کرتا تو میں اسلام اور اپنے ایمان کو کھوٹے داموں کسطرح بیچڈالوں - آریہ لاجواب ہو کر چلدیا - یہ سب برکات شعبۂ تعلیم کی ہیں اور حضرت قبلہ عالم روحی فدرہ کے فیضان روحانی ہیں ورنہ یہ ملکانے تو مال کمانے سکتے ان میں یہ بیداری بفضلہ تعالیٰ تعلیم و تبلیغ سے پیدا ہو گئی ہے -

اب اس علاقہ میں جہاں مدارس قایم ہیں اسلام اپنی اصلی شان سے جلوہ افروز ہے جو بچے رام رام کرتے سروں پر چوٹیاں رکھاتے اور مویشی چرانے کے سوا کچھ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نہ جانتے تھے آج وہ اسلام میں پیش قدمی کرتے ہیں اور مسائل دینیات نماز روزہ سے آگاہ ہیں قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور لکھنے پڑھنے سے واقف ہوتے جاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادے والا مراتب مولانا مولوی حافظ سید نور حسین شاہ صاحب قبلہ نے دو مرتبہ مدارس علاقہ ایٹہ و فرخ آباد کا ملاحظہ فرمایا اور باقاعدہ طلباء کا امتحان لیا۔ حضرت قبلہ عالم روحی فداہٗ نے بھی نفس نفیس مدارس انجمن خدام الصوفیہ کا ملاحظہ فرمایا۔ اور ایک لڑکے کو مبلغ ۵؎ اور باقی طلبا کو عہ فی کس انعام اپنی جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔ اور قابل محنتی مدرسین کو بھی حضرت ممدوح الشان نے انعام عطا فرمایا۔

ضروری التماس

ان ۰ ہم مدارس میں سے چند ایک مدرسے ایسے ہیں جہاں مدرسین کی بیحد سعی اور مسلسل جد و جہد کے باوجود فراہمی طلباء نہ ہو سکی یا ڈسٹرکٹ بورڈ کے مدارس ہونے کی وجہ سے طلبا زیادہ تر داخل مدرسہ سرکاری ہو گئے اسلئے مصلحتاً چند مدارس کی تخفیف عمل میں آئی اور جلد کسی اہم مقام پر ملکانوں کے دیہات میں تخفیف شدہ مدارس کی جگہ دوسرے مدرسے قایم کر دئے جاویں گے۔

مسلمانوں کے لئے ایک قابل تقلید مثال

معاونین انجمن ہذا میں سے منشی فیض علی صاحب رئیس محلہ عہ ۹۴ جنوبی سگھو وصاغ نے اپنے والد ماجد مرحوم چودہری سلطان علی صاحب کی وصیت کیمطابق مبلغ پانصد روپیہ انجمن ہذا کو مرحمت فرمایا جسکا شکریہ کا بر معاونین کیساتھ اوراق ماسبق میں ادا کیا گیا ہے صاحب ممدوح کے ارادوں میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے اور اون کے والد مرحوم مغفور کے فردوس بریں میں درجات عالی بلند فرمائے ان کے روپیہ سے علاقہ ایٹہ کے موضع گموطیہ میں مدرسہ دینیات الموسوم بہ مدرسہ سلطانیہ جاری کر دیا گیا ہے اور ملکانوں کے علاقہ ارتداد میں یہ دینی خدمات اور صدقہ جاریہ جو منشی صاحب موصوف نے بہ تحریک جناب ملک فتح خاں صاحب نون جاری فرمایا ہے یہ دیگر احباب کے لئے قابل تقلید ہے ہم تہ دل سے منشی صاحب موصوف اور جناب ملک صاحب ممدوح الصدر کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نصاب تعلیم مروجہ مدارس انجمن خدام الصوفیہ

جماعت	اردو پڑھنا	اردو لکھنا	حساب	عربی	دینیات
جماعت اول فریق ادنیٰ فریق اعلیٰ	قاعدہ اردو ختم اردو کی پہلی	تختے دیکھکر قاعدہ کی تختی لکھنا	ہندسے گنتی ۱۰۰ تک ہندسے بغیر دیکھے لکھنا پہاڑے ۱۰ سے ۱۰×۱۰	قاعدہ بغدادی پارہ عم	پانچوں کلمے زبانی اور طریقہ وضو نماز پنجگانہ ایمان مجمل و مفصل فرائض وضو و غسل و ارکان نماز و اسلام۔
جماعت دوم	اردو کی دوسری	پہلی و دوسری کتاب دیکھ کر لکھنا	رقمیں اور حساب تقسیم مفرد تک	قرآن شریف الم سے ۵ پارے	مسائل ضروری اعتقاد و غیرہ احکام نماز جمعہ عیدین و نماز جنازہ و احکام زکوۃ
جماعت سوم	اردو کی تیسری	عبارت	حساب کا پہلا حصہ	قرآن شریف ۱۰ پارہ	رسالہ دینیات کا پہلا حصہ
جماعت چہارم	اردو کی چوتھی	عبارت نستعلیق و خطوط نویسی	حساب کا دوسرا حصہ	قرآن شریف ختم	رسالہ دینیات کا دوسرا حصہ
جماعت پنجم	اردو کی پانچویں فارسی کی پہلی دوسری	مضمون نویسی	حساب کا تیسرا حصہ	قرآن شریف کا دور چیدہ چیدہ رکوع حفظ	رسالہ دینیات کا تیسرا حصہ۔ پارہ عم کی ابتدائی سورتوں کا ترجمہ نماز کا ترجمہ پانچوں کلمے اور ایمان مجمل و مفصل کا ترجمہ۔

شفاخانہ

انجمن خدام الصوفیہ کی طرف سے موضع لوگانواں ضلع متھرا میں ایک شفاخانہ جاری کیا گیا۔ حضرت شیخ اللہ دتا صاحب گنجاہی سند یافتہ ڈاکٹر اور ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب و ڈاکٹر محمد ظریف صاحب منشی محمود علی صاحب کمپونڈر و حاجی نبی بخش صاحب اراکین انجمن ہذا کی قابلیت ہردلعزیزی اور ہمدردی انسانی کی وجہ سے نہ صرف موضع لوگانوہ بلکہ دور دور

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نزدیک سے بیمار آتے اور علاج کرا کے صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک ہزار چار سو سینتالیس مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اور سخت خطرناک حالتوں میں پچاس اپریشن کئے گئے الحمدللہ کہ نتائج نہایت خوشگوار برآمد ہوئے بہت سے مریضوں نے ڈاکٹر صاحبان خصوصاً شیخ اللہ دتا صاحب قبلہ کے اسوۂ حسنہ سے متاثر ہو کر اپنی چوٹیاں کٹوا ڈالی اور رسومات قبیحہ سے تائب ہو گئے۔ اور بہت سے مرتدین مشرف باسلام ہو گئے۔ اب چونکہ اس موضع میں مرزائی بھی مصروف تبلیغ مرزائیت ہیں اور ان کے رہنے سے ملکانے ایسے بد مذاق ہو گئے کہ مفت علاج کرنے اور محض خلوص سے ان کی خدمت کرنے کے لئے متنفر ہوں اور وظائف کا مطالبہ ہوتا رہتا ہے ہر وقت یہ سوال درپیش ہے کہ مرزائی ہم کو عہ روپیہ ماہوار دیتے ہیں آپ بھی اسی قدر دیجئے ورنہ شفاخانہ کے لئے مکان بنائیے۔ نہ کوئی مکان کرایہ پر ملتا ہے اگر خیمہ اور چولداری لگاتے ہیں تو طامع اور خود غرض جہلا آگ لگا دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں کسی فرقہ سے تصادم کرنا ہمارا شیوہ نہیں۔ اسلئے ہم شفاخانہ کو اسجگہ سے کسی دوسرے مقام پر منتقل کر دیں گے۔ صدہا روپیہ کی ادویات خریدی جاتی ہیں اور پورا اسٹاف شفاخانہ کے لئے تعینات کیا جاتا ہے۔ ان خطرات سے بچنے کے لئے اب شفاخانہ کسی دوسرے ضلع میں تجویز کرنا پڑیگا۔

بنائے مساجد

اکتالیس ۴۱ مساجد آباد کی گئیں

حضرت قبلہ عالم روحی فدرہٗ کے فرمان واجب الاذعان سے ان جملہ دیہات میں جہاں مدارس قائم ہیں نماز باجماعت کا اہتمام کیا گیا۔ اور پختہ و خام مساجد تعمیر و مرمت کرائی گئی۔ ان کے علاوہ علی گنج میں ایک مسجد شاہی جو ویران پڑی ہوئی تھی اور اوسمیں ابابیل وغیرہ پرندے گھونسلا بناتے تھے آباد کی گئی۔ ایک موذن صہ ماہوار مشاہرہ پر مامور کیا گیا۔ اب بفضلہ تعالیٰ پنجگانہ نماز ہوتی ہے اور اذان واقامت کا انتظام

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کیا جاتا ہے۔

حضرت قبلہ عالم روحی فدرہ نے بوقت دورہ اس مسجد کے معائنہ کے وقت موسم سرما میں پانی گرم کرنے کے لئے اپنی جیب خاص سے امداد عطا فرمائی اور موذن کو ہدایت کی گئی کہ گرم پانی کا انتظام رکھا کرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ کی سعی کرتا ہے اسیطرح دوسری مساجد میں بھی توجہ عالیہ فرمائی گئی۔

فہرست اُن اشخاص کی جنہوں نے میدان ارتداد میں انجمن خدام الصوفیہ کی سعی سے اسلام قبول کیا

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
ضلع متھرا	کیول ملکانہ	قمر خاں	ضلع علی گڈھ	ہرنام سنگھ	اشرف خاں
"	کھرگ سنگھ ملکانہ	امام علی	"	بالمکند ملکانہ	غلام محمد
"	نھتے ملکانہ	نتھے خاں	"	لکھو ملکانہ	صادق علی
"	امر سنگھ ملکانہ	امیر خاں	"	گھاسی ملکانہ	عاشق علی
"	اس لال ملکانہ	بلال خاں	"	سرجن سنگھ ملکانہ	سلطان محمد
"	پیارے لال ملکانہ	حبیب خاں	"	ماتارام ملکانہ	محمد بشیر
ضلع ایٹہ	گنگارام ملکانہ	عبداللہ	علاقہ متھرا	رامدیال ملکانہ	حبیب خاں
	ہربھجن چمار	عبداللہ	"	طوطا رام ملکانہ	طوطا خاں
ضلع غازی آباد	مسماۃ سروپی	فاطمہ	"	کانہا ملکانہ	کالے خاں
ضلع علی گڈھ	بنارام ملکانہ	علی محمد خاں	"	رگھبیر سنگھ ملکانہ	عبداللہ خاں
"	حاکم سنگھ ملکانہ	حاکم خاں	"	بھرت سنگھ ملکانہ	عبدالرحمن
"	بھیکن ملکانہ	مبارک علی	"	برام سنگھ ملکانہ	عبداللہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
متھرا	چھیدا ملکانہ	رحیم خاں	علاقہ متھرا	نتھے سنگھ ملکانہ	نتھے خاں
"	روپ سنگھ ملکانہ	کریم خاں	"	سکھن سنگھ "	سکھن خاں
"	بجے سنگھ ملکانہ	عظیم خاں	"	بوہکن سنگھ "	بہیکن خاں
"	امرت لال ملکانہ	شیر محمد	"	سوکھی "	سکھن خاں
"	پرشادی ملکانہ	ارشاد علی	"	شاماں "	صیام خاں
"	گنپت ملکانہ	حامد خاں	"	"	محمد غفور
"	پورن ملکانہ	عبداللہ	"	گرگن سنگھ "	گونگے خاں
"	پیمل ملکانہ	عباد اللہ	"	"	کمال خاں
"	سندرا "	محمد علی	"	سونی پت "	الہ دین
"	سہنی "	عبدالرحمن	"	مسماۃ "	نظیرن
"	جگرام "	شوکت علی	"	بھورے لال "	بھولا خاں
"	بندہ سنگھ "	محمد خاں	"	ملکھاں "	کریم خاں
علاقہ آگرہ	روشن سنگھ "	روشن خاں	"	ہیبت سنگھ "	سلیم خاں
"	محمد علی مرتد ملکانہ	محمد علی	"	بھجن سنگھ "	بھجن خاں
"	لونڈا "	انور خاں	"	بنو سنگھ "	محمد خاں
"	ہردیال "	ابراہیم خاں	"	جگ روپ "	شوکت خاں
علاقہ متھرا	دیوان سنگھ "	نذیر خاں	"	کنہیا "	نظیر خاں
"	بھورے لال "	نور خاں	"	بجے سنگھ "	محبوب خاں
"	کھیرو "	شوکت علی	"	کھما "	قاسم خاں
"	سیہنی "	مولا بخش	"	موور سنگھ "	دلدار خاں
"	کمروڑی "	عثمان خاں	"	پورن "	لونا خاں
"	رنجیت سنگھ "	نجیب خاں	ضلع گوڑگانوہ	بورا "	محمد خاں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
ضلع گوڑگانوہ	منگل ملکانہ	عبدالغفور خاں	علاقہ متھرا	بھجن ملکانہ	دین محمد
〃	منگلی 〃	عبدالعزیز خاں	〃	گنپت 〃	چاند خاں
〃	دلیپ چند 〃	غلام مرتضیٰ	〃	بھجن 〃	دین محمد
〃	سجانی 〃	غلام احمد	〃	رساں سنگھ 〃	احسان خاں
〃	دموپال 〃	عبدالغنی	〃	رام سنگھ 〃	جان خاں
〃	لوٹھیا 〃	عبدالغفار	〃	سعلی 〃	اشرف علی
〃	بوندے 〃	محمد حنیف	〃	خدابخش 〃	خدابخش
علاقہ ایٹہ	مسماۃ رام دیوی برہمن	مسماۃ محمدی	علاقہ ایٹہ	گوکل قوم نٹ	گل محمد
〃	مسماۃ پھول پتی 〃	احمدی	〃	طوطا نٹ	عبداللہ
〃	دکھیلن 〃	وکھیلن	〃	بھولا نٹ	عبدالکریم
〃	گنگا پرشاد 〃	نیاز محمد	〃	سوہن لال نٹ	شکور خاں
〃	بدھو درزی	عبداللہ	〃	جے پال نٹ	غفور خاں
ضلع علی گڑھ	سکھی ملکانہ	سبحان خاں	〃	سندر نٹ	رحیم خاں
〃	دھوپ سنگھ 〃	احمد خاں	〃	پورن نٹ	بدرالدین
علاقہ گوڑگانوہ	دلیپ سنگھ 〃	عبداللہ	〃	سوبھا نٹ	شیر محمد
〃	الوندی 〃	عبدالرحمن	〃	جوہری نٹ	جمال خاں
〃	کلسر حجام	محمد یوسف	〃	ملکھان نٹ	محمد خاں
علاقہ متھرا	سکھدیو سنگھ 〃	عبدالرحمن	〃	کیول نٹ	احمد خاں
〃	نہال سنگھ 〃	عبدالعزیز	〃	مسماۃ پاربتی نٹ	فاطمہ
〃	سری پال 〃	عبدالحفیظ	〃	مسماۃ لراوتی نٹ	نور بی بی
〃	رام چند 〃	رومی خاں	〃	پھول گلی	زینب
〃	گینشی 〃	جان محمد خاں	〃	مسماۃ بجلی	عائشہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
علاقہ ایٹہ	مسماۃ دلو	اکبری	علاقہ متھرا	مسماۃ نرائنی	مسماۃ زینب
"	مسماۃ شریمتی	احمد بی بی	"	بدھ سنگھ	رحمت خاں
"	شہو خاں ملکانہ	نور محمد خاں	"	چمن لال ملکانہ	احسان خاں
علاقہ پلول	راند پال "	خدا بخش	"	کرن سنگھ "	کریم خاں
"	نرسنگداس "	عبداللہ	"	بھجن سنگھ "	حسین خاں
علاقہ متھرا	کیول سنگھ "	مقبول خاں	"	کھمی سنگھ "	کرم خاں
علاقہ بلند شہر	فتح چند کہاتی	فتح محمد	علاقہ علیگڑھ	لہوری "	فتح محمد
علاقہ متھرا	چورن خاں	.	علاقہ متھرا	مسماۃ بارو "	الہ دی
"	گنیش سنگھ ملکانہ	اکبر خاں	"	مسماۃ پاروتی "	کنیز فاطمہ
علاقہ ایٹہ	موتی چمار	محمد شفیع	"	چھیدا "	چھیدے خاں
"	منو بنجارہ	مقصود	"	سندرا "	سندر خاں
"	نواب شیر	نواب شیر	"	موہن "	مولا بخش
"	کرم شیر	کرم شیر	"	پورن "	برہان الدین
"	چندو	محمد ابراہیم	"	راجیت "	راج بہادر
"	کلن	محمد زماں	"	ملوک سنگھ "	ملوک خاں
علاقہ علیگڑھ	مسماۃ چنبیلی	سعیدن	"	پریتم "	محبوب احمد
علاقہ متھرا	رام سنگھ	بہادر خاں	"	مسماۃ لچھمی "	برکت بی بی
"	سندر سنگھ	سلیمان خاں	"	مہی لال "	شیر خاں
"	بینی سنگھ	امین خاں	"	مٹھن لال "	عبدالوہاب
"	اجے چند	انور خاں	"	لور سنگھ "	میر خاں
"	سکھرام	شیر خاں	"	مسماۃ کشنی "	محمدی
"	ریت رام	منیر خاں	"	مہی پال "	غلام رسول

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
علاقہ متھرا	للکھی ملکانہ	دولت خاں	علاقہ متھرا	سکھا ملکانہ	سخی محمد
"	سکھدیو "	عبداللہ خاں	"	حکمی "	حکیم الدین
"	بالمکند "	شیر علی	"	لال چند "	لال خاں
"	جودہا "	یوسف	"	مسماۃ رام پیاری "	اللہ دی
"	لونگا "	یحیےٰ	"	دختر بے نام "	نور فاطمہ
"	پیارے لال "	پیاری خاں	"	موہن لال "	محمد خاں
"	ہنسی "	علی شیر	"	بھورے "	نور محمد
"	گھاسی "	یوسف	"	مان سنگھ "	شمشیر خاں
"	بچہ دو سالہ "	عبداللہ	"	چندن سنگھ "	چاند خاں
"	بجھنا "	افضل خاں	"	جگی "	جہانگیر خاں
"	گیانی "	غلام گیلانی	"	کنہیا "	عبدالغنی
"	ہری سنگھ "	خدا بخش	"	مورپال "	امیر خاں
"	مسماۃ پربتی "	برکت بی بی	"	دلی چند "	نور محمد خاں
"	بجھے "	بیدل خاں	"	بھورے "	محمد دین خاں
"	گرگ سنگھ "	خیر دین	"	لال چند "	لال خاں
"	مسماۃ موہنی "	مسماۃ حبیبا	"	بھورے "	بھورے خاں
"	ہیرا لال "	ہیرا خاں	"	پورنا "	برہان الدین
"	صیقلی مرتد "	سیف علی	"	بدھا "	بدھا خاں
"	مسماۃ بلوامی "	مسماۃ کریمن	"	مسماۃ راما "	مسماۃ رحمت
"	بالی "	ولی محمد	"	پرما "	قربان علی
"	سہنی "	ثناء اللہ	"	مسماۃ رکمن "	رحیمن
"	لال سنگھ "	لال خاں	"	بدہا "	بڈھا خاں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
علاقہ علی گڑھ	بدہا ملکانہ	محمد عاقل	علاقہ متھرا	روشن سنگھ	روشن خاں
"	پچنی "	محمد انور	"	پربی	برکت
"	رگھبیر سنگھ "	محمد اکبر	"	کرک سنگھ	شیر علی
"	بلونت سنگھ "	شیر محمد	"	سوکھا	سخی محمد
"	سکھرام "	برکت اللہ	"	مسماۃ پتو	بتول
"	گینڈا "	رحمت اللہ خاں	علاقہ اٹیہ	جہورہ	محمد ظہور
"	راجہ رام "	شاہ محمد	"	مسماۃ اپن اپن	مسماۃ ہاجرہ
"	بھجو "	حفیظ اللہ	"	نتھو	شہاب الدین
"	گنگا رام نٹ	محمد نصیب	"	ستو	سردار خاں
علاقہ اٹیہ	چیت رام کاچھی	محمد شفیع	"	تیج سنگھ	تاج محمد خان
"	پہولن	غلام محمد	"	الوتاری	محمد شفیع
"	مسماۃ مٹھو	مسماۃ محمدی	علاقہ متھرا	مہی لال	روشن خاں
علاقہ بڑودہ	بارہ خاندان ہندو نے مولانا محمد خوب صاحب احمد آبادی کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا۔		"	رستم سنگھ	رستم خاں
			"	گلشیر	گلشیر خاں
			"	ہسپال	خوشی محمد
علاقہ فرخ آباد	لتو	لطیف اللہ	"	بابو رام	شیر محمد
"	وزیر	وزیر محمد	"	رام پال	نور خاں
علاقہ متھرا	سگریم	عبدالکریم	"	بھورا	محمد شبیر
"	جگ رام	کریم	"	رام لال	نذیر علی
"	پرشادی	ارشاد خاں	ضلع روہتک	رام چند	نور محمد
"	بینی	نور محمد	علاقہ متھرا	بین پال	عبدالرحمن
"	مسماۃ لاڈو	مسماۃ اللہ دی	"	سری پال	عبدالرحیم

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
علاقہ متھرا	پرتی	بہرام خاں	ضلع سیالکوٹ	مسماۃ عمری بی	عمر بی بی
علاقہ ایٹہ	بھوانی	سیف اللہ	”	مسماۃ حسان	حسن بی بی
”	جوالا پرشاد	نور محمد	”	مندران	زینب
علاقہ سیالکوٹ	پانان	خدا بخش	”	چراغ	چراغ دین
”	سراجا	سراج الدین	”	جیونی	سردار بی بی
”	لالو	لال دین	علاقہ بلند شہر	سیتا مالکانہ	محمد صدیق
”	سراجا	عبداللہ	”	جیون ”	محمد جلال
”	جلال	جلال دین	ضلع سیالکوٹ	بھوچار	محمد سعید
”	شیر سنگھ	شیر شاہ	”	رام دیوی	نور فاطمہ
”	کیسر	عبداللہ	”	فقیر بتوال	ابراہیم
”	لنگا	محمد الہ دین	”	برکت ”	برکت بی بی
”	رنگا	احمد دین	”	سردار ”	اسمٰعیل
”	مسماۃ لچھمی قوم چوہڑہ	محمد بی بی	”	دانا عیسائی	سلطان احمد
”	مسماۃ جساں ”	زینب	”	تابن	مہتاب بی بی
”	دیرو ”	برکت بی بی	”	نہتو	محمد بی بی
”	سردار ”	سردار	علاقہ جموں	پارن	فاطمہ
”	سنت ”	الہ رکھا	علاقہ سیالکوٹ	جیونی	سردار بی بی
”	ساون ”	کرم دین	”	مسماۃ نہتو بتوال	رحیم بی بی
”	چھیدے ”	رحمت اللہ	”	مسماۃ ریشم	ریشم بی بی
”	مسماۃ گلالی ”	کرم بی بی	”	دیورن	محمد شریف
ضلع لاہور	سندر عیسائی	محمد دین	”	مہنگا	غلام رسول
ضلع گوجرانوالہ	دوہادا چوہڑہ	احمد دین	”	لال سنگھ	لال خاں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
صوبہ دلی	رتن سنگھ	نور محمد	سیالکوٹ	شامی	خادم حسین
″	رتنا	رونق علی	″	حسینا	کنیز فاطمہ
″	جھرا	محمد حسین	″	مسماۃ عبداں	کنیز زینب
″	اعتباری	محمد حسین	″	بڈھی	کنیز عائشہ
علاقہ ایٹہ	جگدہر حلوائی	نور محمد	″	نوراں	نور بی بی
″	جگلال ملکانہ	نور محمد	″	مسماۃ بڈھی	سکینہ
″	گیندا لال	عبداللہ	″	عائشہ	عائشہ
″	جلو	خدا بخش	″	مسماۃ بڈھی	مسماۃ خاتون
″	بھوپال	جمال خاں	″	عیدا	عبدالصمد
″	پھول سنگھ	پھول خاں	″	مسماۃ سیداں	سید بی بی
″	کھری	عبداللہ	″	روڑہ	اروڑا
″	دہالو	نور محمد	″	جیون	جیون بخش
″	مسماۃ سرسی	مسماۃ زینب	″	ریمان	رحیم بخش
″	مسماۃ چندر کلی	مسماۃ کلثوم	″	بالا	محمد اقبال
″	مسمی کنول فقیر	عبداللہ شاہ	″	روشا	محمد روشن
ضلع سیالکوٹ	سندرا عیسائی	نور محمد	″	دینو	دین محمد
″	مسماۃ اللہ رکھی	زینب	″	رانجنا	غلام محمد
″	مھنگا	عبداللہ	″	جیوان	جیون بی بی
علاقہ متھرا	نتھو رام	عبداللہ	″	بڈھا	بڈھے خاں
علاقہ سیالکوٹ	رکھا	نور محمد	″	گھنا	غلام رسول
″	شما	غلام محمد	″	مامون	امام الدین
″	فیروز	غلام حسین	″	شیرا	فقیر محمد

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com
https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
سیالکوٹ	بلا	غلام محمد	سیالکوٹ	کالو	غلام قا…
〃	بناہی	رحمت بی بی	〃	مسماۃ سمی	کنیز فاطمہ
〃	منگل	نور محمد	〃	فتو	فضل کریم
〃	سرداران	سردار بی بی	〃	رجما	رحیم بخش
〃	بھگت رام	غلام رسول	〃	امام	امام الدین
〃	جھنگا	عبدالاحد	〃	رمضان	محمد رمضان
〃	سندر	احمد علی	〃	ملکی	دین محمد
〃	مسماۃ پاربتی	کنیز زینب	〃	گرلی	الہ بخش
〃	برکت عیسائی	نور محمد	〃	جمعہ	جمال الدین
〃	نانک چند	غلام محمد	〃	فیروز	فیروز الدین
〃	رام سرن	غلام محمد	〃	رکھا	اللہ رکھا
〃	چنی لال	غلام نبی	〃	گلو	گل محمد
〃	برکت عیسائی	نور محمد	〃	فتو	فتح دین
〃	غلام علی	غلام علی	〃	روڑا	فقیر محمد
〃	رام سبایا	غلام رسول	〃	عیدا	الٰہی بخش
〃	جے چند	غلام احمد	〃	صوبہ	حبیب اللہ
〃	کندن لال	غلام حیدر	〃	مسماۃ کامان	حاکم بی بی
〃	برکت رام	نور محمد	〃	مسماۃ مہران	مہر بی بی
〃	بگی رام	نور حسین	〃	مسماۃ عائشہ	عائشہ
〃	صادق عیسائی	علی حسین	〃	مسماۃ فضلان	فضل بی بی
〃	جیتو	غلام محمد	〃	جنتی	جنت بی بی
〃	روڈا	علی حسین	〃	مسماۃ نوروں	نور بی بی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
سیالکوٹ	طائشہ	عائشہ	سیالکوٹ	سیدان	سیداں بی بی
״	رانجھا	عبداللہ	״	لالو	لال دین
״	مسماۃ فجی	فضل بی بی	״	مسماۃ نوراں	نور بی بی
״	مسماۃ نوراں	نور بیگم	״	رحمتی	رحمت بی بی
״	مسماۃ بدھی	زینب	״	سائیں	نعمت اللہ
״	معراج	معراج الدین	״	شادی	کریم بی بی
״	روڑا	عنایت اللہ	״	سندر عیسائی	غلام محمد
״	مسماۃ جیواں	جنت بی بی	״	مسماۃ دیرو عیسائی	نور بی بی
״	مسماۃ فضلاں	فضل بی بی	״	سردارا ״	سردار احمد
״	مسماۃ عیداں	زینت	بلند شہر	بھگا رام چمار	دین محمد
״	مسماۃ بدھی	صغریٰ بی بی	علاقہ ایٹہ	گیان سنگھ	عبداللہ
״	ہاشم	ہاشم علی	״	رسال سنگھ	رسول احمد
״	برکت	برکت علی	״	ملہیلو	عبداللہ خان
״	عیدا	عبداللہ	״	سندر نٹ	محمد بخش
״	بساکی	عبدالرحمن	״	بوجن	الٰہی بخش
״	بی بی	زینب	״	کوسلیا	شکوراں
״	عائشہ	عائشہ	״	تندیل ملکانہ	نور محمد
״	جیواں	جیواں	״	رمپو	رفیع محمد
״	کالو	فیروز الدین	״	شبدیال	شیر خاں
״	بادا	مہر الدین	״	سہجو	شہزاد خاں
״	بجور تیا	رحمت اللہ	جموں	جنگا آریہ	عبدالرحمن
״	جنتی	جنت	״	جگتو	عبداللہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
جموں	مسماۃ کیسری	کرم بی بی	سیالکوٹ	جگناتھ برہمن	دین محمد
〃	بھگت رام برہمن	فضل دین	〃	برکتی	برکت بی بی
〃	چوہڑا نرائن	فیروزالدین	〃	سوہنا	ابراہیم
فرخ آباد	ہردیال کوری	عبداللہ	〃	سردارا	اسماعیل
〃	کوسلیا	زینب	〃	درگا داس	محمد دین
سیالکوٹ	منگل عیسائی	غلام محمد	〃	مہلا رام	احمد دین
	منگر	عبداللہ	ایٹہ	پھجو	ظہور
〃	کرامت	نور محمد	〃	تیجی	غلام رسول
〃	رجوان	عائشہ	〃	مسماۃ چنگو	زینب
〃	فاطمہ	نور فاطمہ	سیالکوٹ	حاکم بی بی	زینب
〃	نواب	نواب الدین	〃	الہ دتا	نور محمد
〃	مسماۃ ریشم عیسائی	ریشم بی بی	〃	الہ رکھا	محمد دین
〃	منگا	عبداللہ	آگرہ	شنکر لال چمار آریہ	شمس الدین
〃	دت	الہ دتا	〃	دامودر لال آریہ	دین محمد
〃	منگو	غلام رسول	〃	مدن سنگھ	محمد نونہال
〃	مسماۃ نتھو	رحیم بی بی	〃	مسماۃ پاربتی	کنیز فاطمہ
〃	ریشم	ریشم بی بی	〃	مقصودن داس برہمن ساہو	مقصود علی
〃	دیوان	محمد شریف	لائل پور	مسماۃ رحیمی	رحمت بی بی
〃	چھوٹی	جانی بی بی	〃	سکری	محمد دین
〃	سندر	احمد علی	〃	چھیدے لال ہندو جیٹھہ چمار	عبدالرحمن
〃	بھگت رام	غلام رسول	آگرہ	رام دیال جیٹھہ چمار	عبدالکریم
〃	مسماۃ مہران	حاکم بی بی	〃	بردگموناتھ ہندو کلال	محمد رشید

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
سیالکوٹ	مھنگا عیسائی	فقیر محمد	فرخ آباد	لودھن خاں	نور محمد
"	ملتانی عیسائی	نور محمد	"	نتھو	چراغ دین
"	مسماۃ بی بی "	رحمت بی بی	"	حولدار	نور احمد
"	نتھو "	کریم بی بی	"	فتو	نذیر احمد
"	سدان "	رحیم بی بی	"	صوبہ دار	محمد انور
"	سکینہ "	سکینہ	"	دفعدار خاں	محمد خاں
آگرہ	اندر نراین کایستہ	محمد یوسف	آگرہ	گیسانی	باقر بیگ
"	جگدیش مالی	عبد القادر	"	پیارے لال	غفور خاں
"	بابو بھگراج سنگھ	لیاقت حسین	راولپنڈی	نند لال	غلام محمد
"	ٹھاکر مہتاب سنگھ	مہتاب خاں	ناگمیر	پھولو	زاہرہ
"	پیت سنگھ	محبت خاں	سیالکوٹ	لبھو	کریم خاں
"	پنالال	ان خاں	"	لالو	لال دین
سیالکوٹ	کیسور سنگھ سکھ	عبد اللہ	"	نواب	نواب دین
"	کھتو عیسائی	نور محمد	"	مہر	مہر دین
جموں	سائیں ترکیاں	محمد دین	"	بلو	جلال دین
آگرہ	امین لال و مدن موہن ملکانہ	نور محمد	"	مسماۃ بیگاں	فاطمہ بی بی
"	جوتی ملکانہ	غلام محمد	"	بھراں	سرداراں بی بی
"	بھوجا "	غلام رسول	"	رکھی	اللہ رکھی
"	محسن ولد سیوا ملکانہ	محسن علی	"	نندا	عمر دین
"	چرنجی ولد سیوا "	عبد اللہ	"	مسماۃ پھولی	کریم بی بی
جموں	گنگی	نور بی بی	"	لبھو	غلام نبی
فرخ آباد	مدن ولد مھران سنگھ لودھ	فقیر محمد	"	نتھو	نور محمد

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام	علاقہ	سابق نام ہندوانی	اسلامی نام
سیالکوٹ	آگسٹیا عیسائی	فیض احمد	سیالکوٹ	نتھی	برکت بی بی
"	گھتو	رحمت اللہ	"	امنیر	احمد دین
"	وزیرا عیسائی	نور محمد	"	کیسری	عائشہ
"	مسماۃ تابن	نور بیگم	"	ایسری	فاطمہ
"	بھگتا	محمد علی	جموں	دیبکی	کریم بی بی
شیخوپورہ	سروارا	سردار محمد	گھروال	رام دتا برہمن	فتح دین
"	شیرا	شیر محمد	"	گھلو	محمد دین
"	رحموں عیسائی	رحمت اللہ	"	بیلی رام ترگیان	عطا محمد
"	نواب "	نواب دین	پھول	مسماۃ نتھی برہمن	زینب
"	فقیرا "	فقیر محمد	"	رام دئی	کلثوم
"	سینی "	حسین بی بی	آگرہ	فقیرا عیسائی	فقیر محمد
"	جوری "	اللہ جوری	ضلع نارا	متوا	غلام
"	شیراں "	شیر بی بی	"	مسماۃ سندریا	رسول بانو
"	مہراں "	مہر بی بی	"	مہابیر	محمد اختر
"	داؤ "	الہ داد	"	جگو یو	عبداللہ
سیالکوٹ	دھیر	احمد دین	آگرہ	مہاشہ دھرم چند آریہ پرچارک پرتی ندی سبھا	محمد عبدالکریم عباسی
"	جان	محمد دین			
"	شمیرا	رحیم بخش	"	جانکی بیوہ کھرگا راجپوت	زینب
"	میراں	عمر بی بی	گورداسپور	بہاری عیسائی	عبداللہ
"	سندیہ	عائشہ			

اللہ تعالیٰ ان نومسلم بھائیوں کو استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں ہمارے زیر اثر اکثر دیہات میں نومسلموں کی ایسی کافی تعداد موجود ہے جو کسی مصلحت سے ابھی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

تک اظہار حق نہیں کر سکتے اور ہم نے اسلئے اون کا نام اس فہرست میں درج نہیں کیا وہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور شعائر اسلام کی در پردہ تعلیم پا رہے ہیں مگر مخالفین اعدائے اسلام کی زبردست طاقت کے خوف سے ابھی تک اپنا نام شایع نہیں کراتے۔ جیسے کہ ریاست بڑودہ کے بارہ خاندان بالاجمال فہرست ہذا میں درج ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ وہ دن نزدیک ہے عجب کہ وہ راسخ العقیدت نومسلموں کی جماعت اظہار حق کے لئے تیار ہو جاویگی۔ ان رکاوٹوں کو رفع کرنے کے لئے یہ تجویز انجمن میں پیش ہو رہی ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے جن کا ذریعہ معاش نہیں ہے اور وہ غیر مسلم اقوام کے غلبہ سے مرعوب ہو رہے ہیں ایک دستکاری کا مدرسہ یا کارخانہ جاری کیا جاوے جس میں یہ لوگ اپنا ذریعہ معاش بھی پیدا کر سکیں اور تعلیم دینی بھی حاصل کر لیں۔ کیا ارباب ہمت اپنے یاران طریقت سرمایہ فراہم کرکے اس اہم فرض سے سبکدوشی حاصل کریں گے۔

Khuda Bakhsh Library
Acc. No.... 22760

انسداد ارتداد اور ہماری مشکلات

سر کنم نالہ اگر تاب شنیدن داری
سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

انصاف و رواداری کے پیکر مجسم پنڈت مالوی جی اور ہندو مسلم اتحاد کے رخنہ انداز شردھانند جی سنگٹھن اور شدھی کے جواز پر ہمارے فدائیان اتحاد مسلم لیڈران سے اکثر کہتے رہتے ہیں کہ نومسلم ملکانے اپنی ہندو برادری میں شامل ہونے کے لئے بے چین ہو رہے تھے اسلئے اون کو شدھ کر لینے میں وہ حق بجانب ہیں اگرچہ اس حقیقت کو واقعات حاضرہ نے بے نقاب کر دیا ہے کہ جس قدر شورش و بے چینی اور نفرت و عناد کی تاریک آندھیاں ملک میں چل رہی ہیں اور خرمن امن پر شر و فساد کی بجلیاں گر رہی ہیں فضائے وطن پر ہنگامہ دار و گیر کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ان جذبات فاسدہ کے محرک وہی امن وامان کے دیوتا ہیں جو کسی وقت اتحاد وملکی کا بے سُرا راگ جامع مسجد دلی کے ممبر پر بیٹھے الاپ رہے تھے اور آج دوابہ گنگا و جمنا میں اپنی گنگا جمنی سیاسی بساط پر شطرنجی چال دکھا رہے ہیں کبھی دلی ہی کی کانگریسی مجلس میں تحریک شدھی کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے کبھی یاران طریقت کی دلجوئی کے لئے اتحاد کا کُل پڑھا جاتا ہے۔ افسوس ہمارے بعض امن پسند دوست مسلم لیڈر اب بھی اتحاد کی مرثیہ خوانی میں رطب اللسان ہیں اور نہیں دیکھتے کہ فرزندان توحید وکلمہ گویان اسلام کے پاک دلوں کو نور ایمان اور امانت توحید کے بجائے ظلمت وکفر اور گندگی شرک سے ملوث کیا جا رہا ہے۔ ایک غیر فانی معبود ومسجود سے رشتہ عبودیت توڑ کر انکی گردنیں مصنوعی خودساختہ معبودوں اور تینتیس کروڑ دیوتاؤں برگد وپیپل اور گھاس کھانے والے جانوروں کے آگے خم کرائی جاتی ہیں اور اس انقلاب کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جبر وتشدد ومکر وفریب تخویف وطمع کے بیشمار ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں چنانچہ ہم اپنے مشاہدے کے واقعات پیش کرتے ہیں جن سے شدھی کا کچا چٹھا اور آریوں کی ابلہ فریبی اور ہماری مشکلات اظہر من الشمس ہیں۔

اکثر مقامات سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ آریہ اپدیشک اپنے ساتھ ایک تصویر پنڈت شردھانند کی اپنے ہمراہ رکھتے ہیں یہ اوسوقت کا فوٹو ہے جبکہ مسلمانوں نے دلی کی جامع مسجد کے ممبر پر بٹھا کر پنڈت صاحب کا وعظ سنا تھا اس فوٹو کو پرچاری اپدیشک بھرت ملاپ کی منادی کرنے والے جاہل وبیخبر دیہاتی مسلمانوں کو دکھاتے ہیں اور پہلے اجنبی گورنمنٹ کا جبر وتشدد آئے دن مالگذاری بڑھانا نئے نئے ٹیکس لگانا کھاتی لوہار حلوائی سنار غرض معمولی دستکار پر بھی پروفیشنل ٹکس لگا دینا تمام نقد وجنس اپنی ولایت میں لے جانا اور ہندوستان میں محض کاغذ کے نوٹ چھوڑ دینے کا سحر آمیز طریقہ سے لکچر دیا جاتا ہے اور پھر سوراج کے لئے مہاتما گاندھی اور بڑے بڑے لیڈروں کی قربانی اور قید وبند کا تذکرہ کیا جاتا ہے پھر بیان کرتے ہیں کہ انگریزوں نے ہندوستان کے بے تاج بادشاہ ہندو مسلمانوں کے سردار مہاتما گاندھی جی کو قید

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کردیا لیکن مہاتما جی اپنے بعد اپنی جگہ سوامی شردھانند جی کو سردار بنا گئے ہیں اور بھرت کھنڈ کے سب ہندو مسلمانوں نے بھی اون کو اپنا لیڈر اور پیشوا بنا لیا ہے۔ چنانچہ شہر دہلی جو ہندوستان کی راج دھانی ہے اوسکی جامع مسجد کے ممبر پر بڑے بڑے مسلمانوں نے سوامی جی کو براجمان کرکے اون کا اپدیش سُنا ہے۔ یہ دیکھو اُسوقت کا فوٹو ہے۔ اب دیس سدھار کے لئے سوامی جی اس علاقہ میں بھی آنے والے ہیں تم اون کا درشن کرو اور اون کا حکم مانو اسی میں تمہارا کلیان ہوگا۔ گورنمنٹ کے بعض وظیفہ خوار تم کو سوامی جی کے خلاف اگر کچھ کہیں تو اونکی ہر گز نہ سنو۔ بھلا دلی کی جامع مسجد کا نقشہ، ممبر پر بیشمار مسلمانوں کے سامنے ایک ہندو سوامی کا فوٹو۔ اور بیخبر جاہل مسلمان ان مذکورہ بالا روایات کے بعد دیکھیں۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اون کے دلمیں شردھانند کی کیسی وقعت و عظمت ہو جاویگی۔ اسکے بعد کچھ روز اشتیاق بڑھاتے ہیں ع

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتش شوق تیز تر گردد

بالآخر پوری کچوری حلوے مانڈے کا بڑا بھاری سامان تیار ہوتا ہے قرب وجوار کے دیہات سے لوگ جوق جوق جمع ہوتے ہیں برہمچاریوں اور آریہ لکچراروں کا ہجوم اسلام کے خلاف زہر اگلنے والوں کی پُرزور تقریریں ہارمونیم وڈھولک کی نظر فریب گتوں پر بھجن منڈلی کے دل آزار اسلام پر حملے اور استقبالی کمیٹی کی تیاریاں ہوچکی ہیں تو وقت مقررہ پر ایک موٹر میں بڑے کروفر اور تزک و احتشام سے سوامی شردھانند تشریف لاتے ہیں اور بجائے اسکے کہ موجودہ نظام حکومت پر کوئی سیاسی نکتہ چینی کریں یا اپنے دھرم پر کوئی مذہبی اپدیش کریں وہ کھڑے ہوتے ہی سب سے پہلے سلاطین اسلام کی مفروضہ مظالم کا دفتر کھولتے ہیں اور غیور راجپوت ملکانوں کے بزرگوں کو بزور شمشیر مسلمان بنائے جانے اور اون کے بزرگوں کی توہین آمیز بزدلی کی داستان سنانے کے بعد پھر بھرت ملاپ کو واحد ذریعہ فلاح دارین اور حصول

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سوراج قرار دیتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی قرض ادا ہوتے ہیں۔ مندر و چاہات تعمیر کرانے کے وعدے ہوتے ہیں اور نقد و جنس کے مادی سبز باغ دکھائے جاتے ہیں ایسی صورت میں وہ ملکانے جو صحیح طور پر کلمہ شریف بھی نہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور نام کے بھی مسلمان نہ رہے ہوں کسطرح ان مہاشہ بہادروں کے پیچ سے چت پٹ نہ ہو جائیں اور اون کے دام تزویر سے نکل جائیں۔ وہ مسلمان ہیں اون کا نکاح ہوتا ہے وہ ختنہ کراتے ہیں مرنے کے بعد دفن کیے جاتے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان بیان کرتے ہیں مگر جاہل و بیخبر ہیں اسلئے مکاروں کے داؤ میں بہت جلد آجاتے ہیں

مہاتما لوگوں کی مذہبی جنگ کا دوسرا انداز

جبر و استبداد کی زندہ مثال

ضلع متھرا میں موضع نوگانوہ ایک ہندو ٹھاکر کی واحد ملکیت ہے باشندگان دیہہ ملکانے مسلمان راجپوت کاشتکار اراضی اور غیر لبسوہ دار ہیں جب شدھی کا چرچا ہوا تو یہاں ایک بڑا بھاری جلسہ مسلم راجپوتوں کا زیر صدارت سر رحیم بخش و باہتمام کنور عبدالوہاب خاں صاحب منعقد ہوا اطراف و جوانب و اضلاع پنجاب سے بھی سرآوردہ راجپوت اس گاؤں میں آکر شریک جلسہ ہوئے اور کئی ہزار مسلم راجپوت جمع ہو گئے غریب ملکانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں سے اس جلسہ میں عہد واثق کر لیا تھا کہ وہ دین حق پر قائم رہیں گے مگر تھوڑے عرصہ کے بعد ہی گاؤں کے ہندو مالک کی طرف سے جابرانہ کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ اور آریہ اپدیشک طمع زر کے سبز باغ دکھلاتے ہیں۔ قرض دینے اور تنخواہیں مقرر کرنے سے ۱۵۰ اشخاص مرتد ہو جاتے ہیں اور شدھی سے انکار کرنے والے لوگوں پر جبر ناجائز اور دباؤ ڈالا جاتا ہے کہیں مقدمے بنا کر خاص خاص آدمیوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور شدھی ہونے پر مجبور کیا جاتا ہے چنانچہ پانچ مسلمانوں پر محض شدھی سے انکار کرنے کی یاداشت میں مالک دیہہ کے کارندے نے درخت کاٹنے کا استغاثہ دائر کر دیا ہے اور مرتد شدہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ملکانوں کے معرفت بار بار کہلایا جاتا ہے کہ اگر تم بھی برادری میں ملجاؤ اور شدھی قبول
کرلو تو مقدمات واپس لے لئے جاویں گے ورنہ ایک ہی مقدمہ کیا دیکھئے کسقدر
سنگین مقدمات تمہارے خلاف دائر کئے جاویں گے مسلمانوں کے پانچ سربرآوردہ افراد
ملت محض شدھی سے انکار کرنے پر ان ظلم و ستم کا شکار بنائے جاتے اور ان پر درخت
کاٹنے کے الزام لگائے جاتے ہیں حالانکہ ہمیشہ سے مسلم و مرتد ہر ایک زمیندار آلات
کشاورزی کے لئے حسب الضرورت اپنی زیر کاشت اراضی سے لکڑی کاٹتے چلے آتے
ہیں اور یہ دستور ہمیشہ سے جاری ہے اب مسلمان محض ایک خدا کا نام لینے اور شدھی
سے انکار کرنے کی وجہ سے مورد الزام ٹھہرتے ہیں اور اون پر اللہ تعالی کی وسیع زمین
تنگ ہو رہی ہے - اس خوف و ہراس کی حالت میں غریب و جاہل ملکانے اکثر ہر وقت
ملاقات کہتے رہتے ہیں کہ یا تو وطن عزیز اور اس زمین کو چھوڑنا پڑیگا - ورنہ دین حق
چھوڑ کر مرتد ہونے کے سوا چارہ نہیں ہے یہ ہیں دھرماتما سورباؤں کے کارنامے جو شدھی
کو اپنا پیدائشی حق بیان کرتے رہتے ہیں - اور اسلام کی اشاعت بزور شمشیر بیان
کرتے رہتے ہیں -

آریوں کی مادی طاقت کا کارنامہ

موضع اودہری مقدم الذکر گاؤں سے تین میل ہے اس گاؤں میں ایک ذی اثر آدمی
مسمی روشن خان خواندہ اور سرغنہ تھا جس کو آریوں نے مبلغ چار ہزار روپیہ قرض دیکر
چند شرائط پر اقساط مقرر کرالی ہیں اور بخیال خود سخت پابندی و قیود عائد کی گئی ہیں
الغرض طالب زر روشن خان نے ظلمت کفر اختیار کرکے اپنا نام روشن سنگھ رکھوالیا
ہے مگر اپنے مآل کار سے خوفزدہ ہے اب اسقدر روپیہ کا ادا کرنا مشکل نظر آتا ہے -
اور اپنے خیالات و معاہدہ قرارداده کا ذکر اکثر اپنے بھائیوں سے کرتا رہتا ہے -
اب پچھتائے کیا ہوت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت - اوسکی زراعت ایمان تو آریہ
شام خیری چگ گئی اب دیکھئے چار سال کے بعد بھی وہ اوس جال سے رہائی پاتا ہے یا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہمیشہ کے لئے تو گمراہی میں گر جاتا ہے اب روشن مذکور اپنے مسلمان بھائیوں اور تبلیغی انجمنوں سے اپیل کرتا ہے کہ اگر اوس کا قرضہ دیگر آریوں کے پنجۂ فریب سے چھڑا دیں تو وہ تائب ہونے کو تیار ہے۔ افسوس ہے کہ اس بااثر آدمی کی وجہ سے بارہ تیرہ گھر مرتد ہو گئے ہیں اور باقی اشخاص پر بھی اسیطرح دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ یہ موضع متھرا کے ایک شخص کے پاس ۱۹ ہزار روپیہ میں رہن ہے اہل قریہ مستاجر مرتہن کے لگان اراضی سے بہت مفلوک الحال ہو گئے ہیں اور بارہا آریوں نے اون کو شدھی ہو جانے کے اقرار پر ۱۶ ہزار روپیہ زر رہن دیکر اون کا گاؤں فک الرہن کرانے کا وعدہ کیا اور نیز چوپال و چاہ پختہ تعمیر کرا دینے کا بھی لالچ دیا مگر بفضلہ تعالی اب تک ان چودہ گھروں کے سوا باقی گاؤں اسلام پر قایم ہے اور ارتداد سے محفوظ ہے۔ انجمن ہذا کا اس گاؤں میں ایک مدرسہ قایم ہو گیا ہے اور منشی نصیب خاں صاحب مدرس کی سعی مشکور ہوئی لیکن تعمیر مسجد کی بھی از حد ضرورت ہے جسکے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔

پختہ مسجد کی تعمیر زیر غور ہے انشاء اللہ تعالی جلد مسجد تعمیر کرا دی جاویگی۔ مدرسہ اور مسجد کے قایم ہو جانے پر اللہ تعالی اپنے نام کی تاثیر سے اون کو راہ راست پر قایم رکھیگا۔

آریوں کا مادی سبز باغ اور شدھی کا راز

لوگا نو دا اور ادھدی کے حالات جو قلمبند کئے گئے ہیں اس قسم کے بیشمار واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں مگر ہم ایک مثال موضع سکندرہ کے ملاحظہ ناظرین کے لئے درج کر دیتے ہیں جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ملکانوں کا ایمان کیسے سستے داموں خریدا جارہا ہے۔ سکندرہ آگرہ سے نزدیک ایک ریلوے اسٹیشن ہے اور شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ کے مدفن کی وجہ سے زیادہ مشہور ہے اکثر سیاح اس مغل اعظم کے عالیشان مقبرہ کو دیکھنے کے لئے دور دور سے آتے ہیں۔ اس گاؤں میں ملکانے آباد ہیں۔ تاج خاں نمبردار خواندہ اور سربرآوردہ آدمی ہے۔ برادران وطن نے ساٹھ ہی چار ہزار روپیہ تاج خاں کو دیکر اوسکا نام تیج سنگھ رکھدیا اوس سے اکثر ملنے کا اتفاق

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہوا ہے۔ وہ سب سے سلام مسنون میں سبقت کرتا ہے مصافحہ کے وقت درود شریف پڑھتا ہے اور تسبیح ہاتھ میں لے مسلمانوں سے ملتا ہے تو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں نماز قضا نہیں کرتا ہوں۔ یہ جنیو محض آریوں اور ہندو راجپوتوں کو خراب کرنے اور نیچا دکھانے کے لئے گلے میں ڈال لیا ہے جب ہندو راجپوت سب برادری ہی ہمارے ساتھ کھالیگی اُس وقت یہ جنیو بھی توڑ دوں گا۔ کوئی کام شرک و کفر کا نہیں کرتا ہوں اگر دل سے مرتد ہو جاتا تو باقی سارے گاؤں کو مرتد بنا لیتا مگر ایسا نہیں کروں گا یہاں ہم اوسکے ضمیر اور خیالات پر بحث نہیں کرتے ہم کو یہاں صرف یہ دکھانا ہے کہ شدھی کے ذرایع و وسایل کیا کیا ہیں اور آریہ بہادر کن کن ہتھیاروں کا استعمال کر رہے ہیں۔ تاج خاں نمبردار کی منافقانہ روش نہایت خطرناک ہے اور اوسکی طمع اور تلبیس سے آبادی پر بڑا اثر پڑتا ہے اور باقی ملکانوں کے مرتد ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

آریہ پارٹی کا چلتا جادو اور تحریک شدھی کا موہنیا

میدانِ ارتداد میں مذہبی میلوں تہواروں اور قومی جلسوں پر جہاں قدرتی طور پر لوگ جمع ہوتے ہیں یار لوگ بھی اپنی کنجری کھڑتال ہارمونیم اور ڈھولک لیکر پہونچ جاتے ہیں۔ چنانچہ موضع تراولی میں ہر سال ایک میلہ ہوتا ہے جو سوامی کے میلے کے نام سے مشہور عام ہے کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں یہ میلہ اپنی آپ ہی نظیر ہے لاکھوں راجپوت ہندو مسلمان مرد عورت علاقہ برج سے آکر جمع ہوجاتے ہیں سوامی باوا کے مندر سے نزدیک ہی ایک تالاب ہے اور مشہور ہے کہ اوسکے پانی سے غسل کر لیا جاوے تو ہر قسم کے جلدی عوارض دور ہو جاتے ہیں مندر کے اندر ایک بت رکھا ہوا ہے اور جاہل اوسکی پوجا کرتے ہیں اور سوامی باوا کی جے کے نعرے لگاتے رہتے ہیں۔

۲۱ نومبر ۲۳ء کو یہ میلہ بڑی دھوم دھام سے ہوا آریوں نے چار پانچ یوم پیشتر اوس گاؤں میں ڈیرہ جما دیا اور ڈھولک و ہارمونیم پر بھجن گانے لگے یہ بھجن بندگی اور عبادت سے مخصوص آریوں کا طرۂ امتیاز اور طریقہ خاص ہے کہ بھجن کے نام سے سلاطین

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اسلام پر ناپاک و شرمناک الزام لگائے گئے اور مسلمانوں کی دل آزاری کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا گیا۔ نفرت و حقارت کے جذبات بھڑکانے اور مسلم راجپوت ملکانوں کو جو چھوت چھات کے پابند اور رسوم جاہلیت میں گرفتار دین اسلام سے بیخبر ہیں۔ اصول اسلام سے منحرف کرکے ہندو برادری میں ملنے کا حربہ چلایا گیا۔ اون نو مسلم راجپوت قوم کو مسلمانوں کا باہم ملکر کھانا ایک دوسرے کا پس خوردہ پانی پی لینا چچا کے ہاں شادی کر لینا وغیرہ مراسم بیان کرکے اسلام سے نفرت دلائی گئی۔ خوش آواز لکچرار کا سازنگی کے ساتھ ایسے جاہل مجمع کو ورغلانا اور بہت صفر کو گرفتار بندگان سیم و زر جو پہلے اپنا ایمان چند کھوٹے داموں کو بیچ چکے ہیں اون کی برادانہ تائید و تحریک کر لیے اور نیم چڑھا کا مصداق ہو چند ضعیف الایمان مرتد ہوگئے اسلئے آریوں کو حوصلہ ہوگیا اونہوں نے اعلان کر دیا کہ مادشش تک جسقدر ملکانے شدہ ہو جائیں گے اون سب کے ساتھ تراولی کے سردار ٹھاکر ملکر کھان پان بیٹی روٹی ایک کریں گے مگر ۸ دسمبر کی پنچایت ناکام رہی ملکانے ہندو مرتدین کو اپنے ساتھ کھان پان بیٹی روٹی ایک کرنے کے لئے تیار نہوئے بلکہ ۱۷ دسمبر ۲۳ء کو ٹھاکر بیکم سنگھ نے بیالیس دیہات کے راجپوتوں کو جمع کرکے باتفاق پنچایت اون لوگوں کو ذات سے خارج کر دیا اور اون کا بھی حقہ پانی بند کر دیا گیا جنہوں نے مرتدین کو آریہ لوگوں کی کوشش سے حقہ پانی دیدیا تھا۔ اس پنچایت میں ہندو ملکانوں نے یہ تجویز بھی پاس کر دی کہ چونکہ آریہ لوگ مسلم راجپوتوں کو شدہ کرکے ہمارے ہندو بھائیوں کو اون کے ساتھ کھان پان کرنے کی کوشش کرتے ہیں اسلئے کوئی بھائی آریوں کے پاس نہ جائے اور اون سے کوئی تعلق نہ رکھے اب ہندو راجپوتوں نے ان ہندو بھائیوں کو بھی اپنی برادری سے خارج کر دیا جنہوں نے آریوں کے پھندے میں پھنس کر شدہ ہو جانے والے مرتدین کو حقہ پانی دیدیا تھا اسلئے یہ تعداد بھی آریہ پارٹی کے ساتھ سرگرم ارتداد ہوگئی تاکہ سب ملکانے آریہ ہو جاویں اور اسوقت زیادتی رائے کی وجہ سے ہماری کثرت ہو جائیگی خود بخود علاقہ ہارمونیم کی گتوں پر اپنا مذہب اور ایمان ہار رہا ہے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

آریہ کوتوال شہر

بڑے بڑے قصبوں میں چند آریہ مہاشے بازاروں اور دروازہ شہر پر گشت لگاتے ہیں گرد و نواح کے جاہل مسلمان جو سودا سلف لانے کے لئے شہر میں آتے ہیں اونکو اپنی رام کہانی سناتے اور بہکاتے رہتے ہیں اور بزعم خود خدائی کوتوال بنے پھرتے ہیں۔ غرض سرکاری ملازم دوکاندار اہلکار ڈاک ہرکارہ چٹھی رسان شہری دیہاتی اور کاروباری بازاری ہر ایک شخص اس خیال میں مست ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو ورغلائے اور اسلام کا ہندوستان سے نام ونشان مٹادے۔

ملکانوں کا افلاس اور اخلاقی حالت

جب سے فتنہ ارتداد کے انسداد کی غرض سے اسلامی جماعتیں اس علاقہ میں آئی ہیں عجیب کشمکش ہو رہی ہے ملکانوں پر افلاس و ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے نہ ان کو مذہب سے لگاؤ نہ روحانیت کی تلاش اپنی جہالت اور تنگدستی ضعف ایمانی اور بے سروسامانی کی وجہ سے ہر وقت پیسے کی جستجو لگی ہوئی ہے کبھی آریوں سے ملکر تاریخ شدھی مقرر کرالیتے ہیں اور کچھ دن حلوا پوری نقد و جنس کا سہارا لگ جاتا ہے پھر کسی اسلامی جماعت سے بات چیت شروع کرتے ہیں اور ادائے قرضہ اجرائے بنک کی شرائط پیش کرتے ہیں ان کی حالت ایسی قابل رحم ہوگئی ہے کہ برہنہ پا تنگدست اور مفلوک الحال ہیں مگر اب بھی معاد و معاش کی اصلاح اور روحانی تربیت کے اسباب تلاش کرنے کے بجائے بیکاری اور عارضی مالی اعانت پر تلے بیٹھے ہیں اور اس دوڑ دھوپ میں ایسی سرگرمی دکھاتے ہیں کہ مدرسہ کا قیام بھی جو محض اون کے دین و دنیا کے فائدہ کی غرض سے ضروری ہے بغیر لالچ اور مالی اعانت کے روا نہیں رکھتے شفا خانہ کا بار گران جو محض اون کی آسایش اور آرام کے لئے برداشت کیا گیا ہے جسمیں سند یافتہ ڈاکٹر صد ہا روپیہ کی ادویات

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور کافی عملہ مہیا کیا گیا ہے اور مفت علاج معالجہ کرنے کے لئے ہر وقت کھلا رہتا ہے
یہ ان لوگوں کو ایک آنکھ اچھا نہیں لگتا۔ بلکہ خواہشمند رہتے ہیں کہ ایسے رفاہ عامہ
کاموں کے قیام کے لئے بھی اون کو مالی امداد بہم پہونچائی جاوے یہ کچھ تو ان کی
مفلسی و تنگدستی اور مقروضی کے سبب سے ہے اور کچھ ان جماعتوں کا قصور ہے جو انکو
لالچ دے کر اصلاح کی بجائے ان کے اخلاق خراب کر رہے ہیں۔

بغلی گھونسا

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

آریہ سورماؤں کی کارستانی اور اون کے حربوں کا مختصر خاکہ مشتے نمونہ خروارے ھدیہ ناظرین کیا گیا مگر اون سے زیادہ آفت میدان ارتداد میں اس بغلی گھونسہ نے ڈھائی اور اسلام کا نام ونشان مٹانے میں یہ چودہویں صدی کا فتنہ آریوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہوا جسقدر انجمنیں اور جماعتیں حمایت اسلام کے لئے میدان میں نکلیں اونہوں نے بخیال خود کسی نہ کسی طریقہ سے صداقت اسلام کو ملکانوں کے سامنے پیش کرنے کی سعی کی مگر ایک گروہ جو پنڈت لیکھرام و پنڈت دیانند کی آنکھیں دیکھ چکا تھا اور بہت سے رزم بزم کے حربے اون لوگوں کیساتھ دار و گیر رہنے کی وجہ سے سیکھ چکا تھا ایک نئی آن بان سے میدان ارتداد میں آیا۔ وہ عیاری کا جواب مکاری اور دھوکہ کا جواب فریب سے دینے میں ید طولی رکھتا تھا اگر مجاہدین اسلام نے زہد و تقوی اور قوت برداشت صبر و استقلال سے قدم بڑھایا تو اس گروہ نے مادی طاقت کا دریا بہایا چنانچہ انجمن ہذا کی جماعت مجاہدین معہ امیر وفد حضرت مولانا امام الدین صاحب قبلہ رائے پوری عید الضحی کے روز تمام دن وعظ و تذکیر میں مصروف رہے اور مسافرت و بے سرو سامانی کی وجہ سے دن بھر اپنے کھانے پینے کا بندوبست نہ کرسکے اور مسلمانوں کا عام مجمع دیکھکر محض تبلیغ میں مصروف

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

رہے لیکن اوس زمانہ شناس گروہ کے اراکین نے اوسی گاؤں میں کئی بکرے ذبح کرائے
اور اہل قریہ کو گوشت تقسیم کر کے آریوں کی حلوا پوری کا جواب ترکی بہ ترکی دیدیا۔
ملکانے اپنا ہمدرد اور اسلامی گروہ سمجھکر اون کا وعظ سننے لگے اور اوس گروہ نے
کئی ہفتوں سچا بہی خواہ ظاہر کر کے اور حنفی مسلمان مولوی بن کر اون مسلم دیہات میں امامت
کی ہے اور لوگوں کو ماہوار مشاہرہ دے کر اپنا معتقد اور نمازی بنا لیا ہے لیکن ہمارے
افسوس کا ٹھکانا نہیں رہتا جب رسوخ اور اثر پیدا ہو جانے کے بعد سردار دو جہان سرتاج
مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت منوانے کے بجائے اون جاہل مسلمانوں سے مرزا
قادیانی کی نبوت تسلیم کرائی جاتی ہے اور ایسے تنخواہ دار نمازی اور وظیفہ خوار ملکانوں
کو حج کعبہ کرانے کے جگہ قادیان لیجایا جاتا ہے اور اس کامیابی کے غلغلوں سے
اخباری دنیا سر پہ اٹھائی جاتی ہے۔ اس مرزائی گروہ نے غریب مسلم ملکانوں کو
محض مادی طاقت سے صورت اسلام کی طرف مائل کیا اور حقیقی طور پر تبلیغ مرزائیت
کے فرائض ادا کرنے لگے۔ ان ملکانوں کی وہ مثال ہوئی کہ ایک بکری کا بچہ جنگل میں
اپنے ریوڑ سے جدا ہو گیا اور بھیڑیے نے اوسکو دبا لیا ٹھیک اسوقت جبکہ بھیڑیا
اوس غریب بچے کو ہضم کرنے کے لئے تیار تھا ایک شخص خضر صورت ہاتھ میں عصا
لئے ہوئے کہیں سے آنکلے اور اپنا عصا لیکر بھیڑیے پر حملہ آور ہوئے بھیڑیا خوفزدہ
ہو کر بھاگ گیا اور اوس شخص نے بکری کے بچے کو گود میں اٹھا لیا بچے نے انسان کی
اس شفقت ومحبت کا بزبان حال شکریہ ادا کیا اور دم ہلانے لگا گھر جا کر بڑے
میاں نے دانہ گھاس کھلایا اور ٹھنڈا پانی پلایا تو بچہ کے دم میں دم آیا جب شام
ہوئی تو چھری لیکر اوس بچہ کی گردن پر چڑھ بیٹھے تب اوس بکری کے بچے کی
آنکھ کھلی اور وہ حیران ہو کر بولا کہ افسوس جس کو بھیڑیے سے بچانے والا خضر صورت
انسان سمجھ لیا تھا وہ بجائے خود بھیڑیا نکلا۔

یہی حال یہاں دیکھا گیا آریوں سے تو ملکانے مغایرت مذہب کی وجہ سے کسی حد
تک مجتنب رہتے ہیں یا اپنی پنچایت کے حقہ پانی نہ دینے سے ڈرتے ہیں مگر جب

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

وہ مولوی کے ہاتھ پر توبہ کریں اور مسلمان بن جاویں تو اسمیں بہ ظاہر اون کو کوئی
امر مانع نہیں ہے لیکن دو چار ماہ بعد پھر اون کو پتہ چلتا ہے کہ پنجاب کے ایک
گاؤں میں مرزا غلام احمد قادیانی نبی کرشن کل کا اوتار مسیح موعود مہدی آخر الزمان
ہیں اب سوائے اسکے از این سو راندہ و از آن سو درماندہ بنے رہیں کوئی چارہ
کار نہیں ہے ۔

لوگانواں میں ہمارا شفاخانہ قائم تھا مگر مرزائیوں نے وہاں ڈیرہ جمالیا اور اپنے
طریقہ کار کے مطابق لوگوں کو تنخواہ و وظائف دیکر اپنی طرف مائل کرلیا ۔ باوجودیکہ
لائق و تجربہ کار سند یافتہ ڈاکٹر شیخ اللہ دتا صاحب انچارج شفاخانہ بڑے ساز و
سامان اور پورے سٹاف کیساتھ لوگانواں اور اسکے مضافات کا مفت علاج نہایت
شفقت اور اخلاق کریمانہ سے کرتے رہے ہیں مگر پھر بھی مرزائیوں نے ایسی بری
رسم مالی وظائف اور طمع زر کے ڈالدی ہے کہ وہ لوگ ہمیشہ ہر وقت وظائف کے
متوقع رہتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں کہ قادیانی تنخواہیں دیتے ہیں اسی طرح آپ بھی
تنخواہ مقرر کردیں ۔ اہل قریہ سے گفتگو آنے پر پتہ چلا ہے کہ مرزائی ملکانوں کو
روپیہ دیکر ہمارا مخالف بنا رہے ہیں اور شفاخانہ بند کرا کر اپنے زیر اثر تمام گاؤں
کو لے آنے کی کوشش ہو رہی ہے ۔

علاقہ بلول میں مرزائیوں کے اڈہ کا حشر اور انجمن خدام الصوفیہ کی خدمات

قصبہ بلول کے قریب موضع پاتلی بگے مسلمان راجپوتوں کا گاؤں ہے اور قاضی
صاحبان بلول کی آمد و رفت اور میل جول کی وجہ سے اس گاؤں کے آدمی نہایت
شائستہ سنجیدہ دار اور دیندار تھے نہ ارتداد کا اندیشہ تھا نہ کسی آریہ کا اس گاؤں میں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

گذر تھا بلکہ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ تبلیغی عقیدہ کے لحاظ سے یہ موضع تو قادیان و لاہور سے بدرجہا افضل اور جائے امن ہے جہاں آئے دن آریوں کی مخالفت اور مناظروں کے چیلنج ہوتے رہتے ہیں۔ نہیں معلوم مرزائی صاحبان قادیان و لاہور چھوڑ کر یہاں کس غرض سے تشریف لائے اگر انسداد ارتداد ہی اون کا مقصد ہوتا تو وہ اون دیہات میں جاتے جہاں آریہ غریب مسلمانوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ مگر نہیں وہاں تو جانے سے آریوں کا مقابلہ اور ہر طرح ایثار و قربانی کرنے کا فکر ہوتا دو سال تک ان بنے بنائے مسلمانان پاتلی کو مرتد بنانے کی فکر کرتے رہے ایک ولایت کا تربیت یافتہ معلم مقرر کیا اور اپنے جرائد و رسائل سے زہریلا پروپگنڈہ پھیلاتے رہے۔ ایک اخبار سے جسکا نام پیغام صلح ہے اعلان جنگ کیا گیا۔ تمام علمائے اسلام اور شاہ افغانستان کے خلاف مسلمانوں کو بھڑکانے اور اپنی مظلومیت کا راگ گانے کے علاوہ یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ مسلمان مولوی بنکر مسجد کی امامت کرکے اس گاؤں کے مسلمانوں کو جمہور اسلام سے جدا کر دیا اور اپنے عقائد فاسدہ کا پابند بنا لیا۔ یہی وہ مرزائیوں کے انسداد ارتداد کے دعوے ہیں جن کا شور تمام ہندوستان میں بذریعہ اخبارات مچایا جا رہا ہے۔

آخر دو سال کے بعد جب اپنا اثر جما لیا اور اپنے مشن کی تکمیل بزعم خود کر چکے تو مدرسہ کے طلبا کو حرف شناس اور اسلام فراموش بنا کر چلتے بنے دو ماہ تک گاؤں والے برابر درخواستیں بھیجتے رہے مگر اب طلبا کی دو سالہ محنت رائیگاں جائے تو انکی بلا سے اون کو اب مدرسہ جاری رکھنے کی کیا ضرورت تھی اسکے بجائے کسی دوسرے مسلمان گاؤں کو اپنے مرزا کی مرزائیت منوانے کے لئے سنبھال لیں گے یہاں کسی مبلغ و مدرس کو بھیجنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

مجبوراً منشی نور محمد خان صاحب رئیس پلول نے گاؤں کے حالت زار سے متاثر ہو کر بمشورہ اہل دیہہ ایک درخواست انجمن ہذا میں بھیجی اسلئے نیاز مند عبد المجید انسپکٹر مدارس کو موقعہ پر جا کر اپنے بھائیوں کی اصلاح کے لئے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

قیام مدرسہ کی تدابیر اختیار کرنی پڑیں اور چند مرتبہ کے وعظ و نصائح اور برادر طریقت منشی ذاکر علی صاحب مبلغ انجمن ہذا خلف الصدق حضرت شیخ طریقت حافظ انور علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اخلاص و محبت اور اسوۂ حسنہ کا یہ اثر ہوا کہ دو سال میں جو زہر ہلاہل گاؤں والوں کے قلوب میں سرایت کر چکا تھا وہ صرف دو ماہ میں زایل ہو گیا اور بالآخر گاؤں والوں کی درخواست پر حضرت قبلہ و کعبہ مولانا مولوی حاجی محمد حسین صاحب بی۔ اے مدظلہ العالی معہ ارکان وفد ارماج کو باتلی والوں کی درخواست پر تشریف لے گئے۔ نیاز مند عبد المجید انسپکٹر مدارس اور مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی مولوی مہر الدین صاحب کشمیری مولانا عالمگیر خان صاحب وغیرہ اراکین انجمن بھی ہمرکاب سعادت حضرت ممدوح الشان حاضر تھے۔ رات کو وعظ کی مجلس منعقد ہوئی۔ حضرت قبلہ مولانا صاحب ممدوح نے اپنے خاص دلکش روحانی تصرف سے محبت و صداقت پر ایسے معارف و حقائق بیان فرمائے کہ حاضرین کے جملہ شکوک و اوہام رفع ہو گئے اور دلوں میں ایمان کا دریا جوش مارنے لگا رات کو ہی بہت سے آدمی تائب ہو کر حضرت ممدوح الشان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ عجیب واردات و جذبات گریہ و زاری ذوق و حلاوت کے روح پرور نظارے پیش نظر تھے گویا ایک رحمت الٰہی کا دریا دلوں میں جوش مار رہا تھا اور آنکھوں کے دو پرنالوں سے جاری ہو رہا تھا کل تک جو حضرات سلسلہ بیعت کو غیر ضروری اور صوفیائے کرام کے تصرفات کو داستان پارینہ سمجھ کر فلاح و نجات محض مرزا غلام احمد کی تعریف کے گیت گانے میں سمجھ رہے تھے آج الحمد للہ حقیقی روحانیت سے مستفیض ہو کر حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب علی پوری روحی فداہ کے دامن پاک کو وسیلہ نجات مان رہے ہیں۔ میرے قابل برادر طریقت منشی نور محمد خان صاحب جناب نے چند قصائد اردو و پنجابی زبان میں لکھکر پیش کئے جو بھائی عبد الحمید صاحب نے پڑھ کر سنائے حضرت شاہ صاحب قبلہ کی شان میں نہایت درد بھرے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے اس موضع کو دوبارہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہدایت بخشی اور مسلمانوں کی یہ بستی مرزائیت کے زہریلے اثر سے بہت جلد پاک ہوگئی برادرم منشی ذاکر علی صاحب کے اسوۂ حسنہ و اخویم منشی نور محمد خاں صاحب نور کی مساعی جمیلہ قابل تحسین ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آمین

موضع بڈراؤں میں مرزائیوں کی ستم ظریفی اور آخری شکست

قصبہ پلول سے جانب شرق موضع بڈراؤں تمگہ مسلمانوں کی بستی ہے۔ مرزائیوں کے مبلغین نے اہل دیہہ سے ساز باز کرکے ہماری مدرسہ کو توڑنے اور ہماری مدرس کو نکلوا دینے کی بہت کوشش کی اور گاؤں والوں کو اس امر پہ آمادہ کرلیا کہ دونوں جماعت کے مولوی اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کا خیر خواہ ظاہر کرتے ہیں مگر اعتقاد میں دونوں کے فرق ہے اسلئے مناظرہ کرایا جاوے جو فریق غالب رہی اوسکا مدرسہ رکھا جاوے اور دوسرے فریق کو نکالدیا جاوے اس تجویز پر مرزائی مبلغین نے انجمن ہذا کے مدرس سے ایک تحریر بھی لے لی کہ ۱۰ تاریخ تک کوئی مناظر نہ آیا تو مبلغ ما گر روپیہ ہرجانہ کے ادا کردے جائیں گے اور خود مرزائی مبلغ نے اس قسم کی تحریر لکھکر دیدی۔

جمعہ کے روز جامع مسجد پلول میں مناظرہ کے لئے فریقین جمع ہوگئے۔ حاضرین سے مسجد بھری ہوئی تھی مرزائیوں کے مناظر جلسہ میں آئے مگر معافی مانگ کر اور زر ہرجانہ جسکی دستاویز لکھکر دی گئی تھی معاف کراکر بکمال خفت و بدنامی سے فرار ہوگئے کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ اسلامی جماعتوں سے تصادم کرنا اور بنے بنائے مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسا کر مرزا غلام احمد کا پیرو بنانا اسلام میں رخنہ ڈالنا کیا یہی انسداد ارتداد ہے اگر اون کو میدان ارتداد میں مسلمانوں کے دوش بدوش آریوں اور مرتد ملکانوں کی اصلاح میں سرگرمی کی توفیق نہیں ہے تو

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مسلمانوں میں تو تفرقہ اور فتنہ و فساد نہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اب بڑراؤں میں ہمارا مدرسہ نہایت شاندار کامیابی کیساتھ جاری ہے اور مولوی عالمگیر خاں کے محنت و سعی اور اخلاق حسنہ سے طلبا ایسے متاثر ہو گئے کہ پچھلی ہولی کے موقعہ پر جب بچوں کے والدین نے ہندو تہوار منانے کے لئے قدیم مراسم و عادت سے ہندوستان کی طرح کھانا تیار کرنے کا ارادہ کیا تو بچوں نے روزہ رکھنے کا اعلان کر دیا اور مجبوراً ماں باپ کو بھی ہندو تہوار منانے کی جرأت نہ ہوئی اب جدید زیر تعمیر پختہ مسجد میں نماز باجماعت پڑھتے ہیں اور چھوٹے بڑے سب اسلامی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ اچھے ہندو۔ برہمن افراد بھی مشرف باسلام ہو گئے ہیں۔

موضع گھوسیہ ضلع ایٹہ میں مرزائیوں کی جدوجہد کا حشر

مرزائی مبلغ عبدالخالق وغیرہ ڈیڑھ سال تک ضلع ایٹہ میں اپنے عقائد باطلہ کی اشاعت کرتے رہے اور چند آدمیوں کو وظیفہ خوار بنا کر قادیان لے گئے جب بزعم خود اپنے مشن کی تکمیل کر چکے تو ایک ملکانے مسمی نصیر خاں کو تنخواہ دار مبلغ بنا کر اوس علاقہ میں چھوڑ دیا۔ قادیان کی ایک سالہ تعلیم اور وظیفہ خواری کے اثر سے اب وہ بنے بنائے مسلمانوں کو مرتد کرنے کی فکر میں مستغرق ہے۔ اور جو تحریک اب تک مرزائیوں کی طرف سے جاری تھی اور مدرسین و مبلغین کا بار گران برداشت کرنا پڑتا تھا اوس سے سبکدوشی حاصل ہو گئی مرزائیوں کی اس پہلو تہی اور تخفیف مدارس سے ملکانوں کو ہوش آگئی اور وہ پریشان ہوئے اسلئے اپنی دوامی اور مستقل اصلاح کیلئے دوسری اسلامی جماعتوں کی طرف رجوع کرنی پڑی چنانچہ گھوسیہ والوں کی درخواست پر وہاں بھی ایک مدرسہ انجمن ہذا کی طرف سے جاری کر دیا گیا ہے اور الحمدللہ کہ آریہ و مرزائی ارتداد کا بخوبی انسداد ہو گیا ہے یہ مختصر سی سرگذشت مشتے نمونہ از خروارے اسلئے بغلی گھونسہ کی قلمبند کیگئی ہے تاکہ پبلک پر مرزائیوں کی کارگذاری ظاہر ہو جاوے۔

تدابیر انسداد ارتداد

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

شعبۂ تعلیم کے جو مدارس قائم ہو گئے ہیں انکی وجہ سے باشندگان علاقہ نماز روزہ کے پابند ہو جاتے ہیں اور مدرسین اپنے طلبار کے تربیت تہذیب اخلاق اور تعلیم دینیات کا پورا لحاظ رکھتے ہیں اسلئے ان اسلامی قلعوں کے استحکام اور شبانہ روز کی درسی مشاغل کو دیکھکر اعدا کے قدم اکھڑ گئے ہیں اب بفضلہ تعالیٰ وہ علاقہ جہاں مدارس قائم ہیں اغیار اشرار کے دست برد سے محفوظ ہو گیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آئندہ نسلیں ہمیشہ کے لئے تعلیم و تربیت دینی کی وجہ سے محفوظ و مصئون ہو جائینگی اسکے علاوہ مختلف علاقہ جات ارتداد میں اراکین انجمن دورہ فرماکر اپنے مواعظ حسنہ اور فیوضات روحانی سے لوگوں کو مستفیض فرماتے رہتے ہیں ان حضرات کی توجہ باطنی مواعظ ظاہری اور تصرفات روحانی سے بڑا اثر ہو رہا ہے۔ جو ملکانے مسلمانوں کے ہاتھ کا کھانا گوارا نہ کرتے تھے آج وہ راسخ العقیدت مسلمان بن گئے ہیں اضلاع ایٹہ و آگرہ میں پانسو سے زیادہ آدمی داخل سلسلہ عالیہ ہو گئے ہیں اور یہ اشاعت ہمیشہ سے صوفیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے پاکیزہ گروہ کی طرف سے ہوتی رہی ہے اور فی الحقیقت اصلی تبلیغ و اشاعت بھی یہی ہے۔ وعظ و نصائح کی تو ایسی مثال ہے جیسے خار دار جھاڑیوں کے کسی جنگل میں کوئی باغبان رنگ برنگ کے اور قسم قسم کے خوشبودار پھول پتیوں کے گلدستہ لگا دیوے بیشک جبتک وہ پھول خشک ہوکر گر نہ جاویں گے تب تک وہ جنگل مہک جاویگا۔ اور عارضی طور پر خارستاں سے گلستان بن جائیگا مگر جب دو چار روز کے بعد وہ پھول مرجھا جائیں گے تو پھر وہ ہی خار دار جھاڑیاں آنے جانے والوں کے کپڑے پھاڑنے کے لئے باقی رہ جائینگی۔ انسانی طبائع کا بھی یہی حال ہے ان کو وعظ و نصائح سے متاثر کر سکتے ہیں مگر کچھ عرصہ کے بعد پھر انسانی طبیعت اپنی جبلی کجی اور گمراہی کیطرف مائل ہو جاتی ہے اسکا علاج یہ ہے کہ لائق باغبان جس طرح خارستان میں خوشبودار پودوں کا بیج اور شاخیں جھاڑیوں کی جڑ میں لگا دیتا ہے اور اوسکی آبیاری رحمت باری سے ہو جاتی ہے تو وہ شاخیں ہری ہو کر اونمیں پھول لگنے لگتے ہیں اور پھر پھول

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مرجھا جائینگے تو روز تازہ بہ تازہ نکلتے اور ایک عالم کو معطر کرتے رہیں گے۔ بس اسی طرح مشائخ طریقت زبانی وعظ و نصائح اور اتمام حجت کے علاوہ ملکانوں اور جاہل مسلمانوں کے قلوب کی جھاڑیوں میں ذکر الٰہی کی شلغم لگاتے ہیں اور وہ شاخ جڑ پکڑ کر مستحکم ہو جاتی ہے بمصداق

کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء۔ پھر اس کلمہ طیبہ کی جڑ انسان کے قلب میں قائم ہو جاتی ہے اور الحمد للہ کہ اب اسی طریقت حسنہ سے اس علاقہ میں سینکڑوں آدمی تہجد گذار سحر خیز ذکر الٰہی کرنے والے داخل سلسلہ عالیہ نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ روز افزوں ترقی عطا فرماوے۔

آریوں کی شدھی سبھائیں اور ہماری انسدادی تدابیر

آریہ سماج قصبہ بہادر گڑھ کی ناکامیابی

آریوں کی ایک پنچایت وسط ماہ فروری میں بمقام بہادر گڑھ منعقد ہوئی اوسمیں انجمن ہذا کی طرف سے نیاز مند عبد المجید قصوری انسپکٹر مدارس موقعہ پر پہونچ گیا اور منشی محمد یوسف خاں صاحب رئیس بہادر گڑھ نے پہلے سے ہی قصوری کے آمد کا اعلان شہر و دیہات ملحقہ میں کرا دیا تھا جھنڈیوں اور رنگ برنگ کے چیرں سے شاہی مسجد سرائے والی کو آراستہ کیا گیا تھا جس سے آنے جانے والوں کی توجہ پہلے خانہ خدا کی طرف ہو جاتی ہے اور آریوں کے جلسہ واقعہ منڈی بہادر گڑھ کے بجائے عام طور پر لوگ مسجد میں جمع ہوتے رہے پہلے روز پیرزادہ مولوی بشارت علی صاحب نے وعظ فرمایا اور دوسرے روز عصر سے مغرب تک قصوری کی تقریر ہوتی رہی الحمد للہ کہ ہمارے اراکین کی سعی مشکور ہوئے اور قصبہ بہادر گڑھ سے یا دیہات ملحقہ سے کوئی آدمی آریوں کے جلسہ میں شریک ہی نہیں ہوا وہ بہادر بھائی شدھی جو ستم کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے اپنی کساد بازاری اور مسلمانوں کی عدم شرکت سے ایسے منفعل ہوئے ہیں کہ اب شاید جلسہ کا شوق بہت دنوں تک پیدا نہ ہوگا۔ اب

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

قرب و جوار کے مسلمان جاٹوں کی حفاظت کے لئے موضع پڑبالہ متصل منڈی مذکور میں ایک مدرسہ قائم کردیا گیا ہے۔

پنچایت سوامی کلاں پر انسدادی تدابیر

۲۸ فروری ۱۹۲۴ء کو موضع سوامی کا علاقہ پلول میں ایک قومی پنچایت مسلم راجپوتوں کی منعقد ہوئی آریہ اپدیشک بھی جمع ہوئے ناظم صاحب جمعیۃ العلماء علاقہ پلول کی اطلاع دینے اور رجوع کرنے پر ہمارے قائمقام انسپکٹر مدارس مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی موقعہ پر پہونچ گئے اگرچہ قومی گفت وشنید کی وجہ سے وعظ ونصائح کا کوئی باقاعدہ جلسہ نہ ہوا لیکن اندرونی طور پر ضبط ونگرانی کی گئی اور الحمد للہ کہ باتفاق پنچایت آئندہ کے لئے یہ امر طے ہو گیا کہ کوئی مسلم راجپوت اس برادری کا مرتد نہ ہوگا۔

نگلہ امرسنگھ میں ارتداد کا انسداد

وسط مارچ میں آریوں نے امرسنگھ کے نگلہ کی تاریخ شدھی مقرر کر رکھی تھی جمعیت تبلیغ کی دعوت پر قائم مقام انسپکٹر مدارس انجمن ہذا مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی ومنشی امیر حسین منشی بشیر احمد اور چودھری ہوبرے خاں صاحب اراکین موقعہ پر ۱۶ مارچ کو پہونچ گئے جن چند اشخاص کو آریوں سے پختہ قرارداد کرکے بہ بندوطمع دیدہ ہوشمند کی شہادت دینی تھی وہ مرتد بھی ہو گئے مگر ہمارے مبلغین نے آریوں کو چیلنج مناظرہ دیدیا تھا جس سے انہوں نے انکار کردیا اور اس وجہ سے بہت سے آدمی انکی کمزوری دیکھکر منحرف ہو گئے اور بہت کچھ ارتداد کا سدباب ہو گیا۔

دھاؤں صوبہ دہلی کی عظیم الشان پنچایت میں آریوں کو عظیم الشان شکست

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اخیر ماہ ستمبر ۲۳ء میں ایک بھاری پنچایت صوبہ دلی میں ہوئی پنڈت شردھانند اور بہت سے آریہ لکچرار جمع تھے تین سو ساٹھ مواضعات قوم جاٹ کے قائمقام قصبہ نجف گڈھ کے نزدیک موضع وجاپاؤں میں اکٹھے ہوئے اور مادی وقوی دباؤ سے مسلمان جاٹوں کے دو دیہات روشن پورہ اور دین پورہ کو مرتد کر لینے پر بڑا زور دیا گیا - دل آزار تقریریں ہوئیں رکیک الزام لگائے گئے اکابر اسلام اور بزرگان ملت سلاطین مغلیہ کی شان میں گستاخیاں کرکے دل کے پھپھولے پھوڑے گئے سلطان محمود غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کے حملوں اور مال غنیمت و بت شکنی وغیرہ کی تاریخی واقعات کو تعصب کے حاشیہ چڑھا کر اسلام کے اصول جہاد کو خونریزی اور غارت گری ثابت کرنے کی سعی بے سود کی گئی ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح مبارک کو سخت توہین آمیز اور دل آزار پیرایہ سے بیان کرکے نفرت وحقارت پھیلانے کی کوشش کی گئی - جاٹوں کی مہمانداری کے لئے بڑے وسیع پیمانہ سے سامان فراہم کیا گیا تھا اور سرکاری انتظام پولیس و محکمہ سی آئی ڈی بھی کافی تھا - انجمن ہذا کی طرف سے انسپکٹر مدارس نیاز مند عبد المجید قصوری کو بھیجا گیا - نیاز مند نے مواضعات روشن پورہ و دین پورہ میں پہنچکر وعظ ونصائح کی مجالس منعقد کی اور پھر ایک عام جلسہ موضع روشن پورہ میں منعقد کیا گیا جسمیں باحمیت مسلمانان نجف گڈھ نے سامان میز کرسی دری فرش وغیرہ مہیا کرنے اور جلسہ کی رونق بڑھانے میں بڑی دلچسپی سے کام کیا پولیس کی طرف سے بھی ایک عہدہ دار معہ دو کانسٹبلوں کے موجود تھا اور ہمارے انسپکٹر کی تقریر کے نوٹ قلمبند کر رہا تھا - چونکہ شردھانند اور اوسکے ہمراہی لکچرار اپنے جلسہ میں نہایت دل آزار اور رکیک الزام آفتاب اسلام پر لگا رہے تھے اسلئے ہمارے انسپکٹر مدارس کی توجہ نہ صرف مسلمانوں کو اوسکے جلسہ میں جانے سے روکنے پر مبذول رہی بلکہ ضرورت اس امر کی لاحق ہوئی کہ جملہ اعتراضات کا جواب تحقیقی والزامی اپنے جلسہ میں دیدیا جاوے اور نیز عوام پر جسمیں ہندو بھی شریک تھے ظاہر کر دیا جاوے کہ ہم حقانیت اسلام آشکارا کرنے کے علاوہ وہ کمی بھی پوری

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کر دیتے ہیں جو شردھانند جی اپنے جلسہ میں باقی رکھتے ہیں اون کو چاہیے تہا کہ اکابر اسلام کی شان میں دریدہ دہنی سے گستاخیاں کرنے کے بجائے اپنے دہرم کی حقیقت اور اصول بیان کرتے چونکہ اونہوں نے ایسا نہیں کیا اسلیے ہم اس کمی کو پورا کر لیتے ہیں پس انسپکٹر مدارس نے ویدکی شرتیوں اور دہرم شاستر کے حوالوں سے ہندو مت کے اصول بیان کیے اور آریہ سماج کے شرمناک و حیا سوز مسئلہ نیوگ پر بہی متانت و سنجیدگی سے روشنی ڈالی گئی الحمد للہ کہ نہایت خوشگوار نتائج برآمد ہوئے کوئی مسلمان دونوں دیہات روشن پورہ اور دین پورہ سے باوجود اقرار ارتداد کے بہی مرتد نہیں ہوا۔ فوجدار خاں زمیندار موضع روشن پورہ آبدیدہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور اوس نے باواز بلند عہد کیا کہ میرے گاؤں میں کوئی آریہ آئندہ آکر فتنہ اندازی نہیں کر سکیگا اور انشاء اللہ میرے گاؤں کا کوئی آدمی ان کے جلسہ میں شامل بہی نہیں ہوگا ایک یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تقریر سے مسلمانوں میں نہایت جوش اور حمیت پیدا ہو گئی تہی چنانچہ پولیس کا ایک ہندو عہدیدار جلسہ سے ذرا فاصلہ پر چارپائی پر بیٹہا ہوا نوٹ لکہ رہا تہا۔ قصبہ نجف گڈھ کے ایک نوجوان سید کہڑے ہو گئے اور اُسکو باواز بلند ڈانٹا کہ آپ یا تو یہاں آکر فرش پر بیٹھ جائیں ورنہ چارپائی سے نیچے اُتر جائیں ہمارے مذہب کی توہین ہے کہ تم چارپائی پر بیٹہے ہو درانحالیکہ ہمارے واعظ بیان کر رہے ہیں وہ اس بات کو سنکر منبر کے نزدیک فرش پر آکر بیٹھ گیا اور بعد خاتمہ تقریر اوس نے تنہائی میں آکر منو سمرتی کے حوالہ کا اعادہ کرانا چاہا جو اوسکو لکہا دیا اظہار شکریہ سالوسی کے بعد چلا گیا۔ موضع دین پورہ کے نمبردار مسمی جہنڈو جو ہندوؤں سے کچہ روپیہ لے چکا تہا اون کے جلسہ میں گیا مگر مسلمانوں کی پنچایت کے متنبہ کرنے سے وہ بہی ارتداد سے بفضلہ تعالی محفوظ رہا۔ وہ حسب قرارداد جلسہ میں گیا۔ اور شردھانند کے پاس پنڈال پر بیٹہا مگر اپنے ارتداد کو کسی دوسرے موقعہ پر ملتوی کر کے چلا آیا اس ناکامی سے دچاؤں کے ہندو وجاٹوں نے رنجیدہ ہو کر باہر کے آنے والے مہمانوں کی بہی مدارات نہیں کی اور لوگ جلسہ کے آخری روز میں بددلی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

پروگرام قیام نہ کر سکے اور جلسہ ایک روز پہلے سے ہی بند کر دیا گیا۔ چونکہ آیندہ بھی آریوں کی ایسی پنچایتی کارروائیوں کا احتمال تھا اسلئے انجمن ہذا نے ایک مدرسہ موضع روشن پورہ میں قایم کر دیا ہے اور الحمد للہ کہ چھبیس ۲۶ طلبا تعلیم پاتے ہیں اور یہ بفضلہ تعالیٰ آیندہ کے لئے ارتداد کا انسداد ہو گیا ہے۔

احمد آباد میں آریوں کی ناکامی اور اسلام کی فتح

۱۲؍ لغایتہ ۱۴؍ جنوری سنہ ۲۶ء آریوں نے ایک بڑا شاندار جلسہ احمد آباد میں منعقد کیا جسمیں پنجاب راجپوتانہ صوبجات متحدہ و صوبہ متوسط سے بڑے بڑے مشہور پنڈت لکچرار جمع ہوئے انجمن ہذا کی طرف سے حضور قبلہ عالم روحی فداہ کے خلیفہ مجاز اور عاشق صادق حضرت مولانا محمد خوب صاحب انسدادی تدابیر پر مامور ہوئے آریوں کے مقابلہ پر ایک اسلامی جلسہ قرار پایا اور رات کو اون تمام تقریروں کی تردید کی جاتی تھی جو آریہ لکچرار دن میں بیان کرتے تھے جب مسلمان جلسہ میں شریک ہونے سے باز آئے تو آریوں نے مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ مسلمانوں نے منظور کر لیا اور مولانا مولوی محمد خوب صاحب مولانا مولوی تاج محمد صاحب و مولانا عبد الرؤف صاحب سکریٹری انجمن ضیاء الاسلام بمبئی و حکیم سالم صاحب واعظ اسلام تشریف لے گئے اول تو ان غازیان اسلام کو دیکھکر یہ عذر ہی سے کام لیا گیا کہ صدر جلسہ کسی وجہ سے شریک نہیں ہوئے اسلئے مناظرہ نہیں ہو سکتا مگر اسطرف سے مطالبہ پر مطالبہ ہوتا رہا تو آریوں نے ایک شخص کو صدر بنا کر مناظرہ شروع کیا قدامت مادہ پر پنڈت سروانند نے تقریر کی لیکن اسلامی مناظر نے وہ دھجیاں بکھیریں کہ اوسان خطا ہو گئے اور ایک جواب بن نہ پڑا حاضرین پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔ دوسرے روز مسلمانوں کے جلسہ میں اون کو مناظرہ کے لئے دعوت دی گئی ایک آریہ مناظرہ کے لئے آیا ہزارہا مسلمان جمع تھے آریہ مناظر قاصر و لاجواب ہو کر چلا گیا اور جلسہ بڑی کامیابی سے انجام پذیر ہوا آئندہ سیلاب ارتداد کو روکنے کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

لئے علاقہ بروڈوہ کے موضع میر پور میں انجمن ہذا کی جانب سے ایک مدرسہ قائم کیا گیا جسکا خرچ شاخ انجمن خدام الصوفیہ احمد آباد ادا کریگی اسوقت ۴۵ طلبا تعلیم پا رہے ہیں مولوی انور میاں صاحب معلم کی سرگرم خدمات قابل تعریف و تحسین ہیں۔

موضع بروڑا میں شدھی کا انسداد

ہمارے گشتی مبلغ خانصاحب مقصود علیخاں راجپوت ساکن ضلع رہتک شفاخانہ لوکاٹواں سے موضع بروڑا پہونچے وہاں انہوں نے دیکھا کہ کچھ ملکانے جمع ہیں اور شدھی کی تیاری ہو رہی ہے مبلغ مذکور نے اپنی ہم قوم ملکانوں کی جماعت سے کہا کہ بھائیو ہم بھی مسلمان راجپوت ہیں علم وایمان کی دولت سے مالامال ہیں اور ہم تو ان آریہ لوگوں کو چماروں اور چوہڑوں سے بھی بدتر سمجھتے ہیں وہ کمین لوگ بھی غیرت وحمیت رکھتے ہیں۔لیکن افسوس ہے ان آریہ مہاشوں پر کہ ان کا نہ کوئی مذہب ہے نہ دین ہے یہ سیاست میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ اپنی تعداد بڑھانے کے لئے نہ صرف دوسری قوموں کو اپنے رسم ورواج کے خلاف اغندہ کرنے میں اندھے ہو رہے ہیں بلکہ اپنی عورتوں کو خاوند کے زندہ ہوتے ہوئے بھی دس دس غیر مردوں سے بچے لینے کی اجازت دیتے ہیں اور ایسی حیا سوز رسم نیوگ کے ہوتے ہوئے تم غیور راجپوتوں کو مرتد کرنے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ اس تقریر سے آریہ لوگ اٹھکر چلے گئے اور بفضلہ تعالیٰ ۲۲ مرد وعورت مرتد ہونے سے بچ گئے۔

علاقہ ایٹہ میں شدھی رک گئی اور ایک ہندو خاندان مشرف باسلام ہو گیا

قصبہ علی گنج میں ایک عورت جو کبھی قوم سے برہمن تھی اور مسلمان ہو کر ایک پٹھان کے نکاح میں آ گئی تھی معہ اپنی دو نوجوان لڑکیوں اور ایک لڑکے کے اپنے خاوند کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مرنے پر ہندوؤں کے محلہ میں آرہی۔ ابنائے وطن کی متفقہ جد وجہد اور ایک آریہ چلتی رقم کی عنایت سے وہ عورت معہ اپنے بچوں کے مرتد ہو جانے پر آمادہ ہوگئی سامان اشدھی مہیا ہو گیا جب اس اشدھی کا چرچا ہوا تو مولانا امام الدین صاحب قبلہ نے موقعہ پر پہنچکر السدادی تدابیر فرمائیں الحمد اللہ کہ اوس عورت کو معہ بچوں کے آریوں کے پنجہ سے نکالا گیا اور سمجھا کر ارتداد کی بلائے عظیم سے بچالیا اور وہ سب مشرف باسلام ہوگئے ہیں۔

موضع راجورہ میں شدھی کی روک تھام

موضع راجورہ میں شدھی کی تاریخ مقرر ہو چکی اور آریوں نے باوجود ناکامی کے پے درپے تین مرتبہ یورش کی بڑے زور شور سے اشدھی کی تجاویز پر عملدرآمد کرنے کا عزم بالجزم کر لیا مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مولانا امام الدین صاحب قبلہ کی قلبی اور ظاہری سرگرمی سے سب تجاویز درہم برہم ہوگئیں اور کوئی ملکانہ مرتد نہیں ہوا۔

سورج پورہ کے میلہ پر ملکانوں کی روک تھام

سورج پورہ کے میلہ پر نوین تاریخ کو قوم ملکانہ کی مرد عورت شامل ہوتے ہیں موضع ترسین میں جمع ہو کر مشورہ کیا گیا اور دیہات متعلقہ کے آدمیوں کو میلہ میں جانے سے روک دیا گیا۔ اب ملکانوں کو اہل ہنود کی رسومات اور میلہ جات کی بدعات سے نفرت ہوگئی ہے۔

ضلع فرخ آباد میں انسداد ارتداد

انجمن خدام الصوفیہ کا گشتی وفد بہ سرکردگی مولوی حافظ عبد الحمید خان صاحب فرخ آباد پہونچا تو معلوم ہوا کہ فرخ آباد کے مضافات میں کثیر التعداد آریہ اور رنگ زیب

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور محمود غزنوی غازی کے مفروضہ مظالم سنا سنا کر مسلمانوں کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات بھڑکانے اور ملکانوں کے بہکانے میں مصروف ہیں۔ الحمد للہ کہ موا ضعات ہاتھی پورہ وا میٹھی وغیرہ میں ہماری تبلیغ کا اچھا اثر ہوا اور آریہ مفسد ناکام چلے گئے لوگوں نے ارتداد سے بچنے کا حلف اٹھایا۔

موضع ترونی میں ۲۴ دیہات کے ٹھاکروں کی زبردست پنچایت اور انجمن خدام الصوفیہ کی کامیاب انسدادی تدابیر

ڈاکٹر اللہ دتا صاحب کنجاہی معہ رفقائے وفد اور اپنے زیر اثر ملکانوں کے ترونی کی پنچایت میں تشریف لے گئے تقریباً چار ہزار آدمیوں کا مجمع تھا سوال زیر بحث یہ تھا کہ سوامی کے میلہ میں جو لوگ شدہ ہو گئے ہیں اون کے ساتھ بعض سرگرم آریہ ٹھاکروں کنہیا وغیرہ نے حقہ پی لیا ہے اور آریہ ان دیہات میں فساد مچا رہے ہیں اس کے متعلق بند و بست کیا جاوے ہمارے اراکین اور بعض سربرآوردہ ملکانوں کی سعی سے بالآخر یہ تجویز پاس ہوئی جن ہندو ٹھاکروں نے مرتدین کے ساتھ حقہ پی لیا وہ برادری سے خارج کئے جاویں اور آئندہ ان ۲۴ دیہات میں کوئی آریہ مفسد نہ آنے پائے پنچایت میں مسمی شام لال کارندہ جو ترونی میں رہتا ہے آریہ تھا اسلئے پنچایت سے نکالدیا گیا اور آئندہ کے لئے ارتداد کا بخوبی انسداد ہو گیا۔ نہایت شاندار فتح ہوئی۔

موضع گورگانواں میں شدھی کا طوفان اور آریوں کی ناکامی

موضع جہانسہ تحصیل بلب گڈھ میں ذیلدار بلول کی سعی سے پنچایت کی گئی مگر آریوں کو ناکامی رہی۔ ہماری انسدادی تدابیر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئیں کوئی شخص مرتد نہیں ہوا۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ضلع بلند شہر میں شدھی کا انسداد

موضع بھالی پورہ جو جمنا کے کنارہ ہے وہاں آریوں نے پنچایت منعقد کی الحمد للہ کہ ہماری سعی مشکور ہوئی اور کوئی مرتد نہیں ہوا۔

۲۱ فروری کو موضع ہرنوہی تحصیل سکندرآباد میں تاریخ شدھی مقرر ہوئی مراد علی خوشیا وچھجو وغیرہ مسلمان ملکانے شدھی کے لئے تیار ہو گئے الحمد للہ کہ ہمارے اراکین کی بروقت سنبھال سے ارتداد کا انسداد ہو گیا اور کوئی آدمی مرتد نہیں ہوا۔

موضع بروودہ ضلع بلند شہر میں منشی ومسیتا وغیرہ شدھی کے لئے تیار ہو گئے تھے اور تاریخ شدھی مقرر کی گئی تھی لیکن ہمارے اراکین کی سعی بفضلہ تعالیٰ مشکور ہوئی بیس ۲۰ آدمی ارتداد سے بچ گئے۔

موضع منہدی پور علاقہ ایٹہ میں تیس آدمی ارتداد سے بچ گئے آریہ مہاشوں کی شرمناک شکست

آریہ پرچارکوں نے موضع مہندی پور کے تیس آدمیوں کو ارتداد پر آمادہ کر لیا اور تاریخ مقرر ہو گئی۔ الحمد اللہ ہمارے اراکین نے آریہ مذہب کی پول کھول دی اور صداقت وحقانیت اسلام ایسے دلکش پیرایہ میں پیش کی کہ سب آدمی ارتداد سے محفوظ رہے۔

موضع آہن ضلع علی گڈھ میں آریوں کی زبردست پنچایت شدھی رک گئی

موضع آہن میں مراری لال شرما اور شیو شرما کالی چرن وغیرہ آریہ اکھٹا جمع ہوئے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور اپنی ریشہ دوانیوں سے ایک سبھا منعقد کر کے اس علاقہ کے آٹھ مسلم دیہات کو بھی اپنی زہر آلود تقریروں اور مفروضہ داستان مظالم سلاطین اسلام سے مرتد بنانے کی فکر کرنے لگے۔ اپنی سبھا میں مسلمانوں کو بھی ایک گھنٹہ محاسن اسلام پر تقریر کرنے کا اعلان کیا چونکہ اس علاقہ کے موضع سنجان میں انجمن ہذا کا ایک مدرسہ قایم تھا اسلئے ہماری توجہ بھی آریوں کی فتنہ پردازی کے انسداد پر منعطف ہوئی لہذا انیاز مند عبدالمجید قصوری انسپکٹر مدارس انجمن ہذا کو موقعہ پر بھیجدیا گیا۔ مولوی سید غلام قطب الدین صاحب برہمچاری اور دیگر وردمندان اسلام حضرات بھی موقعہ پر پہونچ گئے الحمدللہ کہ ہماری سعی مشکور ہوئی اور ان آٹھ دیہات کے مسلمان ملکانے ہمیشہ کے لئے ارتداد کی آفت سے بچ گئے اور آیندہ کے لئے سب نے عہد کیا کہ اپنے دیہات میں کسی آریہ کو آنے اور بہکانے کی اجازت نہ دیں گے۔ اور اُن کی نظر فریب مجالس میں بھی نہیں جایا کریں گے۔

موضع سسانہ کی اچھوت اقوام کو چودھری کا خطاب اور آریوں کی سیاسی سرگرمیوں سے غریب مولے جاٹوں کو خطرہ

موضع سسانہ روہتک کھرکھودہ کی پختہ سڑک پر آریوں کی جولانگاہ بنا ہوا ہے اس موضع کو اپنی کثرت آبادی اور پیرو جگلال وغیرہ سرگرم آریوں کی جدو جہد اور مرکزیت کی وجہ سے خاص امتیاز حاصل ہے یہاں سے تھوڑی دور پر آریوں کا ایک گروکل بھی قایم ہے۔ قدیم مراسم کے پابند ہندو جاٹ تو ابھی تک اپنی وضع داری کو قایم رکھنے پر مائل ہیں اسلئے آریوں نے چند نیم خواندہ چماروں کو چودھری کا خطاب دیکر اور اپنے رشی منی کی اولاد بتا کر اپنا ہم خیال متعصب اور شرارت پیشہ بنا لیا۔ ہم کو آریوں کی اس لفظی چمار نوازی سے کوئی بحث نہیں وہ چودھری بنائیں یا مہاشہ کا خطاب عطا فرمائیں یہ اون کے اپنے گھر کی بات ہے مگر افسوس اس

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

امر کا ہے کہ اون مردار خوار اور مری ہوئی گائے پر کلہاڑا بجانے والے افراد کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کا کوئی اخلاقی حق آریوں کو حاصل نہیں ہے۔ چماروں کو مسلمانوں سے نفرت کرنے اون کے کھانوں سے پرہیز کرانے کی وجہ موجبہ کوئی نظر نہیں آتی جب کہ چماروں کے آباؤ اجداد سالہا سال سے مسلمانوں کا پس خوردہ کھاکر گذارہ کرتے رہے ہیں یہ سیاسی کشمکش اور شدھی و سنگٹھن کے کارنامے محض مسلمانوں کے خلاف زہر اُگلنے اور اسلام کی بیخکنی کے لئے عمل میں لائے جاتے ہیں حالانکہ فی الحقیقت چماروں کے ساتھ عملی برتاؤ وہی کیا جاتا ہے جو پہلے سے ہو رہا تھا۔ چونکہ اس موضع میں تھوڑی سی آبادی مسلم جاٹوں کی بھی ہے اور اون کی ہستی معرض خطر میں پڑ رہی ہے اسلئے انجمن خدام الصوفیہ کی طرف سے نیاز مند عبدالمجید خاں قصوری انسپکٹر مدارس اور مولوی رحمت اللہ صاحب سیالکوٹی موقعہ پر پہنچ گئے اور ایک دوسرا شاندار وفد اعلیٰ حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی نے بہ سرکردگی حضرت قبلہ مولانا امام الدین صاحب رائے پوری مراد آباد سے روانہ فرمایا یہ اسلامی جماعت مجاہدین اپنے مسلمان بے خبر بھائیوں کی ہمدردی اور تحفظ اسلام کے لئے موقعہ پر پہنچ گئی الحمدللہ کہ سسانہ کے مسلمان داخل سلسلہ عالیہ ہو گئے عبداللہ خاں جمعدار پنشنر جو مدت سے حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے محاسن و مناقب سنتا رہا ہے اور آپ کے غائبانہ محبت میں امید افزا خواب دیکھ رہا تھا نہایت مسرور ہوا اور اوس نے ہماری ہدایات پر کاربند ہونے اور آئندہ اپنے مسلمان بھائیوں کو دشمن کے مکر و فریب سے بچائے رکھنے کا عزم بالجزم کرلیا۔ راستہ میں موضع بھابوٹ کا ایک نوجوان صالح بھی داخل سلسلہ عالیہ ہوا اور الحمدللہ کہ اسطرح ہمارے وفد کو بڑی شاندار کامیابی نصیب ہوئی۔

حصار میں والمیک سبھا اور آریوں کی سنگٹھن نئے فتنہ کا خطرہ

شاخ انجمن بروالہ سیداں کی اطلاع پر ہمکو معلوم ہوا کہ آریہ بہادروں نے اب سنگٹھن

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کے موجودہ پروگرام کو ناکافی سمجھکر اسپر اکتفا نہیں کیا کہ ہندوستاں سے اسلام کا معاذاللہ
نام و نشان مٹانے کا خواب دیکھنے والے مہاشے مکانوں کی چھتوں سے راہگیر
مسلمانوں پر اینٹ پتھر برسائیں اور پیپل و برگد کی ایک شاخ کے عوض اپنے جیسے
انسانوں کا خون بہاکر اور اقطاعِ ہند میں فتنہ و فساد کی آگ مشتعل کر کے دل
آزار اور توہین آمیز ٹریکٹ شائع کر کے اپنے دلوں کا غبار نکال لیں بلکہ ضرورت
اس امر کی محسوس کی گئی ہے کہ ہندوستاں کی اچھوت اقوام کو جوانِ سنگٹھن نواز
بہادروں کی نسبت زیادہ جنگجو خونخوار اور زبردست آزما ہیں اپنے رشی منی والمیک وغیرہ
کی اولاد ثابت کر کے سنگٹھن میں شامل کر لیں اور آئندہ ضرورت کے وقت ان کو
مسلمانوں کے مقابلہ پر کھڑا کر کے اپنی دھوتیاں سنبھالنے اور قانونی و مادی طاقتوں
کے بل پر مسلمانوں کو پامال کرنے کا اہتمام کر سکیں اسلیئے عموماً ہر ایک ضلع کی آریہ
سماج اپنے ضلع کے چوہڑوں چماروں کو اس جدید سنگٹھن میں منسلک کرنے پر
مائل ہو گئی ہے چنانچہ حصار کی آریہ سماج نے ۱۰۲۷ دیہات کی چمار پنچایتوں کی
نام چٹھی بھیجکر ۲۸ لغایتہ ۳ مارچ کے لئے حصار میں دعوت دی اور آنے والے چماروں
کے طعام و قیام کا بندوبست لالہ جی دیو جی ساہوکار حصار نے اپنے ذمہ لیا۔ چونکہ
اس والمیک سبھا کے انعقاد کی غرض و غایت یہ ہے کہ چماروں کو گئو کشا اور مسلمانوں
کے کھانے سے اجتناب کرنے اور نفرت دلانے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جاوے
اور جب یہ اچھوت اقوام کامل طور پر سنگٹھن کے پابند ہو جائیں گے تو مسلمانوں کو نیچا
دکھانا یا پامال کرنا نہایت آسان ہو جائیگا جب چاہیں گے ان لوگوں سے سر پھٹول
کرا دیں گے اور فتنہ و فساد کسی وجہ سے کرا نہ سکے تو صرف سیاسی چالبازیوں سے
جب چاہیں گے چوہڑوں کو بہکا کر کسی گئو ہتیا یا مذہبی کشمکش کی بنا پر مسلمانوں کا
میلہ اٹھانے سے روک دیں گے مسلمان پردہ نشین خواتین گھروں سے باہر
رفع حاجت کے لیے جا نہیں سکتیں اور مسلمان شریف گھرانے کے مرد اپنے
پاخانے خود صاف نہیں کر سکتے چوہڑوں کو اپنے کارخانوں اور تجارتی کاروبار

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

میں لگاکر اونکی روزی کا بندوبست کرنا نہایت آسان ہے ایسی صورت میں مسلمانوں کا تین روز میں ہی ناطقہ بند ہو جائیگا۔ اور جسطرح چاہیں گے اون کے جائز حقوق پامال کرکے ناک چنے چبوائیں گے۔ چنانچہ پلول میں جہاں افسران سرکاری سب ڈویژنل افیسر تحصیلدار وغیرہ سب سرگرم آریہ ہندو تھے اور قرب وجوار اور خاص پلول کے ذیلدار ابھی پکے آریہ تھے اس تجویز کی قبل از وقت آزمائش کیگئی اور مسلمانوں کو باوجود کمیٹی کے مداخلت اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی سرزنش کے سخت تکلیف اٹھانی پڑی اور مجبوراً آگرہ سے نومسلم خاکروب بلاکر آباد کئے گئے اور اسطرح آریوں کی پروپگنڈے سے نجات حاصل کی۔ لیکن یہ صورت صرف ایک قصبہ میں ظہور پذیر ہوجانے سے صفائی کا بندوبست اور رفع مشکلات کا انتظام ہوگیا اگر چوہڑوں سے تمام صوبہ میں سٹرائیک کرائی گئی تو آگرہ یا کسی دوسرے شہر کے نومسلم خاکروب کہاں کہاں پہنچکر صفائی کر سکیں گے پس اشد ضرورت اس امر کی ہے کہ شمالی اضلاع پنجاب کی طرح ہر جگہہ چوہڑوں اور چماروں کے قبول اسلام پر خاص توجہ مبذول ہونی چاہئے اور اس فتنہ عظیمہ کے سدباب پر فوری توجہ ہونی چاہیئے۔

پس تفحص حالات کے لئے حضرت مولانا مولوی حاجی محمد حسین صاحب قبلہ بی۔ اے قصوری بروالہ تشریف لے گئے نیازمند عبدالمجید انسپکٹر مدارس انجمن ہذا بھی ہمرکاب سعادت حضرت ممدوح الشان حاضر تھا بروالہ میں دو روز تک وعظ ونصائح کے مجالس منعقد ہوئیں۔ اور نیازمند عبدالمجید وہاں سے حصار پہونچا حتی الامکان انسدادی تدابیر پر غور کیا گیا ہے۔ پکے سناتن دھرمی بھائی آریوں کی ریشہ دوانیوں میں مانع وحارج ہیں اسلئے جسقدر جلد آریہ کامیابی کا انتظار کر رہے ہیں یہ بعید از قیاس ہے اس عرصہ میں شاخہائے انجمن خدام الصوفیہ کو بالخصوص اور علمائے اسلام کو بالعموم اچھوت اقوام کے لئے اصلاح اور قبول اسلام کی طرف خاص طور پر متوجہ ہو جانا چاہیئے ورنہ مسلمانوں کو ایک نئے خطرہ عظیم کا مقابلہ کرنا پڑیگا جسکی نسبت کچھ تفصیل کیساتھ اوپر تذکرہ کر دیا گیا۔ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے مولوی رحمت اللہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

صاحب سیالکوٹی اور منشی بشیر احمد صاحب نعت خوان کو پنجاب سے اسی مقصد کے لئے روانہ فرمایا اور یہ حضرات ایک ہفتہ تک بروالہ میں وعظ و نصائح فرماتے رہے اللہ تعالیٰ ہمکو اغیار کی فتنہ پردازیوں سے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

متھرا میں دیانند کی شتابدی اور آریوں کی سرگرمیاں

متھرا میں آریوں نے بڑے وسیع پیمانہ پر اپنے مادی و سیاسی اکھاڑے کی نمائش کی ریلوے اسٹیشن کے نزدیک کئی میل تک خیمہ شامیانے نصب کئے گئے تقریباً تین لاکھ روپیہ پنڈال وغیرہ کی تیاری اور شتابدی کی آرائش میں صرف ہونا بیان کیا جاتا ہے یوں مخلوق بہت دور میں پڑی تھی مگر پانچ پنڈال خاص طور پر آراستہ کئے گئے تھے جن میں سٹیم کے ذریعہ رات کو بجلی کی روشنی اور آبرسانی کا اچھا انتظام کیا گیا تھا بڑے پنڈال میں دور و دراز سے آئے ہوئے آریہ لکچرار تقریریں کرتے تھے۔ رضاکاروں کی سرگرمی اور نظام عمل خاص طور پر باضابطہ تھا دس ہزار کے قریب مرد و زن ایک پنڈال میں جمع ہو کر تقریریں سنتے رہے پنڈال کی جگہ خاص اہتمام سے ڈھلوان سطح اور سرکلوں کی تقسیم سے ایسی موزوں بنائی گئی تھی کہ برہمچاری اخبار کے نامہ نگار سٹیج کے نزدیک اور جانب جنوبی حصہ میں مستورات باقی حصہ میں عوام و خواص مناسب ترتیب سے بیٹھ سکتے تھے۔ عام طور پر دیانند کے کارناموں کا گیت گایا جاتا تھا جسمیں دل آزار توہین آمیز اشتعال انگیز زہر آلود کلمات بھی نہایت آزادی سے بیان کئے جاتے تھے چونکہ اکثر لیڈر مغربی تہذیب کے دلدادہ تھے اسلئے غیر مذاہب کے آدمیوں کو بھی محدود و مقید قواعد و ضوابط کے ساتھ ایک ایک گھنٹہ اپنے مذہب کے محاسن بیان کرنے کا وقت دیا گیا تھا۔ کلکتہ کے ایک انگریز پادری نے اقنوم ثلثہ اور عقاید نصاریٰ پر مبسوط تقریر انگریزی میں پڑھکر سنائی۔ جینی۔ بدھ اور بہائی فرقوں کو بھی وقت دیا گیا تھا سید مظفر الحق اور حشمت اللہ بی اے بہائی فرقہ کی طرف سے تقریر کرنے کے لئے اپنا تحریری مضمون لائے تھے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مسلمانوں کو بھی ایک گھنٹہ دیا گیا۔ لیکن متھرا کی اسلامی آبادی سے کوئی تماشہ
دیکھنے کے لئے بھی جلسہ میں نہیں آیا۔ علمائے اسلام کو چونکہ کوئی باقاعدہ دعوت
نہیں دی تھی اسلئے کسی اسلامی جماعت کا کوئی عالم موجود نہ تھا مسلمانوں کے وقت
صدر جلسہ نے باواز بلند اعلان کیا کہ مسلمانوں کی مسلمہ جماعت جمعیۃ العلماء کی طرف
سے اگر کوئی نمائندہ آیا ہو تو وہ اسلام کی محاسن پڑھ کر سنا سکتا ہے مگر جمعیۃ العلماء
کی طرف سے کوئی عالم موقعہ پر موجود نہ تھا آریوں کی نظر مسلمانوں کی ایک جماعت پر
خاص طور پر اسلئے مخصوص تھی کہ وہ ہندو مسلم اتحاد کے متوالوں میں زیادہ تعداد
ان بزرگوں ہی کی دیکھ رہے ہیں جو جمعیۃ العلماء ہند کے رکن رکین ہیں۔ ہم
نہیں سمجھ سکتے کہ اس اعلان مخصوصہ اور جمعیۃ العلماء کی طرف سے کسی نمایندہ کا
موقعہ پر نہ پہونچنا کن مصالح پر مبنی ہے۔ بخیر یہ ہنگامہ دار و گیر کئی روز جاری رہا بہت
دور میں ایک نمائش گاہ بھی بنائی گئی تھی جسمیں تصاویر اور ٹریکیٹ فروخت ہوتے
تھے جس سے مقصود محض ہندؤں کے جذبات بھڑکانے اور خصوصاً مسلمانوں کا
دل دکھانے کے سوائے اور کچھ نہ تھا بعض بعض جگہ ٹریکیٹ فروخت کرنے والے
آواز لگاتے تھے مرزا کادیانی کا حمل ایک آنہ میں اسطرح سے دل آزار رسالے
فروخت کئے جاتے تھے اور ایک پیسے کے چار پیسے کرنے کے علاوہ آریہ پروپگنڈا
پھیلایا جا رہا تھا۔ ایک پنڈال میں صرف بھجن ہوتے تھے ڈھولک ہارمونیم کرتال
وغیرہ لہو و لعب کیساتھ جو آریوں کا نشان عبادت اور طرۂ امتیاز ہے دلکش اور
سریلی آوازیں ہندوستان کے جوشیلے اور نامور مہاشے بھجن گاتے تھے جن کا
خلاصہ عموماً یہ ہے کہ ایک چوٹی والا ہندو گئو رکھشا کرنیوالا جسکو قومیت اور پیشہ
کے اعتبار سے چمار کہتے ہیں اوس سے تم اسقدر نفرت کرتے ہو کہ اوسکے سایہ
سے بچنا ضروری خیال کرتے ہو مگر جب وہ کسی مسلمان کے ہاتھ لگجاتا ہے اور
اپنی لمبی لمبی مونچھیں کٹوا کر چوٹی کو خیرباد کہکر میاں جی بن کر گئو بھکشا کا عہد کرکے
تمہارے پاس آتا ہے تو تم مولوی صاحب کو اپنے پاس بٹھاتے اپنے چاہات

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

پر چڑھنے کی اجازت دیدیتے ہو اور اوس سے کوئی چھوت چھات نہیں کرنے
گیا اوسکا ہندو رہنا اور چوٹی رکھنا گئو ماتا کی رکھشا کرنا ہی ایسا پاپ تھا کہ اوس سے
نفرت کی جاتی تھی۔ آریہ ورت کے مہاپرشو آنکھ کھولو اور اپنے ہندو بھائیوں کو
چھاتی سے لگالو اسی میں تمہارا کلیان ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ایک دوسرے پنڈال میں صرف مستورات مردوں سے زیادہ آزاد اسطرح بارہونیم
کے گیت و نیز بھجن گاتی اور ایسے ہی زہر اگل رہی تھیں جو شخص بنظر غائر اس منظر کا مطالعہ
کرتا تھا اوسپر آریوں کی ریشہ دوانیوں اور زبردست پروپگنڈے کی حقیقت منکشف
ہوجاتی تھی اور یہ ماننا پڑتا تھا کہ اسکا مقابلہ کسی ایک جماعت اور چند سرفروش مجاہدین
کے قابو سے باہر ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ اب مسلمان خواب خرگوش سے
بیدار ہوجائیں۔ ورنہ سپین واندلس کی طرح ہندوستان سے ان کے اخراج اور
بیخکنی کا تہیہ کرلیا گیا ہے۔

رات کو خاص پنڈال میں سربرآوردہ آریہ لیڈر جمع ہو کر بعض اہم معاملات پر غور و
خوض کرتے تھے اور خفیہ سازش میں سرگرم رہتے تھے مال کھانوں (ملکانوں) کی
شدھی کے لیے بھی ایک تاریخ میں پانچ گھنٹے مقرر کئے گئے تھے اور بڑے وسیع پیمانہ پر
سبجکٹ کمیٹیاں اپنے زیر اثر دیہات سے ملکانوں کو مرتد بنانے کے لیے
سعی کر رہی تھیں۔ ڈیڑھ لاکھ آدمیوں میں زیادہ تعداد پنجاب کے آریوں کی تھی
جو اپنے تعصب اور طرز عمل سے امتیاز خاص رکھتے تھے۔ آریوں کی اس زبردست
مجلس کا ملک کے فضائے امن پر ممکن ہے کہ مہلک اثر پڑتا اور مسلمانوں کے خلاف
ہندوؤں کے مختلف فرقوں کو متحد و ہم خیال بنانے میں سعی ہو رہی تھی اگر یہ کامیاب
ہوجاتی تو مسلمانوں کی بیخکنی اور پامالی کے اسباب میں اضافہ ہوجاتا لیکن جمنا کی
کنارے پنجابی آزاد خیال آریوں اور راسخ العقیدت پنڈوں میں جوتی پیزار ہو گئی
اور صابون سے نہانے اور جمنا کے پوتر گھاٹ کو ناپاک کرنے کے سوال پر ایسی
سر پھٹول ہوئی کہ آریوں کا تین لاکھ روپیہ پانی میں بہ گیا اور جو طاقت مسلمانوں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کے خلاف مجتمع اور متحد ہو رہی تھی وہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہو گئی۔ آریہ اخبارات اور بعض دور اندیش ارباب رائے نے اُسے پس پشت ڈالنے اور معاملہ کو خفیف رنجش پر منحصر کر کے رفت و گذشت کرنے کی بہت کوشش کی مگر نہیں سناتن دھرمی اور سراوگی آریوں کی زہریلی بد مذاقی سے آگاہ ہو گئے ہیں اور مسلمانوں کو کچھ عرصہ تک سنبھلنے اور اپنی تنظیم کر لینے کا موقعہ مل گیا ہے میں اس موقعہ پر صرف اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جبتک ہر مسلمان تبلیغ و اشاعت اسلام کو اپنا فرض نہ سمجھ لیگا اور حتی الوسع ۱۰ بالغ آدمی اپنی اپنی جگہ اچھوت اقوام کو مشرف باسلام کرنے کی سعی نہ کریں گے اسوقت تک ان زبردست ریشہ دوانیوں کا سد باب محال ہے۔

آگرہ میں حضور قبلہ عالم مولانا حاجی حافظ سید جماعت علیشاہ صاحب محدث علی پوری کا ورود مسعود

۲۵ نومبر ۲۴ء کو یہ خبر فرحت اثر شہر آگرہ میں رویت ہلال عید کی طرح پھیل گئی کہ آج شہنشاہ ولایت حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب علی پوری تشریف لاتے ہیں اسلئے شہر کے مشاہیر اور اراکین انجمن خدام الصوفیہ اسٹیشن راجہ منڈی پر حاضر ہو گئے۔ حاضرین و زائرین کی سراپا اشتیاق نگاہیں گاڑی کیطرف لگی ہوئی تھیں کہ ۹ بجے صبح حضور ممدوح الشان نے نزول اجلال فرمایا۔ مولانا حافظ علی احمد جان صاحب نقشبندی و مولانا شیر نواب خاں صاحب قصوری۔ رسالدار یٰسین خاں صاحب کاہنوری و جمعدار قاسم علیخاں صاحب و چودھری بھور یخاں صاحب و منشی یعقوب علیخاں صاحب و ماسٹر علی بخش صاحب و ماسٹر عبداللطیف خاں صاحب و منشی حسین الدین صاحب و منشی ممتاز علی خاں صاحب و محمد یوسف خاں صاحب کوہاٹی و سلیمان خاں صاحب خانہ لیسی و عبدالمجید قصوری و وفعدار مقصود علیخاں صاحب ڈاکٹر محمد حنیف صاحب

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

وحاجی یونشا صاحب اراکین وفد ہمرکاب سعادت حضرت ممدوح الشان تشریف لائے۔ پلیٹ فارم پر مشتاقان زیارت کا ہجوم صف بستہ کھڑا تھا حضرت قبلہ عالم نے ہر ایک آدمی کو شرف مصافحہ بخشا اور سٹیشن سے حضور ممدوح الشان کا جلوس آہستہ آہستہ فرودگاہ پر پہونچا نعرہ تکبیر سے آسمان گونج رہا تھا اور راستہ پر عوام و خواص اللہ تعالیٰ کے مقبول ولی کی زیارت کے لئے دورویہ کھڑے ہوئے تھے ہندو بھی سر ملکوں پر کھڑے ہوئے اس جاہ و جلال اور نورانی صورت کو دیکھکر سرگوشیاں کر رہے تھے قیامگاہ پر ہر فرقہ اور ہر ملت کا امیر و غریب ادنیٰ و اعلیٰ زیارت حضرت اقدس کے لئے حاضر ہوتا تھا

میدان ارتداد میں حضرت قبلہ عالم سید السادات عظیم البرکات حضرت شاہ صاحب قبلہ علی پوری کا ورود مسعود اور اجلاس ہائے انجمن خدام الصوفیہ میں حضرت ممدوح الشان کے مواعظ حسنہ اور کلمات طیبات

وہ خوش نصیب احباب جن کو سیدی و مولائی و حضرت قبلہ عالم شاہ صاحب علی پوری روحی فداہ کی صحبت بابرکت میں اپنی زندگی کے چند لمحے بھی بسر کرنیکا اتفاق ہوا ہی اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت ممدوح الشان کی زبان مبارک سے ہر وقت روحانیت کے سدابہار پھولوں کا مینہ برستا رہتا ہے اور حضور کی خاموشی میں محبت و عرفان کا دریا حاضرین کے دلوں میں جوش مارنے لگتا ہے۔ آپ کی ساری عمر عزیز سلف صالحین صوفیائے کرام کی طرح شب و روز اشاعت اسلام اور ترویج ملت بیضا میں صرف ہوئی شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک ہندوستان کا گوشہ گوشہ آپ کے دریائے فیض سے سیراب ہو رہا ہے میسور بنگلور دکن و مالابار ہندو

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سندھ پنجاب و سرحد کے تمام علاقے اس آفتاب ولایت کی نورانی شعاؤں سے منور ہو چکے ہیں حضور کے صدہا خلفائے اور دس لاکھ مسترشدین اقطاع ہند میں پھیلے ہوئے ہیں فتنہ ارتداد سے جسقدر بے چینی حضور ممدوح کو ہوئی اسکو اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتا ہے مگر آج آپ کی سرگرمیوں اور عظیم الشان کارناموں کو مخالف سے مخالف بھی بنظر استحسان دیکھ رہے ہیں آپ نے ۲۳ وفود یکے بعد دیگرے میدان ارتداد میں بھیجے اور آخر میں حسب وعدہ خود بہ نفس نفیس میدان ارتداد میں تشریف لائے - آگرہ علی گڈھ ایٹہ فرخ آباد کے اضلاع میں دورہ فرماکر تبلیغی کاموں کا ملاحظہ کیا جا بجا اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفیض فرمایا حضور کی سخاوت دریا دلی طلباء مدرسین کو انعام زائرین کے لیئے عام لنگر اور روح پرور کلمات طیبات اور نظر کیمیا اثر سے اس علاقہ پر نہایت نمایاں اثر پڑا جو حد سے عاجز وفرومایہ انسان کی طاقت سے باہر ہے کہ حضرت ممدوح الشان کی گراں قدر و جلیل الشان خدمات اسلامی کا مختصر خاکہ کھینچکر ہدیہ ناظرین کر سکوں لیکن تبرکاً و تیمناً حضور کے کلمات طیبات کو جو اوس علاقہ میں ارشاد فرمائے جمع کرنے کی کوشش کرتا ہوں وہ نورانی سلاست بیان دلکش طرز ادا اور روح پرور الفاظ نہ سہی اون کا مفہوم ہی جسطرح ہو سکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ میرے بھائی ان مواعظ حسنہ سے اپنے ایمان کو تازہ اور اپنے قلوب کو منور کریں -

انجمن خدام الصوفیہ کا پہلا اجلاس

۲۶ نومبر کی رات کو اکبری مسجد آگرہ میں حضرت قبلہ عالم کی روح پرور تقریر دلپذیر

حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب علی پوری نے ارشاد فرمایا کہ وعظ تو آپ بہت سن چکے مگر چونکہ وقت بہت گذر گیا ہے اسلئے فقیر آج صرف چار ضروری

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مسائل آپکو انشاء اللہ تعالیٰ سنائیگا اگر آپ نے انکو یاد رکھا اور عمل کیا تو ہدایت کیلئے یہ ہی کافی ہے۔ مگر ہم ایکمرتبہ حیدر آباد دکن میں گئے ہمارے ساتھی ایک مولوی صاحب نے کئی گھنٹہ فاضلانہ تقریر فرمائی ہم پہلے جلسہ سے چلے آئے تھے لوگوں نے مجلس وعظ سے اٹھکر مولوی صاحب کی بڑی تعریف کی اور اون کے بیان کی تعریف و توصیف میں بڑا مبالغہ کیا ہم نے اون سے پوچھا کہ بھائی تم یہ بتلاؤ کہ مولوی صاحب نے بیان کیا فرمایا لوگ کہنے لگے کہ صاحب یہ تو ہمکو یاد نہیں کہ اونہوں نے کیا کیا فرمایا مگر غضب ہی کر دیا۔ مولوی صاحب وعظ بہت ہی اچھا فرماتے ہیں۔

بھائیو ایسے اچھے وعظ کا کیا نتیجہ ہے۔ تھوڑی دیر کی واہ واہ کے سوائے کوئی فائدہ نہیں خواہ آپ کے سامنے دو چار مسئلے ہی بیان کئے جائیں مگر تم اون کو تمام عمر یاد رکھو اور اون پر عمل کرو تو وہ تمہارے کام آسکتے ہیں پس میں آج صرف چند ضروری باتیں بیان کروں گا

(۱) یہ کہ تم یقین کر لو کہ تمہارا خالق مالک رزّاق و رب وہ اللہ تعالیٰ ہے اوسی پر بھروسہ کرو اوسی کی یاد و عبادت میں لگے رہو اور چونکہ اوسکی رضا جوئی و معرفت بدون رسالت ناممکن و محال ہے اسلئے جان لو کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب خاتم النبیین شفیع المذنبین ہیں۔ طائر ایمان کے دو بازو میں ایک بازو توحید کا ہے اور دوسرا رسالت کا جسطرح کوئی پرندہ صرف ایک بازو سے پرواز کر کے اپنے آشیانہ تک نہیں پہونچ سکتا اسی طرح تم بھی ایمان کے ان دونوں بازوں یعنی توحید و رسالت کے بغیر منزل مقصود تک ہرگز نہیں پہونچ سکتے اسلام کا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جو اصل ایمان ہے اسمیں پہلا حصہ توحید کا ہے اور دوسرا حصہ رسالت کا ہے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کے ساتھ محبت کامل ہو کیونکہ حضور کی محبت ہی عین ایمان ہے اور اسبارے میں خود قرآن کریم و احادیث نبوی شاہد عدل ہیں اکیسویں پارہ سورہ احزاب کے پہلے رکوع میں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ارشاد ربی ہوتا ہے النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم ترجمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مسلمانوں کی جانوں سے اولےٰ ہیں اس پر ایمان لانا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے اور اس آیت کی رو سے ثابت ہو گیا کہ حضور کو اپنی جانوں سے بھی افضل سمجھیں اگر ایسا نہیں ہے تو وہ مومن ہی نہیں ہے۔ اب حدیث شریف کو لو فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین یعنی کوئی آدمی تم میں سے مومن نہیں ہے جبتک وہ آپ کے ساتھ اپنی اولاد اپنے ماں باپ اور سارے جہان سے زیادہ محبت نہ رکھتا ہو۔ پس ہر شخص جسکو مومن ہونے کا دعویٰ ہے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھ لیوے کہ کہاں تک وہ اس آیت وحدیث شریف کے مطابق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کامل رکھتا ہے اور آیا وہ مومن کہلانے کا مستحق بھی ہے کہ نہیں۔ پس اپنے ایمانوں کو محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل اور مضبوط کرو۔

(۲) دوسرا مسئلہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب دین اور دنیا کے دو کام پیش آئیں تو تم پہلے اپنے دین کے کام کو سر انجام دے لو تمہارا دنیا کا کام بفضلہ تعالیٰ خود بخود بوجہ احسن انجام پذیر ہو جائیگا مجھے ایک عرب کی روایت یاد آئی کہ ایک روز جمعۃ المبارک کا دن تھا اوسکو نماز جمعہ ادا کرنا بھی ضروری تھا اور ساتھ ہی اوسکا اونٹ گم ہو گیا تھا جسکا تلاش کرنا ضروری تھا نیز اوس غریب عرب کے کھیت میں پانی دینے کی باری بھی آگئی اب اوسکو یہ مشکل در پیش تھی کہ اگر جمعہ پڑھتا ہے تو گم شدہ اونٹ کی تلاش رہ جاتی ہے اور کھیت میں پانی نہ دینے سے سال بھر کی پیداوار سے بھی محروم رہ جاتا ہے مگر عرب کی قوت ایمانی نے صحیح فیصلہ یہ کیا کہ اگر جمعہ ادا نہ ہو تو آخرت کا دائمی نقصان ہے جسکی تلافی ناممکن ہے ہاں اونٹ نہ ملا تو دوسرا اونٹ بھی خریدا جاسکتا ہے۔ اور کھیت میں پانی نہ آیا تو روزی بھی پہونچنے کے اور بہت سے ذرایع وسائل ہو سکتے ہیں اوسکا ارشاد ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

یعنی زمین پر جتنے جاندار چلتے پھرتے ہیں اون سب کی روزی اللہ ہی کے ذمہ ہے
جب کوئی عاجز انسان بھی کھانے کی دعوت کرتا ہے تو اسکے وعدہ پر بھروسہ کرکے آدمی
بے فکر ہوجاتا ہے اور اطمینان ہوجاتا ہے کہ آج کھانا وقت پر ضرور ملجائیگا۔ بھلا وہ قادر
و قیوم رزاق مطلق روزی اپنے ذمہ کرلے تو پھر اسکا کیا فکر ہے۔ ضرور کسی نہ کسی بہانے
سے روزی مل ہی جائیگی۔ بس یہ یقین کرکے وہ عرب نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے چلا گیا۔
جب فارغ ہوکر گھر آیا تو اسنے دیکھا کہ اونٹ مکان میں بندھا ہوا ہے۔ عرب نے اپنی
اہلیہ سے پوچھا کہ گم شدہ اونٹ کسطرح آگیا اوس نے جواب دیا کہ میاں بھیڑیے
اسکے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ اور یہ بے تحاشا بھاگتا ہوا آرہا تھا جب گھر میں داخل ہوگیا
میں نے باندھ دیا بھیڑیے واپس جنگل کو چلے گئے۔ اس سے مطمئن ہوکر وہ عرب اپنے
کھیت میں پہونچا تو دیکھا کہ تمام کھیت پانی سے لبریز بھرا ہوا ہے اور یہ دیکھکر بیچارہ
عرب حیران رہ گیا آخر ہمسایہ سے پوچھا کہ بھائی ہمارا کھیت کسطرح پانی سے بھر گیا ہمسایہ
نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر اپنا فضل فرمایا ہم اپنے کھیت میں پانی
دیتے تھے پانی دینے والا سو گیا ہمارے کھیت سے پانی ٹوٹ گیا اور تمہارا برابر والا
کھیت بھر گیا اسوقت آنکھ کھلی۔ اس روایت سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ عرب نے دینی
کام اور نماز جمعہ کو مقدم سمجھا اور دنیا کے کام چھوڑکر نماز کے لیے چلا گیا تو خدا تعالےٰ
نے اوسکے دنیاوی کام بھی بنا دیے۔

(۳) تیسرا مسئلہ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ جسم انسانی تم کو مستعار دیا گیا ہے
یہ تمہارا اپنا دائمی مملوکہ و مقبوضہ نہیں ہے بلکہ خدا تعالےٰ کی امانت ہے جو تم کو کچھ عرصہ
کے لیے مستعار دیا گیا ہے۔ اس سے تم جو کام لے لو وہ تمہارا ہے۔ بہت کم آدمی
اس نکتہ کو سمجھے ہیں۔ اکثر اس جسم مستعار کو اپنا متاع دائمی سمجھ رہے ہیں اسی لئے
اسکے نشو و نما میں منہمک رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ روزہ محض اسلئے نہیں رکھتے
کہ کہیں یہ ہمارا جسم کمزور نہ ہوجائے حالانکہ اس جسم کو تو ایک روز اصلی مالک کی
طلبی پر تم سے جدا ہوجانا ہے۔ سمجھ دار آدمیوں کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جب وہ کوئی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

چیز کسی سے مستعار مانگتے ہیں تو تھوڑے عرصہ میں ہی اپنا سارا کام اوس چیز سے لینے کی کوشش کرتے ہیں تا کہ اوس چیز کے واپس مانگ لینے پر کام نہ کر لینے کی حسرت سے بچ جائیں۔ میرے بھائی عزیزو اس جسم سے زاد آخرت تیار کر لو اسکو تو ایک روز اپنے مالک کے طلب کرنے پر تمسے جدا ہو جانا ہے ایسا نہو کہ تم کو اپنی غلط فہمی سے کہ اسکو اپنی متاع سمجھ بیٹھے ہو کوئی کام نہ کر لینے کی حسرت اٹھانی پڑے اس موضوع پر حضور ممدوح الشان نے بہت سے نیکوکار صالحین کا نمونہ پیش کیا جنہوں نے صحیح معنوں میں اپنے جسم کو مستعار سمجھا اور اس سے ہمیشہ کام لینے کی سعی کرتے رہے

(۴) چوتھی بات یہ یاد رکھنے والی ہے کہ ہر ایک نئی چیز پیاری اور لذیذ معلوم ہوا کرتی ہے عرب کا مشہور مقولہ ہے کل جدید لذیذ اس کلیہ کے مطابق آپ ہر ایک نئی چیز کو پسند خاطر فرمائیں مگر یاد رکھیں کہ دین نیا اچھا نہیں ہے۔ دین وہ ہی پرانا چاہیے بھائیوں ہمارا خدا بھی قدیم (پرانا) اوس کا کلام بھی قدیم۔ مذہب بھی قدیم رکھو جو ہمارے بزرگوں کا دین ہے۔ مجھے افسوس کیساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بعض کوتاہ اندیش ہم کو برا کہتے ہیں اور عقائد باطلہ اور مذاہب جدیدہ کے رد کرنے پر ہم کو الزام دیتے ہیں کہ یہ بات تفرقہ پیدا کرتی ہے لیکن جانیے انصاف ہے کہ تمام جدید مذاہب باطلہ ہمارے سامنے پیدا ہوئے ہیں ہندوستان میں سب مسلمان حنفی مذہب اہل سنت والجماعت واحد دین کے پیرو تھے ہمارے دیکھتے دیکھتے بے دین لوگوں نے حشرات الارض کی طرح ظاہر ہو کر تفرقہ اندازی اور ڈکیتی کر کے ہم میں سے ہمارے بھائیوں کو جدا کر دیا اور بد عقیدہ بنالیا تھوڑی مدت کی بات ہے کہ یہاں کوئی وہابی نیچری مرزائی چکڑالوی بابی بہائی وغیرہ عقائد کا پیرو نہ تھا اب اگر اس سواد اعظم سے بھٹک کر گمراہ ہو گئے تو مورد الزام وہ ہیں نہ کہ جماعت احناف۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث آپ کو سناتا ہوں یقین جانو کہ سواد اعظم ہمارے پرانے مذہب سنت والجماعت سے نکل کر یہ جسقدر گمراہ فرقے فتنہ انداز ہو گئے ہیں ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے فرمایا مخبر صادق صلی اللہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نے اتبعوا سواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار تم بڑے گروہ کی پیروی کرو جو الگ
ہوگا وہ جہنم میں جائیگا۔ آج ہندوستان میں اتفاق اتفاق کی آواز بلند ہو رہی ہے
اتفاق تو وہ کریں جنہوں نے تفرقہ اندازی کی ہندوستان میں ۷ کروڑ مسلمان ہیں
ساڑھے چھ کروڑ تو ہم حنفی ہیں اور ہم میں سے تفرقہ انداز ڈاکوؤں نے ڈاکہ مار کر
بے اتفاقی کا بیج بوکر ہمارے بھائیوں کو گمراہ کر دیا صرف ۵۰ لاکھ آدمی ہم میں سے
نکلکر نیچری وہابی مرزائی چکڑالوی بابی ہو گئے اونہوں نے بے اتفاقی کی ہم تو ہیچ
اتفاق کے لئے تیار ہیں اور اتفاق پر قائم ہیں۔ اور الحمدللہ اسی اتفاق پر قائم رہینگے
اور اسی اتفاق پر جائیں گے بے اتفاقی کرنے والوں کو جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے
اور توبہ کرکے پھر اتفاق کرکے سواد اعظم مذہب اہل سنت والجماعت میں شامل ہو جانا
چاہئے۔ دیکھو بکریوں کا ایک گلہ ہے جو بکری اپنے گلہ سے باہر نہیں نکلیگی اوس کو
بھیڑیا نہیں پکڑیگا ہاں جو ریوڑ سے نکلکر بھٹک جائیگی اوسکو بھیڑیا پکڑ لیگا پس
اسی طرح ہم میں سے جو نکل جائیگا شیطان اوس کو گمراہ کر دیگا۔ ڈاکو ڈاکہ مارنے میں
سرگرم ہیں اور درپے آزار ہیں تم اپنے ایمان کو مضبوط رکھو بہت سے ایمان کے
رہزن طرح طرح سے تمہارے ایمانوں کو چرانے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ نہ انکی
مجلسوں میں جاؤ نہ اونکی صحبتوں میں بیٹھو۔ نہ ان کی بات سنو۔ میں ایکمرتبہ پنجاب
میں سفر کر رہا تھا ایک زمیندار نے میرے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور دریافت کیا کہ
ایک مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ غیر اللہ کا نام لینے سے چیز حرام ہو جاتی ہے
میں نے اوس زمیندار سے کہا کہ یہ کھیت کس کا ہے اوس نے کہا میرا میں نے
پوچھا یہ لڑکا کس کا ہے اوسنے جواب دیا میرا میں نے پوچھا یہ بیل کس کا ہے
اوسنے کہا میرا ہے۔ میں نے سوال کیا کہ بھائی خدا تعالیٰ کا نام تو تم نے کسی چیز
پر بھی نہیں لیا تو کیا یہ سب چیزیں حرام ہو گئیں اوس مولوی سے کہو کہ اوسکی بیوی
بھی اوس پر حرام ہے کیونکہ اوس عورت پر اوس کا نام آگیا۔ نہیں وہ خدا کی
بندی اوس پر حرام تھی غیر اللہ کا نام آیا اور مولوی کی عورت کہنے سے اوس

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

پر جلال ہوئی ہے۔

حضرت ممدوح الشان نے چار مختصر جملوں میں وہ پُر اثر الفاظ ارشاد فرمائے کہ عقائد و اعمال کی ہدایت کے لئے ایک دستور العمل کا حکم رکھتے ہیں۔

انجمن خدام الصوفیہ کا دوسرا اجلاس

جامع مسجد آگرہ میں حضرت قبلہ عالم روحی فداہٗ کی معرکتہ الآراتقریر لپذیر

حضرت قبلہ عالم جناب شاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی نے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے حقائق پر یوں گوہر افشانی فرمائی۔

کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے دو جزو ہیں ایک لا الہ الا اللہ دوسرا جزو محمد الرسول اللہ سارے کلمہ شریف کے ۲۴ حروف ہیں پہلا جزو توحید کا ہے اوسکے بارہ حروف ہیں۔ دوسرا جزو رسالت کا ہے اوس کے بھی بارہ ہی حروف ہیں یہ دونوں جزو اصل ایمان ہیں اور اسلئے ان دونوں جزوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے۔ ادہر لا الہ الا اللہ کی ہ ختم ہوتی ہے کہ محمد الرسول اللہ کی میم شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک ان دونوں جزوں پر ایمان نہ لاوے یعنی ایک شخص صرف لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کو مومن نہیں کہہ سکتے صرف توحید کا اقرار کرنے سے اوس کو موحد کہیں گے۔ پس ایمان کے لئے دوسرے جزو محمد الرسول اللہ کا ماننا ضروری ہوا اور اسقدر ضروری کہ پڑہنے میں محمد الرسول پیچھے آتا ہے مگر اس کا اقرار مقدم و ضروری ہے کیوں؟ اسلئے کہ لا الہ الا اللہ کہنا کس نے سکھلایا توحید سے آگاہ کس نے کیا محمد الرسول اللہ نے پس اول محمد الرسول پر ایمان لانا ضروری ہوا ورنہ نری توحید سے کیا فائدہ۔ یوں تو شیطان بھی ہے اور بڑا پکا موحد ہے۔

حیدر آباد میں ایکمرتبہ مہاراجہ کشن پرشاد وزیر ریاست فقیر سے ملنے کے لئے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

آیا جب اوسکے عقائد و ملت کی بابت گفتگو ہوئی تو کہنے لگا حضرت نہ میں مسلم نہ میں ہندو میں تو موحد ہوں۔ میں نے کہا راجہ صاحب موحد تو شیطان بھی ہے مگر لعنت کا طوق گردن میں پڑا ہوا ہے اسکی توحید اوسکے لئے کوئی فائدہ نہ پہونچا سکی کہ اوسنے آدم علیہ السلام نبی کا انکار کیا جبتک رسالت کا اقرار نہو صرف توحید کے ماننے سے زیادہ سے زیادہ شیطان بن سکتے ہیں۔

اب ہم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے معنی بیان کرتے ہیں۔ پہلا جزو توحید ہے اوسکے معنی ہیں کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر اللہ وہ ہمارا خالق مالک اور رزاق ہے جب ہمارا ایمان اپنے خالق مالک اور رزاق پر ہوجاوے تو پھر فکر کیسا؟ مگر یہاں یہ حال ہے کہ صبحکو مل گیا تو شام کی فکر ہے اور شام کو مل گیا تو صبح کا فکر لگا ہوا ہے حالانکہ اسکی اتنی عمر تک وہ رزاق مطلق پہونچاتا رہا ہے اور اوس کا وعدہ سچا ہے۔ وہ اسیطرح پہونچاتا رہیگا اسکا فکر محض ایمان کامل نہونے کی وجہ سے ہے صرف زبان سے کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اپنا رزاق کہتا ہے اگر ایمان ہو تو فکر کیوں ہوتا ایمان اوس کیفیت قلبی کا نام ہے جو بندے کی اپنے مولا پاک کے ساتھ ہو جاوے اگر کوئی معمولی انسان شام کے کھانے کو کہدے تو اوسکے قول پر اتنا اعتبار ہوتا ہے کہ نہایت اطمینان سے بے فکر بیٹھے رہتے ہیں اور چولہے پر توا نہیں چڑھاتے لیکن اوس رزاق مطلق رب العالمین احکم الحاکمین کے وعدہ پر معمولی انسان سراپا نسیان کے قول جیسا بھی اعتبار و یقین نہیں جب اللہ تعالیٰ نے تیری روزی اپنے اوپر واجب کرلی اور تیری غفلت کفر و بدعت فسق و فجور تمرد و سرکشی کے باوجود بھی وہ رزاق مطلق برابر روزی عنایت فرماتا رہا ہے۔ اور اوس کا وعدہ سچا ہے دیکھو پارہ ۱۲ کا پہلا رکوع شروع آیت وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا کہ زمین پر چلنے پھرنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جسکی روزی اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب نہ کرلی ہو۔

مسلمانو جب تمہارا کلام الٰہی پر ایمان ہے تو تم اوسکے وعدہ پر یقین کیوں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نہیں رکھتے اور اسقدر روزی کی فکر میں لگ گئے کہ روزی رساں کو بھی بھول گئے
حضرت بیدل نے کیا خوب کہا ہے ؎

چرا از رزق امروزہ اسیری فکر غم داری — کہ نگذارد ترا محتاج ایزد تا کہ دم داری
رساند رزق آں رزاق مطلق غم مخور غافل — بھروسہ کن برو بیدل خدا داری چہ غم داری

ہم دیکھتے ہیں کہ حیوانات میں بھی اپنے مالک پر بھروسہ کرنے اور روزی کی طرف سے اطمینان رکھنے کی کیفیت پائی جاتی ہے حیوانات اپنے مالکوں کے دروازوں پر اطمینان سے بیٹھے جگالی کرتے رہتے ہیں اور فکر و پریشانی نہیں رکھتے۔ اون کا یقین ہے کہ وقت مقررہ پر اون کا مالک دانہ پانی پہونچا ہی دیتا ہے افسوس ہے کہ اشرف المخلوقات ہونے کا مدعی انسان اپنے مالک پر حیوان جیسا بھروسہ بھی نہیں رکھتا۔ حضرت بہاؤالدین صاحب کا ذکر ہے کہ آپ پہاڑ میں یاد الٰہی کے لئے جا بیٹھے جب کئی روز کا فاقہ ہو گیا تو گھبرا کر ایک آبادی کی طرف رجوع کی ایک یہودی کے دروازہ پر پہونچے اور کھانے کے لئے دست سوال دراز کیا یہودی نے دو روٹی دیدیں شیخ روٹی لیکر چلے یہودی کا کتا پیچھے ہو لیا اور کچھ دور گئے تھے کہ اوس نے بھونکنا شروع کیا اور کاٹنے پر آمادہ ہوا شیخ نے ایک روٹی کتے کو ڈالدی تاکہ اپنی جان بچائیں کتا اوس روٹی کو کھا کر پھر لپکا اور اوسی طرح بھونکنا اور کاٹنا شروع کیا شیخ نے دوسری روٹی بھی گرا دی اور وہاں سے بھاگے کتے نے وہ بھی کھالی پھر تعاقب کیا جب نزدیک پہونچ گیا تو شیخ نے کہا کہ او بے حیا مجھے کئی وقت کا فاقہ پھر صرف دو روٹی ملی تھیں وہ دونوں روٹی تجھے دیدی اور پھر بھی تو کاٹنے سے باز نہیں آیا دو روٹیوں پر بھی قناعت نہ کی اللہ تعالیٰ نے کتے کو زبان گویا عطا فرمائی کتے نے جواب دیا کہ اے شیخ میں بے حیا نہیں ہوں بے حیا تو ہے کہ اپنے مالک کا دروازہ چھوڑ کر اوسکے دشمن ایک یہودی کے دروازہ پر روٹی کے لئے آیا مجھے دیکھ کہ میں تمام دہوپ میں اپنے مالک کی بکریاں چرا کر شام کو گھر آتا ہوں میرا مالک رات کو آرام سے سوتا ہے اور میں رات بھر حفاظت کرتا رہتا ہوں اور صبر و قناعت سے اپنے اوسی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مالک کے دروازہ پڑا رہتا ہوں جب کبھی میرے مالک کو میرا خیال آجاتا ہے تو وہ روٹی کا ایک ٹکڑا ڈال دیتا ہے اسی پر قناعت کرتا اور راضی برضا رہتا ہوں کبھی کسی غیر کے دروازہ پر نہیں جاتا بے حیا میں ہوا یا تو حضرت شیخ کی آنکھ کھل گئی اور ہوش آگئی کاش کہ انسان اپنے مالک کی رزاقیت پر اتنا ہی بھروسہ رکھتا جتنا ایک نجس جانور کتا اپنے مالک پر یقین رکھتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اسکو روزی خواہ کسی طرف سے ملے دیتا وہی رزاق مطلق ہے۔ جو ہمارا خالق و مالک ہے ایک پنجابی بزرگ فرماتے ہیں ؎

داتا کھاندے رب وا کمیوں کھاتے کھٹ
سترا ان ہی گلاں ہوا جور پہ چیٹ

انسان کی بھول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دی روزی کھاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ یہ خود اپنے قوت بازو سے کما کر کھاتا ہے۔ کیا یہی کلمہ طیبہ پر ایمان ہے قوت بازو کہاں سے آئی صحت و عافیت اور روزی کے اسباب کس نے پیدا کئے وہ ہی حقیقی داتا اور رزاق ہے۔ ایک ہندو شاعر کہتا ہے اور کیا خوب فرماتا ہے ع

داتا ہمارا رام ہے مودی سگل جہاں

کہ دینے والا تو ہمارا وہی رام ہے اور خزانچی سارا جہاں ہے جو اس بادشاہ حقیقی کے حکم سے خزانہ شاہی کا مودی اور مال تقسیم کر رہا ہے افسوس ہے کہ بادشاہ حقیقی کو سب بھول گئے اور خزانچی کو ہی دینے والا اور خزانہ کا مالک سمجھ بیٹھے یہ تو بڑا شرک ہے مسلمانوں تم کو روزی خواہ کسی دروازہ اور کسی راستے سے اور کسی ذریعہ و بہانوں سے ملے سچے مسلمانوں کا فرض ہی کہ وہ اپنے مولا پاک کی طرف سے سمجھے اور اسکا شکر کرے ظاہری طور پر پہونچانے والا تو ایک خزانچی سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور خزانچی کو خزانہ شاہی پر کوئی ذاتی تصرف نہیں ہوتا وہ اپنی ذات پر بھی ایک پیسہ بلا حکم شاہی خرچ نہیں کر سکتا وہ تمہارا رزاق نہیں ہے ہر شخص کو قبل از وقت اور بیش از قسمت کچھ نہیں مل سکتا۔ پھر فکر و

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

پریشانی کیوں ہے۔

لاہور کے نزدیک ایک بزرگ شاہ کاکو گذرے ہیں اونکی خدمت میں ایک قوال نے ایسی خوش آوازی سے قوالی سنائی کہ شاہ صاحب خوش ہو گئے اور فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے قوال نے عرض کیا کہ حضرت رتی گھٹے نہ تل بڑھے جو لکھا کرتار آپ مجھے وہ چیز دے سکتے ہیں جو قضا و قدر نے میری قسمت میں نہیں لکھی؟ اور میری قسمت میں کمی بیشی کر سکتے ہیں؟ اور ایسا نہیں کر سکتے تو پھر میں کیا طلب کروں جو رزاق مطلق نے میری قسمت میں لکھ دیا ہے وہ اوسی وقت پہونچ جاویگا۔ شاہ صاحب کو ہوش آگیا۔ فرمایا بھائی شاہ کاکو کا منہ کالا۔ اب اوس موضع کو بھی کالا شاہ کاکو کہتے ہیں۔

توحید کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے مگر ہم ایک مسئلہ ضروری اور سنا دیتے ہیں جب انسان کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو وہ ہائے وائے کرتا ہے اور گھبراتا اور سخت بے صبری ظاہر کرتا ہے۔ اس بے صبری کے کیا معنی کیا یہی کلمہ طیبہ پر ایمان ہے جب وہ مالک و خالق ہے تو اوسکو ہائے وائے کرنیکا کیا حق حاصل ہے۔ آقا اپنے غلام سے کہتا ہے کہ لاؤ وہ روپیہ جو ہم نے تم کو دیا تھا کیا کوئی سمجھدار غلام ایسی طلبی پر ہائے وائے کریگا اور وہ آقا کا سچا فرمانبردار غلام کہلائیگا ہر گز نہیں جب اسنے اسکو اپنا اور سارے جہاں کا مالک مان لیا اور اوسکی مالکیت پر یقین کر لیا تو پھر ہر گز بے صبری نہیں کر سکتا اپنی چیز کا وہ مالک ہے جب چاہے لے لے اوس کو کیا عذر ہے اور اگر عذر کرے اور بے صبری کرے تو اپنے ضعف ایمان کا اظہار کرنے اور اپنی سرکشی اور نافرمانی پیش کرنے کے سوا کیا کر سکتا ہے زبان سے تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میرا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اوس کا بندہ ہوں اور چاہتا یہ ہے کہ میں مالک رہوں اور وہ میرا بندہ بن جائے۔ جو میں چاہوں وہی ہوتا رہے یہی ایمان ہے۔ افسوس صد افسوس۔ اسنے جب مان لیا کہ میرا مالک خدا تعالیٰ ہے تو اس بندہ کو رضا میں راضی رہنا چاہیئے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

راضی ہیں ہم اوسی میں جسمیں تیری رضا ہی ۔ شکوہ تیری رضا سے صبر و رضا نہیں ہے

اب دوسرا جز و رسالت کو لیجئے ۔

کلمہ طیبہ کا دوسرا جز محمد الرسول اللہ ہی ۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس جز و رسالت کے بھی دو جزو ہیں ایک محمد دوسرا رسول اللہ محمد اسم موصوف ہی اور رسول اللہ اوسکی صفت ہی اسم محمد کے معنی ہیں سراہا گیا اوس سراہا ہوئے پیارے حبیب کی نسبت اللہ تعالیٰ خود شہادت دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہی قرآن کریم کی آیت سنیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے دکیفی باللہ شہیدا کافی ہی اللہ تعالیٰ شہادت دینوالا اسکی شہادت سے زیادہ کسکی گواہی معتبر ہو سکتی ہی قاعدہ کلیہ ہی کہ جو چیز جس شخص نے بنائی ہو وہ جب اپنی خود ساختہ چیز کی نسبت شہادت دے تو کسی دوسرے آدمی کا اعتراض قبول نہیں کیا جا سکتا مثلاً آگرہ کے کسی کاریگر کی بنائی ہوئی ایک دری ہی جسکی نسبت لوگوں میں اختلاف ہی کوئی کسی کی بنائی ہوئی بتاتا ہی اور کسی جگہ سے آئی ہوئی بیان کرتا ہی مگر آگرہ کا وہ کاریگر جس نے وہ دری بنائی تھی خود شہادت دے کہ میرے کارخانہ میں بنی اور میں نے خود اسکو تیار کیا ہی تو کوئی قائل نہیں ہوتا ماننا پڑتا ہے کہ یہ دری واقعی قابل تعریف ہی اسی کاریگر کی بنائی ہوئی ہی بھلا جب وہ خالق کل اللہ تعالیٰ خود ہی شہادت دیتا ہی تو اسمیں کسکو کلام ہو سکتا ہی ۔ وصف خالق ہی جو فرمائے تو بندہ کیا ہے ۔ بعض لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو نعت شریف کا انکار کرتے اور معترض ہوتے ہیں اُن سے کوئی پوچھے کہ کلمہ طیبہ خود نعت ہی اسم محمد خود نعت اور اُسکا اگلا حصہ رسول اللہ یہ بھی نعت غرض سارے کلمہ طیبہ میں نعت ہی نعت ہی جس پر ایمان لانا فرض ہی ساری عمر میں ہر ایک مسلمان کو ایک مرتبہ یہ نعت شریف پڑھنی فرض ہی اس فرض کو بار بار ادا کیا جاوے تو اتنا ہی زیادہ مفید ہی اور ایمان زیادہ قوی ہوتا ہی مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں حضرت کی نعت تو پڑھو مگر حد سے نہ بڑھاؤ وہ ہمارے جیسے بشر تھے ۔ افسوس حد سے تو وہ بڑھائے جسکو حد معلوم ہو ۔ کسی کو حد معلوم نہیں ۔ جب حضور کی حد ہی کسی کو نہیں معلوم تو وہ حد سے کسطرح بڑھا سکتا ہے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اس مسئلہ کے متعلق ایک معتبر روایت سنئے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام شب معراج میں ہمرکاب سعادت سردار دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف لے گئے تو ٹھہر گئے حضور نے ارشاد فرمایا جُر معی یا اخی جبرئیل چلو میرے ساتھ اے بھائی جبرئیل حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور یہاں سے میں ایک قدم آگے بڑھاؤں تو تجلیات الٰہی سے جل جاؤں یہاں سے آگے نہیں بڑھ سکتا میری حد آ چکی حضور نے فرمایا کہ ہمارا تو یہ پہلا قدم ہی حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ اسی مضمون کو ان پیارے الفاظ میں ادا کرتے ہیں

اگر یک قدم بیش بر تر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

اس روایت سے آپکو حد کا پتہ چلا جہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مقرب فرشتے پہنچکر رہ جاتے ہیں او سجگہ سے حضور کا پہلا قدم شروع ہوتا ہے اب سوچو کہ تم کون سی حد سے بڑھانے کی فکر میں گمل رہے ہو۔ یہاں معراج کا ذکر آ گیا اسلئے یہ ضروری مسئلہ بھی بیان کر دیتے ہیں کہ معراج جسمانی ہوئی یا روحانی بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ معراج روحانی ہوئی تھی جسمانی نہیں ہوئی وہ سب دھوکہ میں پڑگئے ہیں ہمارا ایمان ہے کہ حضور کو معراج جسمانی ہوئی اور اس پر ہم دلائل پیش کرتے ہیں اول یہ کہ جب شب اسریٰ میں حضور کو معراج ہوئی تو حضور کو خیال ہوا کہ ہمارے ظاہر کرنے میں کفار مکہ انکار کریں گے چنانچہ ابو جہل سب سے پہلے حاضر ہوا اور بطور استہزا دریافت کیا کہ فرمائیے آج کیا نئی بات سناؤ گے آپ نے معراج کی حقیقت ارشاد فرمائی وہ بہت خوش ہوا اور اُسنے گمان کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو قائل کرنے کا آج اچھا موقعہ ہاتھ آیا بھلا آن واحد میں بیت المقدس اور آسمانوں جنت و دوزخ کی سیر کرکے واپس آ جانا کس طرح قرین قیاس ہو سکتا ہے اس معاملہ میں تو وہ ہمارے ساتھ ضرور اتفاق کریں گے اور معراج سے انکار کریں گے اوسنے حضرت ابو بکر صدیق سے جا کر کہا لو اب بھی اپنے صاحب کی باتوں کو مان لو گے وہ کہتے ہیں ہم رات ہی رات میں بیت المقدس بھی ہو آئے آپ نے بلا پس و پیش فوراً فرما دیا کہ وہ سچ فرماتے ہیں اور اسپر یہ دلیل ہے کہ جب جبرئیل امین آسمانوں سے پلک زدن میں آ جاتے اور وحی لاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

برگزیدہ رسول کے لئے یہ سیر بعید القول اور ما فوق العادت نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ ابوجہل اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے معراج جسمانی پر بحث کی کیونکہ روحانی معراج میں، تو نہ ابوجہل کو انکار ہو سکتا تھا اور نہ کسی دلیل کی حاجت تھی خواب میں یا روحانی سیر میں بیت المقدس پہونچ جانا تو ممکنات سے ہے وہ تو جسمانی معراج میں متردد تھا جسکی تصدیق فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صدیق اکبر ہو گئے۔

دوسری دلیل خود قرآن کریم کے پارہ ۱۹ ربع چوتھا رکوع تیسرا پڑھو قال عفریت من الجن انا اٰتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی علیہ لقوی امین کہا جنوں میں سے ایک نے کہ میں لا دیتا ہوں وہ آپ کو اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں اور میں اسپر قوی اور معتبر ہوں قال الذی عندہ علم من الکتٰب انا اٰتیک بہ قبل ان یرتد الیک طرفک بولا وہ شخص جسکے پاس تھا ایک علم کتاب کا میں لا دیتا ہوں وہ آپکو اس سے پہلے کہ آپکی پلک جھپکے یہ بلقیس کا معتبر اور مشہور قصہ ہے اور مفسرین کا اسپر اتفاق ہے کہ وہ بلقیس کا تخت اسقدر وزنی تھا کہ اوس کو چار جو آدمی اٹھا سکتے تھے اور وہ تخت دو ماہ کی راہ پر موجود تھا سلیمان علیہ السلام جو نبی تھے انکا ایک غلام اوس تخت کو پلک زدن میں اتنے دور دراز فاصلہ سے اٹھا لایا اسپر تو سب مسلمانوں کا ایمان ہے کیونکہ کلام الٰہی میں یہ قصہ مذکور ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ سلیمان علیہ السلام نہ رسول تھے نہ صاحب شریعت نہ اولوالعزم تھے نہ مصطفٰے تھے اون کا ایک غلام تو اسی جسم عنصری سے اتنے بڑے جسمانی وزنی تخت کو اتنے فاصلے سے چشم زدن میں لے آے اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج جسمانی فرمائیں تو شکوک و اوہام پیدا ہو جائیں

تیسری دلیل۔ بلقیس کے قصہ کو تو آپ بہت پرانا کہتے ہیں لیجئے اس زمانہ کی شہادت سنئے۔ اخبار زمیندار میں پچھلے دنوں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ دوران جنگ میں جرمن نے ایک توپ ایسی ایجاد کی جسکا گولہ دو سو من کا تھا۔ اور وہ تین سو میل کی مار کرتی تھی اور اسکا گولہ تین سو میل پر ایسی جلدی پہونچ جاتا تھا کہ آواز پیچھے آتی تھی اور گولہ پہلے پہونچ جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ کافر تو اتنا وزنی گولہ آن واحد میں اسقدر فاصلہ پر پہونچانے کی قدرت رکھتا ہو اور آپ اسکو باور کر لیں لیکن وہ قادر قیوم خدا جسکی شان میں کلام پاک

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

قدیم ان اللہ علی کل شئی قدیر کا پیغام پہنچا رہا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے کیا اوسکی اس قدرت سے انکار کرو گے کہ او بنے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسمانی معراج نہیں بلکہ روحانی سیر کرائی یہی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان ہے۔

چوتھی دلیل۔ قرآن کریم کے پارہ پندرہ پہلا رکوع سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ لنریہ من اٰیٰتنا انہ ھو السمیع العلیم

ترجمہ۔ پاک ذات ہی وہ اللہ جسنے سیر کرائی اپنے بندے کو ادب والی مسجد سے مسجد اقصےٰ تک جسمیں ہمنے خوبیاں رکھیں ہیں کہ دکھادیں اوس کو کچھ اپنی قدرت کے نشانیاں وہ ہے سننے والا دیکھنے والا۔

اسمیں اسریٰ بعبدہٖ سے صاف ظاہر ہے کہ معراج جسمانی ہوئی کیونکہ لفظ عبد کا اطلاق روح مع الجسم پر کہا جاسکتا ہی نہ صرف روح کو بندہ کہتے ہیں اور نہ صرف جسم بلا روح کو سیر کرائی جاتی ہے کیونکہ بندے کو سیر کرائی گئی یعنی حضور کو جسم اطہر و منور کے ساتھہ معراج ہوئی اگر روحانی سیر ہوتی تو عبد کا لفظ نہ ہوتا۔ اس سے صاف اور روشن دلیل کون سی قاطع حجت ہوسکتی ہے۔ نہیں معلوم جسمانی معراج ماننے میں اس کلام پاک کے ہوتے ہوئے کسطرح انکار کرتے ہیں۔

اب کلمہ طیبہ کے باقی معنی سنئے۔

جسطرح بعض آدمی نعت رسول میں حد سے باہر ہونے کا فکر کرتے ہیں جس کا ہمنے کچھ ذکر اوپر کردیا ہے اسی طرح بعض بے دین گستاخی کرنے کو عین ایمان سمجھتے ہیں اور وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ اپنے جیسا بشر کہنے سے نہیں چوکتے یہ مسئلہ بڑا ضروری ہے۔ سنئے۔

قرآن کریم کے پارہ ۱۶ پہلا ربع تیسرا رکوع سورہ کہف کی آخری آیات میں ارشاد ربی ہوتا ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد یعنی اے ہمارے حبیب تم فرمادو سمجھے کہ بظاہر تمہاری مثل ہے اور میری طرف وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے اس آیت میں لفظ بشر سے دہوکہ کہا رہے ہیں۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

عربی میں بشر ظاہری جسم کو کہتے ہیں اونہوں نے انا بشر مثلکم تو یاد کر لیا لیکن یوحیٰ الیّ
پر نظر نہ ڈالی معاذ اللہ اوس پیکر قدسی نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر سمجھنے
لگے یہ تو بات وہ بات ہوئی کہ ایک بے نمازی تارک صلوٰۃ سے جب نماز کے لئے کہا گیا
تو اوسنے جھٹ قرآن کریم کی آیت لا تقربوا الصلوٰۃ پڑھ کر سنادی جس کا ترجمہ ہے کہ نماز
کے پاس بھی نہ بھٹکو یہ تو اوس صورت میں حکم ہے جبکہ مخمور ہو پوری آیت تو اسطرح ہے
لا تقربوا الصلوٰۃ انتم سکاریٰ کہ تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ دراں حالیکہ تم نشہ کی حالت میں ہو
یہ حال ان بے دینوں کا ہے آیت کے ایک حصہ کو پڑھتے ہیں اور انا بشر مثلکم سے
مثلیت کا خیال کر لیتے ہیں یوحیٰ الیّ پر دھیان نہیں کرتے وحی تو صرف حضور پر آتی تھی
تو خاصہ حضور ہی کا ہے۔ ہاں ایک بات حد مشترک ہے وہ اگلا ہے انما الٰھکم الٰہ واحد
یعنی تمہارا معبود خدائے واحد ہے حضرت امام اعظم صاحب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا محمد بشر
آپ نے فرمایا لا کالبشر بل ھو یاقوت فی الحجر کہ حضور بشر جیسے نہیں ہیں وہ ایسے ہیں
جیسے یاقوت پتھروں سے۔ سب پتھر یاقوت نہیں ہو سکتے پتھر کو کوئی کوڑی کو نہیں
پوچھتا اور یاقوت انمول ہے اگر پتھر یاقوت کو اپنے جیسا گننے لگیں تو کسقدر جہالت
ہے۔ وہ لوگ تو حضور کو اپنا جیسا بشر گننے سے نہیں ڈرتے اور میں کہتا ہوں کہ کوئی
بھی کسی کا مثل نہیں ہے غور کریں کہ صورت شکل رونے ہنسنے آواز و گفتار میں کوئی بھی
کسی کا مثل نہیں۔ اگر بشر مثلکم کا ترجمہ بھی ان لوگوں ہی کے لفظوں میں مان لیا جاوے
اور کہا جاوے کہ میں تو تمہارے جیسا بشر ہوں کہدینے کا ارشاد ربی ہے۔ تو بھی قابل
غور یہ امر ہے کہ یہ ارشاد اللہ تعالیٰ کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو ہوتا ہے
کہ آپ انسے فرمادیجئے کہ یہود عزیر ابن اللہ اور نصاریٰ مسیح ابن اللہ کہکر اپنی عاقبت
خراب کر رہے ہیں تم میری نسبت ایسا غلط عقیدہ نہ کر لینا بلکہ میں تم جیسا ہی بشر
ہوں ہاں میری طرف وحی نازل ہوتی ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ بادشاہ اپنے نائب
سلطنت وایسرائے ہند کو حکم دے کہ آپ اعلان کر دیں کہ ہم تو تم سب آدمیوں کی
طرح ملازم شاہی ہیں مطلق العنان بادشاہ نہیں ہیں اس اعلان پر کیا کسی چوکیدار

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

کو یہ حق حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ والیسرائے کو کہے کہ تم تو میرے جیسے ہی ملازم سرکار ہو اگر وہ ایسا کہے تو وہ گردن زدنی ہے۔ دوسری مثال سنئے ایک شخص کا نام نور محمد تھا اوسکا باپ بھی زندہ تھا اور بیٹا بھی موجود تھا باپ نے نور محمد کو پکارا کہ نور محمد ادھر آ باپ کو تو ایسا کہنے کا بھی حق تھا مگر غلام محمد کے بیٹے نے بھی اسطرح پکارا اور نور محمد ادھر آ کیا وہ بیٹا ناخلف نہیں ہے اوسکو تو اسطرح پکارنے کا حق حاصل نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو اسطرح فرما دیجئے۔ اور حضور انور خود بھی ایسا فرماویں لیکن امت کا ایسا کہنا صریح گستاخی اور بے ادبی ہے۔

اب ہم اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالتے ہیں اور دکھلاتے ہیں کہ جو لوگ تثلیث کے وہم میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ کہاں تک مثل ہونیکے سعی کر سکتے ہیں صحیح عقائد کی رو سے امت کے لوگوں میں حسب ذیل مدارج مانے گئے ہیں۔ مومن[1]۔ ابرار[2]۔ صالحین[3]۔ متقین[4]۔ مقربین[5]۔ اولیا[6]۔ اوتاد[7]۔ ابدال[8]۔ قطب[9]۔ غوث[10]۔ تبع تابعی[11]۔ تابعی[12]۔ صحابی[13]۔ اصحاب بدر[14]۔ خلفائے راشدین[15]۔ صدیق[16]۔ نبی[17]۔ رسول[18]۔ الوالعزم[19]۔ مصطفےٰ[20]۔ ہم زیادہ سے زیادہ مومن ہو سکتے ہیں اور اس سے بھی بفضلہ تعالیٰ مدارج بلند ہوں تو بیس مدارج میں سے صرف دس درجہ غوث تک پہونچنا ممکن ہے مگر تبع تابعی کا درجہ ملنا محال ہو گیا چہ جائیکہ باقی مدارج اور سب سے افضل و اعلیٰ نبیوں اور رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثل اپنے آپ کو سمجھنے لگیں چہ نسبت خاک را با عالم پاک یہ بڑی گمراہی ہے اور اوسکی خود قرآن کریم شہادت دیتا ہے دیکھو پارہ ۱۸ آخر ربع سورہ فرقان کا پہلا رکوع وقالوا مال هذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق لولا انزل الیه ملك فیکون معه نذیرا۔ او یلقی الیه کنز او تکون له جنة یاکل منها وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا انظر کیف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا۔ اور کہنے لگے یہ کیسا رسول ہے کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے کیوں نہ اسپر اترا کوئی فرشتہ کہ اوسکے ساتھ ڈرانے کو رہتا یا اسکے پاس خزانہ ہوتا یا اس کے پاس باغ ہوتا کہ اسمیں سے کھایا کرتا اور ظالم کہنے لگے کہ تم ایک مرد سحر زدہ کا ساتھ پکڑتے ہو۔ دیکھ تیرے ساتھ کیسی مثال دیتے ہیں بس بھاگ گئے اور اب کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

مسلمانوں صرف ایسی مثال دینے سے کہ وہ ہماری طرح بازاروں میں پھرتے تھے اور ہماری طرح کماتا کہاتے تھے حسب آیت مذکورہ بالا گستاخ گمراہ ہو گئے اور کوئی راہ نہ پا سکے۔ تو تم اس گستاخی میں کیوں مبتلا ہوتے ہو تم نے کبھی قرآن شریف پڑہا اور سنا ہی نہیں یا تمہارا مذاق ایسا بگڑ گیا کہ صریح آیت قرآنی سے بھی تم سمجھتے نہیں اور اوسی طرح اپنے ساتھ مماثلت کرنے میں گستاخ بے ادب ہو کر اپنی راہ مار رہے ہو قرآن کا منکر کافر ہے اور اب بھی اگر تم نے ایسے مماثلت اور مثلیت ڈھونڈی تو کہیں ٹھکانہ نہیں ہوگا اور پھر تم ہرگز ہدایت پر استطاعت کو نہ پاسکو گے اب اس نتیجہ پر پہنچ کر میں ایک سچی اور صاف بات کہوں گا کہ جس سے گمراہ لوگ اور بھی حاشیہ چڑہائیں گے سنو خدا تعالے وحدہٗ لاشریک ہے الوہیت میں اور حضرت کو پیدا کیا آپ وحدہٗ لا شریک ہیں عبودیت میں نہ اوس کا ثانی نہ اوس کا ہمسر

انت خیر الخلق خیر الانبیاء خیر الرسل مصدر الخیرات منبع الصفات یا محمد

انجمن خدام الصوفیہ کا تیسرا اجلاس

۲۸۔ نومبر کو اکبری مسجد آگرہ میں حضرت قبلہ عالم کے مختصر مواعظ حسنہ

ارشاد فرمایا کہ دین اسلام اپنی عالمگیر دل آویزی اور صداقت سے سب دینوں پر غالب رہا اور اللہ تعالیٰ ابھی اوسکا محافظ ہے جو شخص اسلام کی اعانت و خدمت کرتا ہے وہ جزا کا مستحق ہے اور یہ خاصان خدا کا حصہ ہے ؎

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند
لاغر صفتان و حیلہ جو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز
مردار بود کسیکہ او را نکشند

کم ہمت لوگ تبلیغ اسلام سے ڈرتے اور پہلو تہی کرتے ہیں اونکی ایسی مثال ہے کہ لاہور کے چالیس آدمی کہیں جا رہے تھے کہ راستہ میں دو چور ملے اور اون کو مار کر سب مال و متاع لوٹ لیا جب واپس آئے تو اون سے پوچھا گیا کہ وہ کسطرح لوٹ لے گئے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

وہ بولے چور دو بجنے اور ہم چالیس اکیلے کسطرح مقابلہ کرتے یہی حال آگرہ والوں کا ہے ان کے علاقہ میں ارتداد ہوا دنیائے اسلام میں تہلکہ پڑ گیا اقطائے ہند میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی لوگ انسداد ارتداد کے لئے اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈالکر دوڑے اور مصروف تبلیغ ہوگئے مگر آگرہ والے اوسی طرح خواب خرگوش میں پڑے سوچ رہے ہیں کہ شردھانند اور مالوی دو جنے اور آگرہ والے ایک لاکھ اکیلے کیا کریں اور کسطرح اپنے بھائیوں کو ارتداد سے بچائیں۔ آگرہ کے مسلمانو یاد رکھو کہ اسلام کا بال بیکا نہیں ہوسکتا اس کو وقار سے جس نے سر ٹکرایا وہ پاش پاش ہوگیا اللہ تعالیٰ اسکا محافظ ہے اللہ تعالیٰ کا دین کسی کی اعانت کا محتاج نہیں ہے مگر جو مسلمان خدمت اسلام کریگا۔ اوسکی دین و دنیا میں سرخروئی ہوجائے گی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہوں اور جو حضور کا نام لیوا ہے اوس کا بھی میں خادم ہوں مجھے اوسکے ساتھ محبت ہے مگر جو بے دین اللہ تعالیٰ کے حبیب کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

دنیا میں جسقدر فرقے اور مذاہب پیدا ہوگئے ہیں وہ بے تعداد اور بے حساب ہیں اون کا کوئی حد و شمار نہیں ہے وہ سب بزعم خود یہ سمجھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور دوسرے گمراہ ہیں ہر ایک شخص اپنے مذہب کو پکا اور سچا سمجھتا ہے۔ مگر اس کا کچھ معیار ہونا چاہیے۔ کوئی کسوٹی اور حق و باطل کی جانچ کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ دیکھئے۔ ہیرا ایک رتی ہزار روپیہ کو ملتا ہے اوسی رنگ کا کانچ ہوتا ہے جو ایک پیسے کا دو تولہ آجاتا ہے بلور کی بھی یہی شکل ہوتی ہے بلور پیسے کا اتنا آجاتا ہے کہ ہیرا ایک لاکھ روپیہ کا بھی نہیں آتا۔

اب دیکھو کہ ہیرا صرف ایک کے ہاتھ میں ہے ہر ایک شخص نے بلور کو ہیرا سمجھکر تسلی کرلی ہے کہ ہیرا ہمارے پاس ہے۔ مگر ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہیرا صرف مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے ہم سچے دل سے کہتے ہیں کہ سچا مذہب مسلمانوں کا ہی باقی سب کے ہاتھوں میں وہ کانچ کا ٹکڑا ہے۔ اب ثبوت لیجئے۔ جسقدر فرقے ہیں سب کوئی نہ کوئی دلیل رکھتے ہیں آریہ کہتے ہیں کہ وید خدا کی طرف سے ہے۔ میں سوال کرتا ہوں کہ وید کب نازل ہوئے ہیں اور کس کے اوپر اُترے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اسوقت اسجگہ کونسی مخلوق آباد تھی اسکا جواب کوئی نہیں، ساری دنیا دار یہ جمع ہو کر جواب
دینا چاہیں تو ہمارے اس سوال کے جواب سے قاصر ہیں وہ کہتے ہیں کہ وید انادی ہیں قدیم
ہیں خیال فرمائیں جب مخلوق نہیں تھی تو وید کسکی ہدایت کے لئے آئے تھے۔ فرمائیے اسمیں
ہدایت کہاں ہے مسلمانوں کی کتاب قرآن کریم حضرت پر نازل ہوئی ہماری ہدایت کیلئے اس کا
ثبوت کہ وہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے سنئے قرآن شریف کے نزول سے پہلے عرب شریف اور دیگر تمام
ممالک میں صرف دو زبانیں بولی جاتی تھیں نزول توریت کے وقت تمام ملک کی زبان سریانی
تھی انجیل عبرانی زبان میں اتری مگر قرآن شریف عربی زبان میں نازل ہوا اب دیکھئے کہ
قرآن شریف نے نہ صرف توریت انجیل کو ہی منسوخ کر دیا بلکہ اون کی زبانوں کو بھی صفحہ
عالم سے نیست و نابود کر دیا اس سے زیادہ وہ کیا ثبوت درکار ہے۔ اب دور دورہ قرآن
شریف کا ہے۔ جن ملکوں میں سریانی و عبرانی بولی جاتی تھی وہاں اب عربی بولی جاتی
ہے۔ اور قیامت تک بولی جائیگی۔ اور قرآن کریم کو خواہ کوئی قوم صفحہ عالم سے مٹانا
چاہے وہ خود مٹ جائیگی۔ ہندوستان میں انگریز آئے تو پادریوں نے چاہا کہ کسی طرح
قرآن شریف اکٹھے کر لئے جاویں اور سارے قرآن شریفوں کو تلف کر کے مسلمانوں سے
انکی کتاب مقدس لیلی جائیں اونہوں نے پہلے مبلغ عہ اور پھر سے روپیہ کو قرآن شریف
لینے شروع کئے۔ ایک مولوی صاحب نے کسی پادری سے جو اون کا دوست تھا دریافت
کیا کہ آخر اسقدر قرآن شریف لینے کی کیا وجہ ہے وہ پادری بہت صاف گو تھے مولوی صاحب
سے کہنے لگا کہ مشن کی تجویز ہے کہ تمام قرآن شریف مسلمانوں سے لیکر دریا برد کر دیے
جائیں مولوی صاحب نے جواب دیا کہ مسلمانوں کی کتاب کاغذوں پر نہیں ہے وہ تو ہمارے
دلوں پر لکھی ہوئی ہے مسلمان ایک گھنٹہ میں کئی ہزار اور لکھ لیں گے دنیا میں
کوئی فرقہ ایسا نہیں کہ جو اپنی کتاب کی ایسی حفاظت کر سکے ہمارے دس دس برس
کی بچے کے دلوں پر قرآن شریف لکھا ہوا ہے۔ ایک تو میں ہی ثبوت میں آپ کے
سامنے کھڑا ہوں میں قرآن شریف پڑھتا ہوں اور بعض دفعہ پڑھتے پڑھتے سو جاتا
ہوں تو پیچھے سننے والے حافظ قرآن موجود ہوتے ہیں مگر قرآن شریف کی وہی آیتیں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

منہ سے خودبخود نکلتی رہتی ہیں جو دلمیں نقش ہو رہی ہیں۔ قرآن شریف میں تیس پارے ۵۴۰ رکوع ۱۱۴ سورتیں ۵۴۰۶۰۰ حرف ۱۴۶۰۶ آیتیں ہیں ایک ایک حرف قرآن کریم کا شمار کر لیا گیا ہے کیا کوئی دوسرا مذہب بھی دعوی کر سکتا ہے یا نہیں۔ یہ بات جو یہاں سنی نزدیک ہے یہاں عورتوں کو بھی قرآن شریف یاد ہے دس دس برس کے بچے حافظ قرآن ہیں شاہ عبد العزیز صاحب سات برس کی عمر میں حافظ ہو گئے تھے۔ دنیا میں جسقدر گمراہ اور بے دین فرقے ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ سچا دھرم مسلمانوں کا ہے لاہور اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں جب نمازی کو جاتے ہیں تو دیکھا گیا کہ ہندو عورتیں اپنے بچوں کو لیکر اوس جگہ کھڑی ہو جاتی ہیں جہاں نمازی اپنے جوتے اوتارتے ہیں اگر ان ہندو عورتوں اور اون کے گھر والوں کو اسلام سچا مذہب معلوم نہیں ہوتا تو وہ مسجدیں جوتیوں کی جگہ آکر کیوں کھڑی ہوتی ہیں۔

ایک بیمار کے لئے میرے پاس پانی لائے اور کہا کہ اوسکو دم کر دو میں نے دم کرنے کے بجائے اوسمیں تھوک دیا۔ بیمار تو نہیں بولا مگر اوسکے ساتھ والے نے کہا کہ اس پانی میں شاہ صاحب نے تھوک دیا ہے۔ بیمار نے جواب دیا کہ تھوک دیا تو کیا ہوا اسمیں شفا ہے میں پی لوں گا کیا وہ ہندو اسلام کو سچا مذہب نہیں جانتا تھا۔ قرآن شریف میں صداقت و برکت ہے۔

قرآن شریف کے نازل ہونے کے وقت جو شفا اوسمیں تھی وہ ہی ابتک ہے اور قیامت تک رہیگی جو ایسا کہے کہ قرآن شریف میں برکت و شفا اب نہیں وہ کافر ہے جس مرض کا کوئی علاج نہیں ہے قرآن شریف اوس کا علاج ہے جس کو ڈاکٹر لاعلاج کر دیں ہم اوسکو قرآن شریف پڑھکر دیتے ہیں وہ شفا پا جاتا ہے وہ روحانی بیماریوں کا عمل کرنے سے اور جسمانی جو امراض کا محض دم کرنے سے شفا بخش نسخہ ہے کسی فرقہ کا آدمی جسکے طحال بڑھ گئی ہو آئے اور ایک تیز تلوار لائے ہم اللہ کا کلام پاک پڑھکر اوس تلوار سے طحال کو دباتے ہیں بال تک نہیں کٹتا اور مریض شفایاب ہو جاتا ہے اسیطرح سانپ گزیدہ اور سگ گزیدہ کے لئے گیلی مٹی کا ڈھیلہ دم کر دیا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

جاویگا وہ اوسکے بدن پر پہیر دو جس رنگ کے کتے نے کاٹا ہوگا اوسی رنگ کے بال اوس مٹی کی ڈلی میں سے نکلیں گے وہ اوسیوقت اچھا ہو جائیگا جسکو قرآن کریم کی برکت دیکھنی ہو وہ صبح ہی لے آئے۔ ہم نے یہ بات آجتک کسی کے سامنے بیان نہیں کی مگر اب اظہار حق کے لئے سناتا ہوں۔ تاکہ سب پر روشن ہو جائے کہ ہر مذہب والے کے ہاتھ میں کانچ ہے اور مسلمانوں کے ہاتھ میں بفضلہ تعالی ہیرا انمول ہے۔

۳۰ نومبر کو اکبری مسجد آگرہ میں حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے جو کلمات طیبات ارشاد فرمائے

حیات النبی

بعض لوگ نہ صرف یہ فاسد گمان کرتے ہیں بلکہ زبان سے بہی کہدیتے ہیں اور حضرت حبیب کبریا رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور کے دشمن فوت ہو گئے۔ حالانکہ تعالی اپنے کلام قدیم میں ایسا کہنے اور گمان کرنے سے منع فرماتے ہیں پڑھو پارہ دوسرا پہلا ربع تیسرا رکوع دوسری آیت ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون یعنی تم اون لوگوں کو جو اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہو گئے مردہ مت کہو۔ وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں لیکن بے شعور کو شعور ہی نہیں ہے یہاں مردہ کہنے سے روکا گیا ہے۔ دوسری آیت سنو پارہ چوتہا ربع تیسرا رکوع تیسرا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یعنی تم لوگوں کی نسبت جو اللہ تعالی کی راہ میں شہید ہوئے ہیں یہ گمان بھی مت کرو کہ وہ مر گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی دی جاتی ہے اور خوش وخرم ہیں اسپر جو اون کو اللہ تعالی نے اپنے فضل سے دیا اور خوشوقت ہوتے ہیں اونکی طرف سے جو ابہی نہیں پہونچے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے اون پر اور نہ انکو غم ہے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اس سے صاف ثابت ہوگیا کہ شہید زندہ ہیں اور انکو روزی بھی ملتی ہے وہ خوش و خرم ہیں پہلی آیت میں تو مردہ کہنے سے ہی منع کیا گیا تھا یہاں ایسا گمان کرنے سے بھی روکا گیا ہے اب ہم موت کی تشریح کر دیتے ہیں کہ موت کسکو کہتے ہیں۔

انسان روح اور جسم کے مجموعہ کو کہتے ہیں اور روح و جسم کی مفارقت کا نام موت ہے ایک پنجرہ میں طوطا محبوس ہے جبتک طوطا پنجرے میں ہے ہم کہتے ہیں طوطا زندہ ہے جب طوطا پنجرے کو چھوڑ دیتا ہے تو کہتے ہیں کہ طوطے نے پنجرے کو چھوڑ دیا مگر وہ مرا نہیں ہاں پنجرہ ہی طوطے کو چھوڑ دے تو کہتے ہیں طوطا مر گیا جب پنجرے کو طوطا چھوڑ دیتا ہے تو اسکی پرواز اوس حالت میں پہلے سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے اور وہ مرا ہوا گمان بھی نہیں کیا جاتا البتہ مرنیکے بعد جو طوطا پنجرے سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے کیونکہ پنجرے میں طوطے کے رہنے کی ضرورت نہیں رہتی وہ موت کی صورت ہے اور موت کے بعد جو طوطا پنجرے سے جدا کیا جاتا ہے اوسکی پرواز منقطع ہو جاتی ہے یہ مفارقت موت کے نام سے موسوم ہے پس پنجرے سے مراد جسم انسانی اور طوطے سے مراد روح ہے جب انبیا اور شہدا کی روح اس قفس عنصری سے پرواز فرماتی ہے تو اوسکے مدارج و علو مراتب پہلے سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور عام آدمیوں کی روح قفس عنصری سے جدا کی جاتی ہے یہ جدائی موت کے نام سے موسوم ہے ورنہ روح کے لئے موت نہیں ہے۔

ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ۔ پارہ ۱۵ ربع ۴ رکوع ۲

ترجمہ اے ہمارے حبیب مکرم تمسے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہدیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے اور تم کو روح کا بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔ اب یہ مسئلہ بھی باآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ دور ہونا یا نزدیک ہونا جسم کے لئے ہے روح کے لئے قرب و بعد نہیں ہے۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

در راہ عشق مرحلۂ قرب و بُعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

اسی موضوع پر دوسری مثال لیجئے سورج ایک ہے چین والے کہتے ہیں ہمارے ہاں سورج چمک رہا ہے عرب کہتے ہیں سورج ہمارے گھر میں ہے بظاہر لاکھوں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

میل کے فاصلہ پر ہے اور ہر ایک جگہ ہر ایک شخص کو دکھائی دیتا ہے۔

اب اصل مقصود کی طرف اور مسئلہ زیر بحث کی جانب غور کیجیے رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی حدیث شریف ہے اول ما خلق اللہ نوری ثم خلق الخلق من نوری کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پھر میرے نور سے ساری خلقت کو پیدا کیا۔ عالم امر اور عالم خلق سب حضور کے نور سے ہی بنے ہیں سورج بھی منجملہ اور سبھی کائنات کے ہے جو حضرت کے نور سے پیدا کی گئی ہے اب دیکھیئے کہ سورج میں تو یہ طاقت ہے کہ ہر ایک وقت میں ہزاروں لاکھوں میل کے فاصلہ پر ہر گھر میں موجود ہو اور اسکی نسبت انکار کیا جاتا ہے جس سے ساری کائنات پیدا ہوئی لاکھوں آدمی ایک وقت میں مر کر دفن ہوتے ہیں یہ عقیدہ اسلام مسلمہ ہے کہ ہر قبر میں نکیرین مردہ سے سوال کرتے ہیں کہ یہ کون ہیں مومن پہچان لیتا ہے اور کافر انکار کرتا ہے سب کا اسپر اتفاق ہے کہ حضرت ہر قبر میں ایک ہی وقت پہونچتے ہیں۔

ملک الموت کی نسبت بھی یقینی اور یقینی عقیدہ ہے کہ لاکھوں آدمیوں کی ایک ہی وقت میں روح قبض کرتے ہیں حالانکہ ایک آدمی ہندوستان میں مرتا ہے اور دوسرا افریقیہ میں ایک ہی وقت میں سب جگہ عزرائیل علیہ السلام کا پہونچنا قابل تسلیم ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ایک ہی وقت تشریف لانا معاذ اللہ شرک بتلایا جاتا ہے۔ جب عزرائیل علیہ السلام بھی حضور کے نور مبارک سے پیدا ہوئے اور وہ ہر جگہ حاضر ہو سکتے ہیں تو اوس نور مبارک کے تشریف لانے میں کیا قباحت ہے۔

اب ایک اعتراض مخالف کا قابل لحاظ ہے کہ دو آیات قرآنی جو تلاوت کی گئی ہیں ایک میں مردہ کہنے سے منع فرمایا گیا اور دوسری آیت میں مردہ گمان کرنے کی بھی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ یہ دونوں آیات شہیدوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں اور یہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی شان کا اظہار ہے اسلئے ہم شہید کی تعریف کرتے ہیں۔ شہادت کی دو قسم ہیں۔ ایک شہادت صغریٰ دوسری شہادت کبریٰ کافروں کے ساتھ جہاد کر کے شہید ہو جانا شہادت صغریٰ ہے۔ مگر شہادت کبریٰ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کا پتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث شریف سے چلتا ہے حضر
ایک جہاد فی سبیل اللہ سے مراجعت فرمائے. مدینہ طیبہ ہوئے تو اسوقت آ
اپنے صحابہ کبار سے فرمایا رجعنا من الجہاد الاصغر الی جہاد الاکبر ا
جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف رجوع کی صحابہ کو خیال ہوا کہ شاید اب اس سے
زیادہ کسی جنگ عظیم کی تیاری کرنی ہے مگر حضور نے فرمایا کہ یہ جہاد نفس کیسا
بات یہ ہے کہ شہید اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی ثابت قدمی سے اپنا سر کٹوا
اور آن واحد میں گذرنے والی صورت گذر جاتی ہی لیکن جہاد اکبر میں ایک شخص
کی راتوں میں اپنا گرم بستر چھوڑ کر اور بیوی بچوں سے جدا ہو کر غسل کرتا اور
تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہی اور یہ بات ایک دفعہ نہیں بلکہ آخر دم تک
رکھنی پڑتی ہے حوادث زمانہ رنج و راحت سردی گرمی شادی و غم کوئی حالت ا
نہیں ہوتی جسمیں وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے پہلوتہی کرے
عمر کی ہر آن اور ہر ساعت پامالی نفس جہاد اکبر ہے پس ثابت ہوا کہ شہادت کا
جس سے کہ ہر ساعت میں نفس مرتا ہی انسان کو آیت بالا کی مصداق بنا دیتی
اور ایسے پاک وجود بھی قتلوا فی سبیل اللہ کے ضمن میں آ گئے ؎

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ شہید کا درجہ بلند ہے یا نبی کا سنئے
ربع ۲ رکوع تیسرا ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہ
النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا
جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں پس وہ ان کے
ہیں جن کو اللہ نے نوازا نبی صدیق شہید اور صالحین اور اچھی ہے ان کی
اس آیت سے مدارج کی ترتیب ظاہر ہوتی ہی اول نبی پھر صدیق اوسکے
شہید اور چوتھے درجہ پر صالحین ہیں مسلمانو جب تیسرے درجہ کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ت مردہ کہنے اور مردہ سمجھنے کی ممانعت آگئی تو اول درجہ کی جماعت اور اوسکے سردار ن ہیں ایسے الفاظ کیوں استعمال کرتے ہیں۔ جب قرآن کا فیصلہ ہے کہ تیسرے ے لوگ یعنی شہید زندہ ہیں تو اول درجہ کے برگزیدہ بندے یعنی نبی بدرجہ ے زندہ ہیں۔

محقق اور فلاسفر سب کا اس پر اتفاق ہے کہ روح کے لئے موت نہیں ہے اور جسم مفارقت کے بعد روح کی طاقت کئی گنی زیادہ ہو جاتی ہے دیکھو جب طوطا پنجرے تھا تو اوسکی پرواز محدود تھی مگر پنجرے سے آزاد ہو گیا تو پھر اوسکی پرواز پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر بوضاحت بیان کر چکے ہیں۔ حافظ شیرازی اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ہستی تو چو زیر و زبر شود   تو غم مدار کہ ہستی تو زیر و زبر شود
رہ نور حق بہ دل و جان تو افتد   ما بعد ز آفتاب ہماں خوبتر شود

شہادت کرنے کی زندہ شہادت

ں مدینہ منورہ میں تھا ایک بزرگ شیخ مہتاب الدین جو اب تک زندہ ہیں اونکے ں میں زخم تھا اون کی ٹانگ سوج گئی اور موٹی ہو گئی دربار نبوی کے خادم ے حال پر بہت مہربان تھے رات کو مجھے اندر حاضر ہونے کی اجازت فرما دی تھی اور ہیوں کو ہمراہ لیجاتے تھے یہ اون کا کرم تھا ایک رات ہم اون کو بھی اپنے ساتھ گئے دوسرے دن وہ کہنے لگے کہ آپ نے بڑی مہربانی فرمائی۔ میں نے ایک بجے ور میں عرض کی کہ یا رسول اللہ جب میں گھر سے چلا تو ایک اچھی ٹانگ لیکر چلا تھا واپس جاؤں گا تو اس دردوالی ٹانگ سے کسطرح پہونچوں گا ایک عرب نے پوچھا کہ تم کو کیا ہوا میری سرگزشت سننے پر فرمایا بازار تک ہمارے ساتھ چلو میں ۂ گیا وہاں ایک ٹکڑا کپڑے کا جسپر کوئی مصالحہ تھا دے دیا اور فرمایا کہ ں سے خشک ٹکڑا لگالو۔ فجر کو لگایا شام کو نہ ورم تھا نہ درد نہ کوئی تکلیف

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

بمبئی کا ایک سوداگر ہے جس دن ہم مدینہ چلے وہ کہتے ہیں کہ جذامی تھا اور اوسنے بیس ہزار روپیہ خرچ کئے پونا بمبئی سب جگہ علاج کروایا مگر آخر سب ڈاکٹروں نے جواب دیدیا اور کہدیا کہ تمہارا مرض اب لاعلاج ہوگیا ہے۔ خون بگڑ گیا۔ وہ سوداگر کہتا تھا کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور برسوں شام کے وقت میں حضور میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دنیا کے حکیموں اور ڈاکٹروں نے لاعلاج سمجھکر جواب دیدیا اب رحمۃ اللعالمین کے دروازہ پر حاضر ہیں یہاں سے بغیر اچھا ہوئے نہیں جاؤں گا اسی حال میں روتا رہا۔ ۱۰ منٹ تک آنکھیں بند رہیں جب آنکھہ کھلی تو دیکھا کہ بدن بالکل صاف اور درست تھا وہ شخص قاضی بجلہ جدید بمبئی میں رہتا ہے محمد حسین نام ہے لکڑی کی دوکان ہے جسکو تحقیق کرنا ہو وہ دریافت کرلیوے ۳۳ سال ہوئے میں مصر کے راہ گیا سمندر کے پانی سے استنجے کیا اسلئے زانو سے اوپر تک تمام جسم سرخ ہوگیا اور کھاری پانی کے شور سے جلد گل گئی گوشت نکل آیا۔ شلوار تو پہن ہی نہیں سکتا تھا ذراسی حرکت سے خون نکلنے لگتا تھا سخت تکلیف تھی ایکروز بعد مغرب حضور میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں اس قابل نہیں تھا کہ حضور رحمۃ اللعالمین کے دربار میں حاضر ہوتا یہ حضور کا کرم ہے کہ شرف باریابی بخشا مگر یہ میری بدقسمتی ہے کہ بیٹھہ نہیں سکتا ہر وقت جسم بلپیدہ رہتا ہے پانی اور خون بدن سے بہتا رہتا ہے۔ یہ بات جو پیش آئی۔ ذکر کرنے والی تو نہیں تھی اس وقت کہنی ہی پڑی۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ کو آب کوثر سے دھو لو۔ ایک کنوئیں کو جو مدینہ شریف میں روضہ منورہ کے پاس ہی ہے بیر فاطمہ کہتے ہیں اور اوسکے پانی کو آب کوثر کہتے ہیں۔ میں اودہر گیا اور چونکہ وہاں کوئی جگہ استنجا کرنے کی نہیں تھی اسلئے میں نے ایک کوزہ پانی کا بھرا اور اوس میں سے تھوڑا پانی پیا اور جلد ہر پردہ کی جگہ ہے اور نماز کے وقت وہاں مستورات نماز پڑھتی ہیں اسوقت وہاں کوئی نہ تھا اس لئے اپنے درد والے حصہ جسم پر تھوڑا پانی لگا دیا۔ صبح میرا جسم بالکل اچھا تھا۔

ان ہی ایام میں ایک ساتھی کو روزہ تھا مجھے علم نہیں تھا شام کو وہ میرے ہمراہ جلا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور رات کو وہ بھی دربار شریف میں حاضر ہوا چونکہ دن بھر کا بھوکا تھا افطار کیوقت بھی کچھ کھانیکو نہیں ملا تھا اسلیئے بھوک نے اوسکو بیتاب کر دیا ایک بجے رات کیوقت اوسنے حضور میں عرض کی کہ حضور یہ غلام تو آپکا مہمان ہے بھوک لگ رہی ہی اور صبح پھر روزہ رکھنا ہی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک عرب کچھ کھجوریں دیگیا اوسنے کھائیں اور صبح مجھسے ذکر کیا میں نے کہا بندہ خدا ایک کھجور تو میرے لیئے بھی رکھلی ہوتی۔

مدینہ شریف میں اہلبیت کا روضہ ہے اسمیں امام جعفر صادق امام حسین حضرت عباس علیہم الرضوان ایک ہی قبہ میں آرام فرمارہے ہیں وہاں ایک ضعیف سید تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ پندرہ سال کا ذکر ہے کہ یہاں مکہ معظمہ کا ایک قافلہ آیا اوس قافلہ میں ایک شخص مسمی عبدالرحمن بہت سیدہا آدمی تھا وہ قافلہ کے ساتھ روانہ ہوگیا اور سب ساتہی مدینہ طیبہ میں رہ گئے عبدالرحمن نے پوچھا کہ تم لوگ کیا کرتے رہے اونھوں نے جواب دیا کہ ہم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برأت لینے کے لئے چلے گئے اوسکو بڑا فکر ہوا کہ افسوس میں برأت سے محروم رہ گیا وہ وہاں سے لوٹا اور روضہ منورہ میں حاضر ہوکر رونے لگا کہ یارسول اللہ میں غریب اللہ یار رہ گیا سب ساتہی برأت لیگئے خدارا مجھے بھی برأت مرحمت ہوجاوے اسکی گریہ وزاری اور سادگی قبول ہوگئی اور اوسکو روضہ منورہ سے ایک کاغذ ملا جسپر بخط جلی لکھا ہوا تھا

ھذا برأۃ من النار

جب وہ اوس پروانہ نجات کو لیکر قافلہ میں پہونچا اور ساتہیوں سے تذکرہ کیا تو وہ اس واقعہ سے نہایت متاثر و متحیر ہوئے۔

میرے اوستاد حضرت مولوی عبدالحق صاحب محدث رمضان شریف کا مہینہ مدینہ طیبہ میں گذارتے تھے ایک روز آپ نے حضور میں عرض کی کہ حضور یہ غلام آج حضور کا مہمان ہی اور رحمۃ اللعالمین کے دربار سے بھوکا نہیں جاؤں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بدو نے آپکی دعوت کی مولوی صاحب نے عذر کیا تو بدو بولا کہ میں دعوت نہیں کرتا حضرت دعوت فرماتے ہیں مولوی صاحب بہت نادم ہوئے مغرب کیوقت

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

بدو جلد آنکو لیکر شہر کے جانب شمال ۲ کوس کے فاصلہ پر لیگیا جنگل میں ایک خیمہ نصب تھا وہاں پہونچکر بدو نے اپنے گھر والوں سے پوچھا کہ کچھ کھانا ہے اور ایک پیالہ میں دودھ گھی میٹھا لیکر حاضر کیا مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ اوسمیں ایسی لذت اور لطافت تھی کہ میں نے کسی چیز میں وہ کیفیت نہیں دیکھی پھر ۵ مسکینوں کا کھانا ساتھ لیا اور ہم واپس مدینہ طیبہ کیطرف روانہ ہوئے راستہ میں میں خیال کرتا آرہا تھا کہ اس بدو نے اچھی دعوت کی آج نماز عشا کی جماعت اور تراویح سے بھی محروم رہا اور بارہ میل کا فاصلہ طے کرنا پڑا۔ جب حرم شریف نبوی میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ روشنی ہو رہی ہے کیونکہ کئی ہزار جھاڑ فانوس پہلی رات روشن کر دیے جاتے ہیں مجھے خیال ہوا کہ سحر ہو گئی ہے نماز مغرب کے بعد میں یہاں سے گیا تھا بارہ میل کا سفر کیا اور کھانا کھایا ضرور رات زیادہ گذر گئی اور سحری کا وقت ہے مگر جب اندر داخل ہوا تو معلوم ہوا کہ لوگ نماز مغرب سے فارغ ہوئے ہیں مجھے یقین نہیں آیا دوسرے آدمی سے پوچھا اوس نے بھی یہی وقت بتلایا تب تو عجیب مسرت وانبساط حاصل ہوئی وظیفہ پڑھا اور نماز تراویح اپنے وقت معمول پر ادا کی۔

یہ چند واقعات جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمت میں بیان کئے گئے ہیں اون سے اس مسئلہ کی بخوبی تحقیق ہوتی ہے مسلمانوں ایمان لاؤ اور گستاخی سے باز آؤ۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تعمیل کرو نبی و ولی اور شہید کو مردہ خیال مت کرو چہ جائیکہ سرور کائنات علیہ التحیۃ والتسلیمات کی شان اقدس میں گستاخی اور بدگمانی کرو اور حیات النبی کی جناب میں بے ادبی کر کے اپنے ایمان کو ضائع کرو۔ آجکل ایمان کے ڈاکو بہت ہو گئے ہیں ان سے بچو بس ایمان حضرت کی محبت کا نام ہے۔

انجمن خدام الصوفیہ کا اٹھواں اجلاس

اکبری مسجد آگرہ میں حضرت قبلہ عالم نے ۲۱ دسمبر کو اپنے کلمات طیبات سے مستفیض فرمایا حضور نے ارشاد فرمایا کہ کل کسی نے ہمسے کہا تھا کہ یہاں شیعوں کا بڑا دور دورہ ہے اور اہل سنت والجماعت بھی اون کے ساتھ تعزیہ نکالتے ہیں اور بہت سی رسم بدعات میں گرفتار ہیں اسلئے ہم آج زیادہ تر اسی موضوع پر گفتگو کریں گے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

میں ایکدفعہ جموں علاقہ کشمیر گیا قاضی ضیاء اللہ شیعہ معہ دس بارہ ساتھیوں کے ملنے کے لئے آئے اور وہ اظہار خیالات کی طرف مائل ہوئے۔ میں نے دریافت کیا کہ اس تحصیل میں پہلے کون تحصیلدار تھا اونہوں نے کہا کہ فلاں شخص یہاں تحصیلدار تھے اور اون سے پہلے فلاں فلاں تحصیلدار صاحبان رہ چکے ہیں میں نے کہا کہ اب سے چالیس سال پہلے کی مشلیں نکال کر تحصیلدار موجودہ فیصلہ کرنے لگیں تو ضرور لوگ اونکو پاگل کہیں گے کہ مدعی بھی مر گئے اور مدعا علیہم بھی فوت ہو چکے کوئی گواہ بھی زندہ نہیں رہا اب ان دیرینہ مقدمات کا فیصلہ کرنے سے یہ دیوانہ پن کا اظہار کیوں ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک میں ارشاد فرماتے ہیں تلک امۃ قد خلت الی آخرہ۔ ان کے اعمال اون کے لئے ہیں ۵

رندِ خرابات کو زاہد نہ چھیڑ تو تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حال کو چھوڑو اپنے حال کو سنبھالو۔ انہوں نے دس روز کے بعد خط لکھا کہ میں نے سید شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اور رفض سے توبہ کر لی ہے گالی نکالنا اور برا کہنا ہر ایک عقلمند کے نزدیک برا ہے جس مذہب میں یہ کام عبادت ہو وہ مذہب ہی جھوٹا ہے دیکھو شیعہ مذہب میں صحابہ کبار کو گالیاں نکالنا اور برا کہنا ہی بڑا ایمان ہے اسلئے وہ مذہب ہی جھوٹا ہے۔

میرے پاس ایک مستری ہے اور ہمارے گاؤں کے پاس شیعوں کا ایک مجتہد رہتا ہے ایکروز مستری مذکور اور مجتہد میں گفتگو ہوئی مستری نے کہا کہ شہید تو زندہ ہیں۔ آیت احیاء قرآن کریم میں شہید کے حق میں نازل ہوئی ہے سید الشہداء آنحضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی حیات اس آیت کی رو سے مسلم ہے پھر فرمائیے کہ ساری رات شور واویلا کرنے کے کیا معنی کیا کوئی زندہ کیلئے بھی شور کرتا ہے آپ اونکو شہید مانتے ہیں اور شہید کو زندہ بھی کہتے ہیں۔ بتلایئے کبھی آپ اپنے زندوں کے لئے بھی شور و واویلا کیا کرتے ہیں وہ بولے کہ شاہ صاحب نے پڑھا کر بھیجا ہو گا۔

ایکدفعہ مجتہد بیٹھا تھا اور بہت سے شیعہ بھی بیٹھے تھے اسوقت گفتگو آئی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے سب محبت کا دعویٰ کرتے ہیں مگر مجتہد کا دل تو عداوت اور صرف زبان سے دعوی محبت ظاہر

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہوتا ہے کیوں؟ یزید نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ساری عمر میں ایکمرتبہ شہید کیا اور یہ سال کے سال شہید کرتے ہیں اور پھر دعوی محبت یہ دیوانہ ہیں ان کو ہندوں سے ہی سبق سیکھہ لینا چاہئیے۔ ہندو راون کو مارتے ہیں رام چندر کو نہیں مارتے مگر شیعہ یزید کو نہیں مارتے یہ تو امام حسین کو شہید کرتے ہیں باقی رہا ان کا یہ شور کہ امام کو پانی نہیں ملا اول تو دریائے فرات کے کنارے ایک بالشت زمین کھود و تو پانی نکل آتا ہے اسکے علاوہ میرا ایمان ہے کہ امام آسمان کیطرف اشارہ کرتے تو نیزہ پانی کھڑا ہو جاتا۔ زمین کیطرف اشارہ کرتے تو پانی کے چشمے جاری ہو جاتے اونکے غلامان غلام کی کرامت سے پنجاب میں دو تین واقعات ایسے ظہور میں آئے ہیں کہ پانی نکل آیا یہ حضرت امام کی کرامت سے انکار کرتے ہیں مسلمانو امام حسین علیہ السلام اور اہلبیت کی محبت ہمارا ایمان ہے مگر رافضیوں کی تقلید میں اپنا ایمان بدعات سے خراب نہ کرو۔

دوسرا مسئلہ مرزائیت کے متعلق یاد رکھنے کے قابل ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا علیہم السلام مبعوث ہوئے سب کے اکہرے نام تھے دوہرے نام نہیں مثلاً آدم شیث نوح وغیرہ وغیرہ مگر مرزائی فرقہ کے بانی غلام احمد کا نام دوہرا ہے ایک غلام اور دوسرا احمد بھلا جب ایک لاکھ نبیوں میں سے کسیکا نام ہی دوہرا نہیں ہے تو غلام احمد دوہرے نام کا آدمی کسطرح پیغمبر بن گیا۔ (۲) انبیا علیہم السلام اور خصوصاً حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی استاد نہ تھا کیونکہ اگر کوئی استاد ہوتا تو اوسکی تعظیم واجب ہوتی مگر یہ خاصانِ خدا خود ہی واجب التعظیم تھے اسلئے کوئی اون کا اوستاد ہی نہ ہوا جسکی تعظیم کرتے۔ ہاں غلام احمد کا اوستاد توکل شاہ تھا اس سے بھی ثابت ہوا کہ وہ پیغمبر نہ تھا اور اوسکا دعوے نبوت جھوٹا اور باطل ہے۔ (۳) سب نبیوں نے ۴۰ سال کے عمر میں نبوت کا دعوی کیا تدریجی دعوی کسی نبی نے نہیں کیا مرزا غلام احمد نے کہا میں محدث ہوں پھر مجدد بنا مہدی ہونیکا دعوی کیا پھر مثل مسیح بنا۔۔ نبوت کا دعوی کردیا لعنت اللہ علی الکاذبین مسلمانو یہ سب نئے مذہب جھوٹے ہیں اور یہ لوگ مسلمان کی ڈاکو ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دین کی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اپنے حفظ و امان میں رکھے

انجمن خدام الصوفیہ کا دسواں اجلاس

۲۰ ر دسمبر کو محلہ نوری دروازہ آگرہ میں مجلس وعظ منعقد ہوئی اور حضور کی روح پرور مختصر تقریر دلپذیر
آپ نے فرمایا مسلمانو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول کا ہر مسلمان پر ساری عمر میں ایکمرتبہ
پڑھنا فرض ہے جسطرح دن رات میں پانچ وقت نماز پڑھنا اور سال بھر میں ایک ماہ رمضان شریف
کے مہینہ میں روزہ رکھنا اور چالیس روپیہ نقد یا زیور یا مال موشی پر ایکسال گذر جانے سے زکوۃ
ادا کرنا اور ساری عمر میں بصورت استطاعت ایکمرتبہ حج کرنا فرض ہے اسیطرح ساری عمر میں ایک
مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنا بھی فرض ہے اور یہ اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے بڑی نعمت ہے ایک شخص نے
اپنی عمر کا زیادہ حصہ شرک کفر اور فسق و فجور میں بسر کر دیا ہو مگر جب وہ سچے دل سے توبہ کرتا
اور ایکمرتبہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ لیتا ہے تو اوسکے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

نماز جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے دن رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے مگر شب معراج میں دن رات
کی ۵۰ نمازیں فرض ہوئی تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے عرض کی کہ آپ کی امت ضعیف ہے اسقدر نمازیں ادا نکر سکیگی دوبارہ عرض کر کے
کچھ تخفیف کرا لیجئے چنانچہ حضرت نے جناب باری میں عرض کی ارشاد ربانی ہوا کہ اچھا ۵ نمازیں
کم کر دی گئیں ۴۵ فرض رہیں جب یہ حکم لیکر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پھر اسی
طرح عرض کی کہ جناب کی امت ضعیف ہے ۴۵ نمازیں بھی بہت ہیں ادا نہیں کر سکیں گے
تخفیف کرا لیجئے حضرت نے پھر عرض کی اور ۵ نمازیں تخفیف ہوگئیں ۴۰ نمازیں فرض رہیں
مگر ہر دفعہ جب موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی آپ اوسی طرح تخفیف نماز کیلئے عرض
کرتے تھے اور حضور سرور عالم جناب باری میں عرض کرتے تھے اسطرح ۵ نمازیں ہر دفعہ
پر کم ہوتی رہیں یہانتک کہ صرف ۵ نمازیں فرض رہیں موسیٰ علیہ السلام نے پھر بھی
عرض کی کہ یہ بھی بہت ہیں سردی کی راتوں میں گرم بستر کو چھوڑ کر حکم الہی کی تعمیل کے
لئے حاضر ہونا افراد امت پر دشوار ہوگا اور تخفیف کرائیے مگر حضور نے فرمایا کہ اب مجھے بار بار

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

تخفیف کرنے کیلئے عرض کرنے سے شرم آتی ہے حضرت نے یہ امر الٰہی امت کو پہونچا دیا اور خود اوسپر عمل کر کے نمونہ دکھادیا کہ سفر حضر صحت وعلت ہر حال میں فرض الٰہی نماز کو ادا کرتے رہے مسلمانو جب کوئی رعایا اپنے بادشاہ کے حکم عدولی کرتی ہے تو وہ بغاوت کی مجرم سمجھی جاتی ہے شہنشاہ حقیقی کے اس حکم سے سرتابی کرنا کیا جرم بغاوت نہیں ہے بیشک یہ بندہ کے حکم عدولی جرم بغاوت ہے اور اسی لیے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ایک نماز قضا کرنیوالیکو جیلخانہ بھیجدو اور امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے تارک صلوٰۃ کیلئے قتل کا فتوٰی دیدیا۔ بات بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو بیشمار نعمتیں دیں جس کا کوئی حد وحساب نہیں ہے پھر بندہ اپنے مولا کے حکم سے سرتابی کرے اور نماز نہ پڑھے تو بیشک وہ باغی ہے اور باغی کی سزا قتل ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عذاب تارک صلوٰۃ کیلئے فرمایا وہ کسقدر دردناک ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ ایک نماز ادا نہ کرنیوالا ۸۰ عقبہ دوزخ میں رہیگا اور ۸۰ ہزار برس کا ایک عقبہ ہے اور ہر عقبہ کا ایک سال ۳۶۰ ہزار دن کا ہوتا ہے اب حساب کر لو کہ کتنی مدت دوزخ میں جلنا پڑیگا مسلمانو ڈرو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اور نماز کی پابندی اپنے اوپر لازم کر لو۔

نماز کسکو کہتے ہیں۔ دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر اپنے رب کی طرف رجوع کرنے اور حاضری دینے کا نام نماز ہے نمازی کو ایک نماز کے دوسرے وقت تک فکر و اندیشہ اور لگن لگی رہے کہ نماز کا وقت نہ گذر جاوے اور کہیں نماز قضا نہ ہو جاوے اس خیال میں لگا رہنا ہی اصل نماز ہے ساری دنیا کی بادشاہت کے ضائع ہو جانے کا اتنا غم نہو جسقدر ایک نماز قضا ہو جانے کا صدمہ محسوس کرے۔ اگر تو ساری دنیا کی بادشاہت کا مالک ہو اور اوسکو کوئی چھین لے تو اوس سے زیادہ تجھ کو ایک نماز اور تکبیر اولیٰ کے فوت ہو جانے کا غم ہونا چاہیے تب تو نمازی ہے ورنہ نمازی نہیں۔ میں تم کو گواہ کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں کبھی نماز نہیں چھوڑونگا تم بھی اقرار کرو کہ ہمیشہ نماز کے پابند رہو گے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہمکو خدا تعالیٰ نے دنیا میں کیوں بھیجا ہے

لوگو ہمکو خدا نے دنیا میں کیوں بھیجا ہے گیا اسلئے بھیجا ہے کہ اوسکی دی ہوئی بیشمار نعمتیں اور پاک رزق کھاکر اوسکو غلاظت بناکر پھینکدیں یا بیوی بچوں میں مشغول رہکر کولہو کے بیل بنے رہیں۔ سنئے پیدائش انسان کے علت غائی خود اللہ تعالیٰ اپنے کلام معجز نظام میں ارشاد فرماتے ہیں وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کہ ہمنے جنوں اور انسانوں کو محض عبادت کے لئے پیدا کیا ہے مقصد اس پیدائش انسان کا یہ ہے کہ دنیا میں جاکر عبادت کریں اور اپنے دلوں کو پاک کرکے پھر اللہ تعالیٰ کے پاس پہونچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جسم آپ کو عبادت کرنیکے لئے عطا کیا ہے جو کام اس بدن سے لیلو وہ تمہارا ہے یہ بدن تو مستعار ملا ہے۔ ایک نہ ایک دن تمسے جدا ہو جائیگا ایک جولاہے کو مستعار اوزار کپڑا بننے کے لئے مل گیا اوسکو خیال تھا کہ دو روز کے بعد یہ اوزار واپس لیلیا جائیگا اس سے جسقدر ہوسکے اپنا کپڑا تیار کرلیا جاوے پس اوسنے رات دن لگ کر اپنا کام کرلیا کیا سمجھے یہ بدن بھی ہم کو عاریتہً ملا ہے اور برتنے کے لئے دیا گیا ہے یا لینے کے لئے نہیں دیا بعض مسلمان روزہ نہیں رکھتے اسوجہ سے کہ روزہ رکھنے سے کمزور ہوجائینگے روزہ سے جو فوائد و برکات اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو انعام عطا ہونے والے ہیں اون کا تو وہی یقین کریگا جس کو آخرت پر یقین ہے ظاہری طور پر جس بیماری کا کوئی علاج نہیں اطبا و ڈاکٹران جس کے علاج سے عاجز ہیں اوس کا علاج صرف روزہ ہے۔

نماز کی برکات

نماز روزہ کے فائدہ ظاہری و باطنی بیشمار ہیں۔ ایک چور نے کسی کے ہاں سے مویشی چرایا صاحب خانہ جاگ اٹھا اور اوس نے چور کا تعاقب کیا چور بھاگ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کر ایک جگہ قبلہ رُو کھڑا ہو گیا اور نماز کی نیت باندھ لی لوگ جب وہاں پہونچے تو سمجھے کہ یہ کوئی نمازی ہے شب بیدار نماز پڑھ رہا ہے یہ فارغ ہو تو اوس سے دریافت کریں کہ راستہ سے کوئی چور تو نہیں گیا جب چور نے سلام پھیرا تو اونہوں نے پوچھا کہ کوئی آدمی ادھر آیا چور نے کہا ہوں ہاں لوگ سمجھے کہ اب وظیفہ میں ہے چلو اسی راستہ تلاش کرو۔ چور کو چھوڑ دیا اور تعاقب میں سیدھے چلے گئے اس چور کو نماز نے بچالیا بتاؤ سچی نماز کیوں نہ بچائے گی۔ سب مسلمانوں کو نماز روزہ کا پابند رہنا چاہیے اسی میں فلاح دارین کا راز مضمر ہے۔

انجمن خدام الصوفیہ کا بارہواں اجلاس

۵ دسمبر کو جامع مسجد آگرہ میں حضور نے کلمات طیبات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا

آپ نے ارشاد فرمایا کہ پچھلے جمعہ کو کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ توحید کے متعلق بیان کیا گیا تھا اب دوسرے حصہ رسالت کے متعلق سنئے اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف الرحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم۔ ترجمہ۔ تمہارے پاس تم میں سے رسول آیا تمہاری تکلیف ان پر شاق گذرتی ہے اور تمہاری بہبود کے حریص ہیں اور مسلمانوں پر نہایت درجہ شفیق و مہربان ہیں پھر کہدو کہ مجھے خدا بس کرتا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اوسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور عرش عظیم کا وہی مالک ہے۔ پارہ ۱۱ سورہ توبہ کا آخری رکوع خدا تعالیٰ نے جتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اون کا کوئی حد و شمار نہیں ہے مگر ہمارے لئے سب سے اعلیٰ اور سب سے افضل نعمت یہ ہے کہ ہم کو اپنے حبیب

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

بکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اُمت میں پیدا کیا۔ کیسا رسول غمخوار اور ہماری ایمان پر حریص نہایت شفیق اور نہایت مہربان آپکی رسالت پر ایمان لانے اور کلمہ طیبہ لاالہ الا اللہ محمد الرسول صدق دل سے ایکمرتبہ پڑھ لینے سے ساری عمر کے شرک و کفر اور ہر قسم کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ایک آدمی کافروں کے گھر پیدا ہوا ہو ساری عمر کفر و شرک کرتا رہا ایک مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ لیا سب گناہ معاف اور وہ ہمارا بھائی ہوگیا۔ ہمارا رشتہ مسلمانوں کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے واسطہ سے ہی اسلامی رشتہ ہی جو حضور کا غلام ہی ہم اوسکے خادم ہیں جو شخص حضور کی بے ادبی کرتا ہی وہ خواہ کتنی ہی نمازیں اور روزے کرتا رہی اسکی کوئی عبادت قبول نہیں حضرت عیسیٰ کی طرف وحی آئی کہ ایک آدمی کل دنیا کی عبادت کرتا ہی اور آسمان والوں کی بھی عبادت بجا لاتا ہے ہم کو اوسکی عبادت کی کچھ پرواہ نہیں جبتک ہمارے دوستوں کی محبت اور اون کے دشمنوں کے ساتھ عداوت نہیں اوسکی سب عبادتیں بیکار ہیں۔

کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک دونوں جز و نہ پڑھے۔ پڑھتے ہیں محمد الرسول اللہ پیچھے سے لاالہ الا اللہ پہلے سے لیکن ایمان میں محمد الرسول اللہ پہلے ہے آدمی پہلے حضرت کی رسالت پر ایمان لاتا ہے پھر توحید تک رسائی ہوتی ہی۔ ہمکو لاالہ الا اللہ کس نے سکھایا۔ محمد الرسول اللہ نے پس پہلے تو محمد الرسول پر ایمان لائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور نے فرمایا قل من قال لا الہ الا اللہ فدخل الجنۃ کہ اے ابوہریرہؓ کہہ دو کہ جس کسی نے کہا لاالہ الا اللہ پس وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اسمیں لاالہ الا اللہ کے ساتھ محمد الرسول نہیں فرمایا وجہ یہ ہے کہ لاالہ الا اللہ تو وہی کہتا تھا جو جزو رسالت پر ایمان لے آتا تھا۔ اون کیلئے سب سے بڑی عجیب بات یہ تھی کہ ایک اللہ تعالیٰ کی پرستش اون کے روبرو پیش کی جاتی تھی چنانچہ پارہ ۲۳ سورہ ص کے پہلے رکوع میں ارشاد ہوتا ہے اجعل الالھۃ الھاً واحداً ان ھذا لشئ عجاب کیا اوسنے سارے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

معبودوں کا ایک ہی معبود بنا دیا یہ بڑے تعجب کی بات ہے، ایک خدا کا ماننے والا سارے عرب شریف میں ایک بھی نہ تھا لا الہ الا اللہ وہی پڑھتا تھا جو محمد الرسول اللہ پڑھ لیتا تھا - ہماری نجات کا مدار عملوں پر نہیں ہے - ایمان اور عقیدہ پر نجات منحصر ہے کوئی عمل بغیر ایمان کے قبول نہیں ہے -

آجکل مال و دولت اور علم و فنون میں بہت ترقی ہو رہی ہے مگر ایمانی قوت کم ہو گئی ہے اس ایمانی دولت کے ڈاکو جگہ جگہ پھیل گئے ہیں اس شہر میں بھی رہتے ہیں ان کا کام سوائے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے کچھ نہیں ہوتا پس مسلمانو ان ایمان کے ڈاکوؤں کی صحبت سے پرہیز کرو ان ڈاکوؤں سے بدتر ظالم وہ ہیں جو انکی صحبت میں جاتے ہیں -

لاہور میں دو آدمی جاتے تھے ان میں سے ایک نے کسی کی نسبت کہا کہ یہ بڑا بے حیا فرقہ ہے دوسرا سمجھدار آدمی تھا اوسنے کہا کہ اوس سے زیادہ بے حیا وہ ہیں جو اون کے پاس جاتے ہیں - مسلمانو یہ ایمان کے ڈاکو تو بے دین ہیں تم انکے پاس جا کر ان سے زیادہ بے دین کیوں بنتے ہو قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تقعد بعد الذکرے الی اخرہ کہ ظالم قوم کے پاس ہی مت بیٹھو ان کا اثر ضرور برا پڑیگا یہاں ظالموں کے پاس بیٹھنے کی ممانعت ہوئی ہے - اور گیارہویں پارہ میں حکم ہوتا ہے وکونوا مع الصادقین کہ سچوں کے ساتھ رہو -

ایک آدمی ہماری ماں کو گالی دے یا باپ کو برا کہے پھر بھی ہم اوسکے ساتھ محبت و دوستی رکھ سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں پھر ادھر تو ہم حضور کے غلام کہلاتے ہیں اور اوس شخص سے جو اہانت کرتا ہو اور گستاخی و بے ادبی پر آمادہ رہتا ہو اوسکو ہم کچھ نہ کہیں اور اوسکے ساتھ دوستی رکھیں یہ کیسے ممکن ہے - ۵ سال کا بچہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اوسکی ماں کو کوئی برا کہے اوسکی غیرت و حمیت اجازت نہیں دیتی فطرت رسائی اوسکو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنی ماں باپ کے برا کہنے والے کو اچھا نہیں سمجھتا - حدیث شریف میں آیا ہے لا ایمان لمن لا غیرت لہ جسمیں غیرت نہیں ہے اوسمیں ایمان نہیں ہے صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے فروا من المجذوم کفروا من الاسد کہ کوڑھی سے ایسے بھاگو

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

جیسے شہر سے بھاگتے ہو مسلمانو جسم کی کوڑھی سے تو تم پرہیز کرتے ہو مگر روحانی کوڑھیوں سے بھی پرہیز کرنا ازبس ضروری ہے کیونکہ جسم کے کوڑھی کا اثر تو صرف جسم پر ہوتا ہے اور روحانی کوڑھیوں کی صحبت تمہاری روح کو کوڑھی بنا کر دین و دنیا میں برباد کر دیگی ایکدفعہ میں اپنے مولوی صاحب کے ہاں مہمان ہوا اونہوں نے میرے لئے ایک مکان تجویز کیا جہاں میں نے قیام کیا مگر مجھے سخت بے چینی اور تکلیف رہی آگ سی لگی رہتی تھی میں اضطراب میں ٹہلنے لگا آخر ایک کونے میں سوراخ میں کچھ بال نظر آئے معلوم ہوا کہ وہاں کوئی کنجری رہتی تھی اوسکی سیاہ کاری کا اثر اوسجگہ پر باقی تھا میں نے مولوی صاحب سے شکایت کی کہ آپنے مجھے اس مکانمیں کیوں ٹہرادیا جہاں زنا ہوتا رہا اور اوسکی نحوست اسجگہ ابتک موجود ہے مولوی صاحب نے فرمایا کہ اسلئے ایسا کیا گیا ہے کہ اس مکانکی نحوست آپکے قدموں کی برکت سے دور ہوجاوے میں نے کہا کہ بھائی اسوقت تو اوسکی نحوست مجھے پریشان کر رہی ہے مسلمانو اگر اپنی ایمانکی حفاظت چاہتے ہو تو اونکے پاس بھی نہ بیٹھو تم ایک اشرفی کی کسقدر حفاظت کرتے ہو کہاں کہاں چھپا کر احتیاط سے رکھتے ہو کیا ایمان کی حفاظت مال کے برابر بھی ضروری نہیں ہے۔

انجمن خدام الصوفیہ کا پندرہواں شاندار اجلاس

۱۱ر دسمبر کو مکان شیخ محمد حسین محمد صدیق پر حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے وعظ فرمایا مسلمانو غور کرو کہ ہم دنیا میں کیوں آئے ہیں۔ اللہ تعالی اپنے کلام پاک میں خود ارشاد فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون کہ ہم نے جن و انسان کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے یعنی معرفت الٰہی کیلئے ہم دنیا میں آئے ہیں ہماری عبادت سے تو اللہ تعالی بے نیاز و بے پرواہ ہے اسکو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں۔ عبادت کی ضرورت ہمکو ہی ہے حضرت مولانا روم نے ایک اعرابی کا قصہ مثنوی میں فرمایا ہے کہ عرب شریف کا ایک بدو افلاس و بے سروسامانی سے تنگ آگیا تھا اوسکی بیوی نے اوسکو مشورہ دیا کہ ہم فاقہ اور تنگدستی سے پریشان ہیں سنا ہے کہ بغداد کا خلیفہ غریبوں اور مسکینوں کی دستگیری کرتا ہے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور بڑی سخی سرکار ہے امیر ہے شہر ہے تجھکو بھی اوسکی دربار میں حاضر ہو کر اپنی غربت و مسکینت کا اظہار کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ وہ ہمارے لئے کوئی ایسا انعام عطا فرمائے جس سے ہمارا افلاس دور ہو جائے غریبانہ بدوش صحرانشین عرب کو بیوی کی مشورہ سے حرکت ہوئی اور اوسنے بادشاہ کیلئے تحفہ تحایف کا فکر کیا مگر فکر ہر کس بقدر ہمت اوست - عرب کے لق و دق صحرا میں جہاں پانی کی قلت اور بڑی قدر ہے آخر یہی تجویز قرار پائی کہ بارش کا شیرین اور صاف پانی فراہم کیا جاوے اور اسکو شاہ بغداد کے لئے تحفہ میں پیش کیا جاوے چنانچہ بارش کا پانی ایک مٹی کی ٹھلیا میں جمع کر لیا گیا اور سر بمہر کر کے اوسکو بغداد کے خلیفہ کی نذر گذرانے کے لئے سر پہ اٹھا لیا - مدتوں کی مسافت طے کر کے بغداد پہونچا اور دربار خلافت میں تحفہ پیش کرنے اور اپنی تکلیف عرض کرنے کا ارادہ کر کے حاضرین دربار کی آخری صف میں کھڑا ہو گیا - دربار خلافت کی شوکت و عظمت اور درباریوں کی شاندار آرائشوں سے ایسا مبہوت ہو گیا کہ لب کشائی کی بھی جرأت نہ رہی جب دربار میں سب کی عرض معروض ہو چکی تو بادشاہ کی نظر اوس صحرانورد عرب پر پڑی جو پرانی سی ٹھلیا سر پر رکھے ہوئے کھڑا تھا از راہ ترحم باریابی کا حکم دیا اور خود ہی حالات دریافت فرمائے غریب عرب نے اپنا تحفہ پیش کیا اور اپنی حالت زار گذارش کی بادشاہ نے وہ گرم سڑا ہوا پانی کا تحفہ قبول فرمایا اور حکم دیا کہ اسکی ٹھلیا کا پانی لیلو اور اسکو اشرفیوں سے بھر دو اور خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمایا غسل اور طعام و قیام کے بندوبست کی تاکید فرما دی تاکہ سفر کی تکان اور ماندگی رفع ہو جاوے - عرب نے حمام کیا کپڑے بدلے لطیف و خوشگوار کھانے کھائے اور بادشاہ کے مراحم خسروانہ اور عنایت و قدر دانی سے حیران رہ گیا جب تکان رفع ہو گئی بچے یاد آئے تو اجازت مانگی - بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارا مہمان خشکی کے راستہ بہت تکلیف پاکر آیا ہے اسکو کشتی میں سوار کر دو اور دریائے دجلہ کے راستہ پہونچا دو حسب الحکم شاہی عرب مسافر کو کشتی میں سوار کرایا گیا اور بغداد شہر کی جسکے عین وسط میں دریائے دجلہ بہتا ہے سیر کراتے ہوئے لیچلے عرب نے کیوں ایسی سیر کی تھی جب اوسکی نگاہ دریائے دجلہ کے صاف و شیرین پانی

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

پر پڑی کہ وہ آستانہ خلافت کی قدمبوسی کرتا ہوا بیشمار مخلوق الٰہی کی سیرابی و خوشحالی کے لئے جاری ہی تو اسکی آنکھ کھل گئی ہوش آ گیا اپنے دلمیں نادم ہوا کہ افسوس اس بادشاہ کے لئے تو سڑا ہوا صحرا کا گدلا پانی ٹھلیا میں بھر کر لایا تھا جو مرور زمانہ اور بند ٹھلیا کی وجہ سے گرم اور خراب ہو گیا اس خلیفہ کے تو دروازہ پر چشمہ شیریں جاری ہی اسکو میری ٹھلیا کی مطلق ضرورت نہیں ہی یہ تو محض اسکا کرم ہے کہ اوسنے میری ٹھلیا قبول کر لی یہ مسلمانو ہماری عبادت کا یہی حال ہی اللہ جلشانہ کے دربار میں ہماری طاعت و بندگی کی کیا وقعت ہو سکتی ہی وہ اپنے فضل و کرم سے قبول کرلے اور اپنے بندے کو نواز کر انعام عطا فرمائے تو یہ اوسکا کرم ہی۔ اپنی عبادت پر نازاں نہ رہو عبادت تو ہم سے زیادہ وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو ایمان کے ڈاکو ہیں اور سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جناب میں گستاخی کرنے کو ہی عین ایمان تصور کرتے ہیں اور دعوے اسلام کا کرتے ہیں بات یہ ہی کہ دنیا میں جسقدر مذاہب اور فرقے ہیں وہ سب سمجھتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں اور ہمارا طریقہ بھی اچھا ہے اسلئے وہ اس طریقہ کی پیروی کرتے ہیں مگر حق یہ ہی اور غور سے دیکھا جاوے تو مسلمان ہی یہ دعوے کر سکتے ہیں کہ وہ حق پر ہیں اور اسلام ہی سچا مذہب ہی ہر ایک دعوے کے لئے دلیل کی ضرورت ہے۔ بڑے بڑے حقائق و دلایل تو جدا رہے ہم عام فہم ثبوت پیش کرتے ہیں لاہور میں ایک ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ہالرئیڈ صاحب تھے انہوں نے ایکدفعہ اپنے سررشتہ دار منشی عزیز الدین سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہی کہ اسلام سچا مذہب ہی منشی عزیز الدین نے اپنی فہم و معلومات کے مطابق جواب دیا مگر ہالرئیڈ صاحب نے جو بات کہی وہ ہر مسلمان کو یاد رکھنی چاہیے اوس انگریز نے کہا کہ دیکھو ولایت کی پارلیمنٹ میں سات سو ممبر ہیں اور ایک ایک ممبر انتخاب روزگار ہی ایک لاکھ آدمیوں کے برابر ایک شخص عقل و تدبیر رکھتا ہی پھر وہ سب ملکر ایک قانون وضع کرتے ہیں لیکن اوس مدبرانہ قانون پر ایک سال نہیں گذرتا جو اوسکو منسوخ یا ترمیم کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور مجبوراً تصحیح و ترمیم کرنی پڑتی ہی تمہارے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عرب کے جنگل میں ایک قانون بلا کسی کی صلاح و مشورہ کے دنیا کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سامنے پیش کیا ۱۳ سو سال گذر گئے مگر آجتک اوسمیں غلطی نہیں نکلی اور اوس کا ایک
حرف تبدیل نہیں ہوا کیا یہ سچا مذہب نہیں ہے۔

ایک مثال تو میں نے ہال ریڈ صاحب کی سنائی۔ اب آپکے اطمینان کیلئے دوسری
دلیل یہ ہیکہ جتنی بیماریاں ہیں اون کا علاج حکیم اور ڈاکٹر کرتے ہیں یونانی کہتے ہیں ک
سگ گزیدہ کی اوس جگہ کو جہاں دیوانے کتے نے کاٹا ہو فوراً جلادو ڈاکٹر بعض حالتو
میں مرض لاعلاج کہدیتے ہیں مگر میں کہتا ہوں مسلمانوں کے پاس علاج ہے اور یہ بات میں
اسوجہ سے نہیں کہتا ہوں کہ میرا جسم مسلمانوں کے گھر پیدا ہوا یا میرا نام مسلمانوں کا سا ہے اور میں
مسلمانوں کے ہاں تربیت پائی بلکہ تجربہ سے اپنے یقین کو حاصل کرو اور کلام الٰہی پڑھ کر
اسپر دم کر دو۔ ایک آدمی تو اسلام میں میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں میں سگ گزیدہ
پر کلام الٰہی پڑھ کر دم کر دوں گا اگر زہر ہو جاوے تو میں ذمہ دار ہوں اسیطرح مار گزیدہ کا
علاج محض کلام الٰہی سے کیا جاویگا مسلمانو کلام الٰہی تمہارے جسم کے مہلک زہروں کو دور
کر دیگا تو کیا تمہاری روح کیلئے اس سے بہتر کوئی شفا بخش نسخہ ہو سکتا ہے۔ اور کیا دوسرے
مذہب والے بھی اپنی کتابوں سے ایسی ظاہری و باطنی شفا ثابت کر سکتے ہیں۔

آگرہ میں انجمن خدام الصوفیہ کا سترہواں اجلاس

۱۰ دسمبر سنہ ۲۶ء کو آگرہ محلہ دربار شاہ جی میں باہتمام امیر الدین صاحب جلسہ انجمن خدام الصوفیہ منعقد
ہوا روشنی شامیانوں اور فرش وغیرہ کا بہت اچھا انتظام تھا ۹ بجے شب کو حضرت قبلہ عالم جناب
شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی معہ خدام و علمائے کرام جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اول
منشی بشیر احمد صاحب نے نعت شریف پڑھی اور پھر مولوی شیر نواب خانصاحب قصوری نے وعظ ف
اسکے بعد مولانا حافظ علی احمد خانصاحب پشاوری نے ڈھائی گھنٹہ تک نہایت پُر اثر وعظ فرما
حقائق قرآنی طلاقت لسانی سے فاضل علامہ نے ایسی در افشانی فرمائی کہ حاضرین مدت
یاد رکھیں گے بالآخر حضرت قبلہ عالم روحی فداہ صدر جلسہ نے اپنے کلمات طیبہ
سے حاضرین جلسہ کو مستفید و مستفیض فرمایا حضور ممدوح الشان کی جامع و مبسوط تقر

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

یا تھی گویا دریا کو کوزہ میں بند کردیا تھا جو لفظ آپ کی زبان مبارک سے نکلتا تھا وہ مشتاقان
یارت کے دلوں پر کالنقش فی الحجر ہو جاتا تھا خوش قسمت ہیں آگرہ شہر اور مبارک
ہیں وہ مسلمان جو حضرت ممدوح الشان کے چشمہ فیض سے سیراب ہو رہے ہیں۔
ہم آپ کے مواعظ و نصائح کو بالاختصار اوپر درج کرچکے ہیں۔

انجمن خدام الصوفیہ کا اٹھارہواں شاندار اجلاس

۱۱ر دسمبر سنہ ۲۲ء کو آگرہ محلہ مائی تھان میں انجمن خدام الصوفیہ کا اجلاس منعقد ہوا قریب ۸ بجے
شب حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کی سواری معہ خدام و علماء کرام جلسہ گاہ میں پہونچی
نعرہ اللہ اکبر سے مائی تھان گونج اٹھا۔ اول منشی بشیر احمد صاحب نے نعت شریف
پڑھی پھر مولانا شیر نواب خاں صاحب نے عالمانہ تقریر فرمائی اسکے بعد حضرت مولانا
مولوی حاجی امام الدین صاحب فاضل رائے پوری نے اپنے دردانگیز مواعظ حسنہ
سے حاضرین کو مستفیض فرمایا بالآخر حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے حاضرین کو اپنے
کلمات طیبات سے حاضرین کو مستفید و مستفیض فرمایا حضرت ممدوح الشان کی دلکش
طرز بیانی اور روحانی تصرفات کا اہل آگرہ پر ایسا اثر ہو گیا ہے کہ قیامگاہ پر بھی زائرین کا
ازدہام لگا رہتا ہے صبح و شام حلقے ہوتے رہتے ہیں لوگ بکثرت داخل سلسلہ عالیہ ہو رہے
ہیں اکثر نئی روشنی کے جنٹلمین بی۔ اے۔ ایم۔ اے جو فلسفہ یورپ سے تہذیب مغربی کے
دلدادہ ہوتے جارہے تھے آپ کی نظر کیمیا اثر سے پھر اوسی پرانے زہد و اتقا کی گرویدہ
ہو رہے ہیں اور اوس شمع ہدایت کے گرد پروانہ وار نثار ہو رہے ہیں الحمد للہ کہ حضور والا کا
سفر نہایت کامیاب رہا اور آپکے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے اس علاقہ جمود و غفلت
میں عجیب احساس اور بیداری کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

آگرہ میں انجمن خدام الصوفیہ کا انیسواں اجلاس

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

۱۲ر دسمبر سنہ ۲۴ء کو آگرہ محلہ بلوچپورہ کلاں میں انجمن خدام الصوفیہ کا اجلاس منعقد ہوا اعلیٰحضرت قبلہ عالم روحی فداہ معہ خدام و علماء کرام بسواری موٹر جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے۔ آج ہجوم کا یہ عالم تھا کہ جلسہ گاہ میں آدمی پر آدمی گرا پڑتا تھا نعرہ اللہ اکبر سے تمام مکان گونج رہا تھا۔ اول مولوی شیر نواب خان صاحب نے بحکم اعلیٰحضرت وعظ فرمایا پھر مولانا حافظ علی احمد جان صاحب پشاوری نے حسب معمول حقایق و معارف قرآنی اور قصاید عربی نہایت موثر لہجہ سے تین گھنٹہ تک بیان فرمائے بالآخر حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے اپنے جامع و دقیع کلمات طیبات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔

آگرہ میں انجمن خدام الصوفیہ کا بیسواں عظیم الشان جلسہ

۱۳ر دسمبر سنہ ۲۴ء کو بروز جمعہ جامع مسجد آگرہ میں انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا حضرت قبلہ عالم روحی فداہ معہ خدام و علماء کرام وسطی دروازہ سے تشریف لائے حاضرین و زائرین اوس شمع ہدایت کے گرد پروانہ وار فدا ہو رہے تھے اور دیدار فیض آثار سے مستفیض ہونیکے لئے دور دور سے آکر بندگان خدا جمع ہو گئے تھے اول نعت شریف سے جلسہ کا افتتاح ہوا پھر مولانا حافظ علی احمد جان صاحب پشاوری نے ایک گھنٹہ حاضرین کو اپنی تقریر دلپذیر سے محظوظ فرمایا اون کے بعد مولانا سید غلام قطب الدین صاحب برہمچاری بدایونی بحکم اعلیٰحضرت کھڑے ہوئے اور آپ نے اپنے مشہور دلاویز دلکش طرز بیان اور لحن داودی سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ وقت تو زیادہ گذر گیا تھا مگر لوگوں کے اصرار و اشتیاق کیوجہ سے حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے نہایت دلکش مختصر اور جامع الفاظ میں مواعظ حسنہ اور نصایح بحضر دریہ سے حاضرین کو مستفید و مستفیض فرمایا۔ اور جلسہ نعرہ تکبیر کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اگرہ میں خدام الصوفیہ کا اکیسواں اجلاس

یہ اجلاس اگرہ میں آخری کا اعلان ہو چکا ہے کہ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ اضلاع ایٹہ و فرخ آباد کے مدارس کا معائنہ فرمانے کے لئے کل تشریف لیجا دینگے۔ اسلئے حاضرین ذاکرین کی عجیب حالت ہو رہی ہے حویلی کبیر خاں میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہے اس محلہ میں بھی زیادہ تر احباب داخل سلسلہ ہوئے ہیں اس لئے یاران سلسلہ کے التجا پر جلسہ منعقد کیا گیا روشنی فرش وغیرہ کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا تھا اول شیر پنجاب مولانا شیر نواب خانصاحب قصوری نے وعظ فرمایا پھر مولانا حافظ علی احمد خانصاحب شادری نے بحکم اعلیٰ حضرت اپنے اعجاز کلام سے مردہ دلوں میں جان ڈالدی حضرت قبلہ عالم کے غلام ہونگیں بفضلہ تعالیٰ ایسے حضرات موجود ہیں جنکی درافشانی کو اہل اگرہ مدتوں یاد رکھیں گے۔ آخر میں حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے نہایت مختصر اور جامع کلمات طیبات سے حاضرین و مشتاقان زیارت کو مستفیض فرمایا

مرکز ارتداد آگرہ میں حضرت قبلہ عالم روحی فداہ نے ۱۹ یوم قیام فرمایا اس عرصہ میں یہ اکیس اجلاس انجمن خدام الصوفیہ کے منعقد ہوئی جنکی مجمل کیفیت و حضور انور اللہ کے کلمات طیبات کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا گیا علمائے کرام کی زبردست تقریریں ہوئیں حضرت ممدوح الشان کے مواعظ حسنہ نے روحانی جذبات اور بیداری کی وہ لہر پیدا کردی کہ بیشمار آدمی حضور کے حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے اکثر بی۔ اے ایم اے ڈاکٹر پروفیسر نواب روسا امرا و غربا دربار فیض اثار میں حاضر رہتے تھے سرکار کا عام لنگر جاری تھا اور ظاہری و باطنی فیضان سے بندگان خدا مستفیض ہو رہے تھے میرے ایک فلسفی دوست جنکو مغربی تہذیب اور فلسفہ جدیدہ نے ادہام ووساوس کا تختۂ مشق بنا رکھا تھا اب حیرت و استعجاب سے کہتے ہیں کہ ہم تو اوہام و خواطر کو رفع کرنیکے لئے گئے تھے مگر وہ نورانی صورت اور اسلامی سیرت دیکھکر ہمارے سب شکوک و وہم درہم برہم ہو گئے کچھ یاد نہ رہا۔ اب سوائے حسرت دیدار کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com
www.marfat.com

اگر کوئی آرزو باقی نہیں رہے۔ ہمارا فانوس خیال جو ہجوم خطرات سے مکدر و منغص رہتا تھا
اب ایک نورانی صورت کے تصور میں منور و مزین ہو رہا ہے۔ الحمدللہ کہ اس علاقہ
میں حضور کے توجہ عالیہ سے چند روز میں ہی کے جذبات پیدا ہو گئے۔

دفتر مرکز وفود آگرہ

جسقدر اراکین شعبہ تعلیم و شفاخانہ و تبلیغ و اشاعت پر علاقہ ارتداد میں مامور ہیں
ان سب کے لئے جملہ ہدایات و احکام دفتر مرکز وفود آگرہ سے صادر ہوتے ہیں
منشی حفیظ الدین صاحب ناظم کی مخلصانہ سرگرمی اور ہر دلعزیزی اور اسوہ حسنہ
نے جملہ اراکین میں محبت و ایثار کی روح پھونکدی ہے ناظم صاحب موصوف نے دفتر
میں رجسٹر ہائے جمع خرچ روزنامچہ رجسٹر اراکین و رجسٹر کھاتہ اراکین و رجسٹر سامان
وغیرہ اس صفائی اور عمدگی سے ترتیب دے رکھے ہیں کہ جو حضرات عمائد اسلام
تشریف لاتے ہیں وہ ملاحظہ کرنے کے بعد تحسین و آفرین اور صفائی حساب کے داد
دیئے بغیر نہیں جاتے اکثر نوٹ ایڈیٹران اخبار و دیگر حضرات موجود ہیں بلاورش
تنخواہ وغیرہ ہر ایک ماہ میں باقاعدہ مکمل ہو جاتی ہیں اور ہر ایک انتظامیہ معاملہ کی
نسبت مرکز صدر علی پور شریف سے احکام حاصل کئے جاتے ہیں۔ ریکارڈ باقاعدہ
امثلہ جات موجود ہیں ناظم صاحب موصوف کی جانفروشی اور مخلصانہ خدمات
جلیلہ ہمارے لئے قابل تقلید ہیں یہ امر احباب سے مخفی نہیں ہے کہ آپ وفود
کو لینے اور تبلیغ و اشاعت کے کام پر لگانے کیلئے آگرہ سے دلی تک ایک دو جگہ
تشریف لے گئے وہاں شاخ انجمن روہتک سے روپیہ لانے کے ضرورت بھی لاحق ہوئی
مگر آپ دلی سے اپنے وطن عزیز کی طرف دینی اغراض کے لئے بھی نہیں گئے۔
اعلیٰ حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے فرمان واجب الاذعان کو صدق دل سے تعمیل
جیسی صاحب ممدوح نے کی کسی یار طریقت سے نہیں ہو سکی۔ سال زیر بحث کے
آخر میں آپ سخت حادثات سے آزمائے گئے آپ کا نوجوان صالح برادر زادہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain
http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

منشی نظیر احمد مرحوم بعارضہ پلیگ مبتلا ہوا آپ کو ٹیلیفون کا تار آیا مگر آپ نے مکان پہونچنے سے عذر کردیا پھر تار آیا کہ مرحوم کا جنازہ تمہارے انتظار میں رکھا ہوا ہے تم آکر نماز جنازہ پڑھ لو اور تجہیز و تکفین کراؤ نیز مرحوم کی اہلیہ بھی رحلت فرما گئی دو جنازے گھر میں رکھے ہوئے ہیں۔ بالکل خانہ ویرانی ہوئی ہے تب مجبوراً آپ مکان تشریف لے گئے ہیں اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرماوے تمام قصبہ دہنک اوس کے مکارم اخلاق کا مداح ہے۔ عجیب محبت و خلوص کا جوان تھا۔ ایسے صدمات برداشت کرنے کے بعد بھی بھائی صاحب اوسی طرح اپنے کام میں مصروف ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ اون کی ہمت و اخلاص میں برکت دے اور اون کی ترقی مدارج فرماوے۔ آمین۔

ناظم صاحب مخصوص دفتر مرکز وفود جماعتیہ انجمن خدام الصوفیہ تمام کام حساب کتاب اشاعت اطلاعات نقدی و رسامان کے حفاظت و دیگر کاروبار بذات خود سر انجام دیتے ہیں اور یہ آپ کے حسن تدبیر کا نتیجہ ہے کہ ہماری انجمن صلح کل پالیسی سے خاموش کام کر رہی ہے۔ نہ کسی انجمن سے ہمارا الحاق ہے اور نہ کسی جماعت کیساتھ مناقشہ تکرار ہے۔ صبر و سکون سے ایسا ٹھوس کام کیا گیا ہے کہ دوسری جماعتیں بھی ہمارے کام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں

تبلیغ اشاعت

ہماری جماعت مجاہدین ٹھہ اضلاع ارتداد میں پھیلی ہوئی ہے اور آریوں کی تحریک شدھی نے مسلمانوں کو خواب گراں سے بیدار کردیا ہے اہل ہند اس فتنہ ارتداد اور ہماری تبلیغی جد وجہد کو حیرت و استعجاب سے دیکھتے اور ایک انوکھی بات تصور کرتے ہیں۔ اسمیں تو کلام نہیں کہ فتنہ ارتداد ایک نئی بات ہی پرانے خیال کے اکثر ہندو خود حیران و سرگرداں ہیں کہ مسلمانوں کو شدھ کرکے اون کے ساتھ کھان پان کس طرح ایک کیا جا سکتا ہی جبکہ اون کے بزرگوں نے پہلے کبھی ایسا

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نہیں کیا اور نہ اونکا مذہب و مزاج قومی ایسا کرنے کی اجازت دیتا ہی۔ لیکن تبلیغ و اشاعت مذہب اسلام کا فرض اولین ہے۔ حضرت سرور دو جہاں مصلح اعظم فخر دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس مقدس مقصد کی بنیاد رکھی اور اسی اہم کے لئے حضور والا دنیا میں تشریف لائے اوّل اوّل مطلع عرب سے اوس نور کا ظہور ہوا اور سب سے پہلے اوس پیکر قدسی نے ایسی قوم کی اصلاح فرمائی جو وادی وحشت و ضلالت میں سرگرداں تھی۔ نہ دین کو جانتی تھی نہ تہذیب و تمدن سے آشنا تھی وحشیانہ زندگی بسر کر رہی تھی۔ یہ لوگ نہ عبادت سے واقف تھے اور نہ عادات انسانی کا ابھی اونپر پرتو پڑا تھا ساری قوم جہالت کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی قرآن و اسلام نے اونکو ذلت کی اوس انتہائی پستی سے نکال کر فضائل حسنات کے اوج کمال پر پہونچا دیا اونکے شرک و کفر کو توحید سے جور کو انصاف سے جہالت کو علم و معرفت سے عداوت کو محبت سے نفرت کو الفت سے جنگ جدال نفسانی کو امن و امان سے شقاوت کو نعمت و سخاوت سے ضلالت کو ہدایت سے غفلت کو طاعت سے فرقت کو جماعت سے نفاق کو اتحاد سے ضعف کو قوت سے خیانت کو امانت سے فواحش و بدکاری کو عصمت و پاکدامنی سے بدل دیا عرب سخی تھے لیکن اونکی سخاوت نام و نمود اور اسراف و تبذیر سے ملوث تھی شجاع تھے مگر شجاعت ظلم و تعدی سے آلودہ تھی مبلغ اعظم سرور عالم سردار نبی آدم نے تہذیب اور اصلاح کی غیر تمدن سے تمدن بنایا۔ دنیا میں محض ناچیز تھے فرمان روائے ممالک بنا دیا عرب کے وحشی گلہ بانوں کو حکمرانی کے وہ اصول سکھلا دئے کہ آج مہذب دنیا اوسی جمہوریت کی مرہون اور نقال نظر آتی ہے وہ نا آشنائے سیاست تھے سیاست سکھلائی۔ نفس پرست تھے زہد و اتقا کے نمونہ دکھائے غرضکہ وہ بتایا اور سکھایا جسکی فطرتاً انسان کو ضرورت تھی تہذیب و اخلاق فضل و کمال مادی و روحانی ترقی کے ایسے عملی سبق اوس معلم فطرت نے دئے کہ ملکانوں سے بھی بدتر وحشی قوم بہترین اقوام عالم اور

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ہادیٔ بنی آدم بنگئی یہ سب کچھ چشم زدن میں ہو گیا پھر اس نور کی شعاعیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں اور اسلامی دریائے تبلیغ مصر سے چین تک اور ہند سے سپین تک جاری ہو گیا قابل قبول اقوام نے ہدایت قرانی کو لبیک کہا اسلام اختیار کیا اور خیر الامم ہو گئیں صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اپنا راحت و آرام چھوڑ اور عمر بھر تبلیغ و اشاعت سے منہ نہ موڑا آج چین میں دس کروڑ اور ہندوستان میں سات کروڑ پرستاران توحید اونسی تبلیغ و اشاعت کی بدولت دکھائی دیتے ہیں مگر آہ یہ سماں زیادہ دیر نہ رہا عام مسلمانوں نے ٹھوکر کھائی گرے اور ایسے گرے کہ آجتک نہ اٹھ سکے روندے گئے پامال ہوئے مگر اون کو خبر نہ ہوئی حالانکہ کبھی اون کا تمدن قوی الاساس اور محکم البنیان تھا اور اونکا ملکی و قومی و مذہبی نظام لاجواب و بے نظیر تھا دنیا کو اون کے رعب و ہیبت نے سہما دیا تھا اون کی ہمتیں اور اولوالعزمیاں اون کے گرد اگرد نا قابل تسخیر آہنی فصیلیں تھیں حوادث و مصائب کی آندھیاں اون پر آتی تھیں اور اون فصیلوں سے ٹکرا کر رہ جاتی تھیں عقدہائے لاینحل اون کے ناخن تدبیر سے کھل جاتے تھے اون کے مخالف اپنا سا منہ لیکر رہ جاتے تھے اون میں کا ایک لاکھوں پر بھاری تھا دنیا اون کی عزت کے سامنے اپنا سر جھکاتی وہ عزت والے تھے اور دولت و عزت اون کی تھی اللہ والے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اون کے ساتھ تھی وہ جدہر جاتے تھے کامیابی اون کے قدم چومتی تھی دور و نزدیک پر اونکی شوکت و سطوت کا سکہ جما ہوا تھا اونکی حسن و سیرت نے عالم کو مسخر کر لیا تھا اون کے اخلاق و آداب صداقت و کرامت بجائے خود تبلیغ اشاعت کا کام دیتی تھی معاصر قومیں اون کی نورانی صورتیں اور روحانی سیرتیں دیکھ کر سمجھ رہی تھیں کہ سعادت ملسکتی ہے تو مسلمانوں کی اقتدا اور اون کی شریعت سے مسلمان قرون اولے میں تھوڑے تھے مگر اقطائے عالم میں پھیلے ہوئے تھے اونکی زندگیاں وقف تبلیغ تھیں وہ موجودہ زمانے کے مسلمانوں کی طرح نفاق و عناد اور بغض و حسد و خانہ جنگیوں میں مبتلا نہ تھے بلکہ اتحاد و خلوص

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے کل مومن اخوۃ کے حقیقی مصداق اور ایکم ہی شمع ہدایت کے پروانے اپنی اپنی جان عزیز راہ حق میں نثار کرنے کے لئے تیار رہتے تھے کہنے کو وہ ایک جماعت تھی مگر تن واحد کا حکم رکھتی تھی ایک روحانیت اور جذبہ صدق اون مقدس قلوب میں کام کر رہا تھا کہ جس سے صحرائے عرب کے ذرے آفتاب ہدایت بنکر چمکے اور شرق سے مغرب تک عالم ظلمت کدہ منور ہو گیا - گویا وہ عالم کی روح رواں تھے اور عالم اوس روح کا حامل بدن تھا مگر اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناگفتنی ہے لیکن بنہاں چنیں عیاں ہے اون کے تمدن کی بنیاد کھوکھلی ہو گئی شیرازہ نظام بکھرا خیالات و جذبات میں فرق آیا اتحاد مٹا اختلاف بڑھا جمعیت تتر بتر ہوئی نفسا نفسی کا بازار گرم ہوا باہمی اعانت اٹھ گئی تبلیغ و اشاعت کا فرض اہم پس پشت ڈالدیا وہ تعلقات جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث تھے منقطع ہو گئے افراد ملت اپنے حفظ ملت اور حفظ قوم کے فرائض سے منہ موڑا قومی حقوق کی طرف سے اندھے بنگئے بلکہ از خود و از خدا غافل ہو گئے شخصی امنگوں اور عیش و نشاط میں ایسے سرشار ہوئے کہ دنیا بھر کی خرابیاں اون میں جمع ہو گئیں سابقہ بلند پروازیاں اور عالی ہمتی کو فراموش کر بیٹھے جب اسلاف کے سے طور و اطوار نہ رہے تو ذلت ادبار نے یہاں تک دبایا کہ دین و دنیا سے گئے گذرے ہو گئے اور نوبت بہ اینجا رسید کہ آج شرک و الحاد سر چشمہ توحید کو انداد کی دعوت دے رہا ہے اور ہنود دھرم کی بوسیدہ ہڈیاں جو توہم و عناصر پرستی میں ریزہ ریزہ ہو گئی تھیں اب ریاست سے مجتمع ہو کر شدھی کے دیو کی صورت میں نمودار ہو گئیں اور فرشتہ خصلت بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کی فکر کرنے لگیں - اس اندھیری رات میں بھی جبکہ غفلت و جمود کی گھنگور گھٹا چھائی ہوئی تھی اور ہاتھ کو ہاتھ دکھائی نہ دیتا تھا دنیائے اسلام پر سناٹے کا عالم طاری تھا اور قوم خواب خرگوش میں پڑی سوتی تھی صرف صوفیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا برگزیدہ گروہ اپنے سینہ میں اسلام کا حقیقی درد اور خاموش و پرسکون احساس تبلیغ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

رکھتا تھا اور شب و روز اسی فرض اہم کی ادائیگی میں قرون اولے کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ افسوس ہے کہ اس مقدس گروہ کی نسبت مغربی تہذیب کے دلدادہ اور نام و نمود کے بھوکے بعض لیڈران قوم گمان کرتے تھے کہ یہہ فرقہ بیکاروں کی جماعت ہے اور اپنا بار دوسروں پر ڈالنے والا اور ننگ اسلام ہے حالانکہ اشاعت اسلام ہند و سندھ چین و ایران وغیرہ اطراف عالم میں ان ہی خاصان حضرت کے بابرکت وجودوں سے ہوئی ہے اور قیامت تک تبلیغ و اشاعت بھی اللہ تعالے کے برگزیدہ بندے کرتے رہیں گے حضرت داتا گنج بخش صاحب خواجہ معین الدین چشتی اور آپ کے خلفائے اکابر حضرت امام مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور آنحضرت کے خلفائے عظام نے کروڑوں بندگان خدا کو قعر ضلالت سے نکالکر چشمہ توحید سے سیراب فرمایا اور اس پرفتن زمانہ میں مجدد ماۃ حاضرہ حامی دین متین سید السادات قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اعلیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری ظلہ العالی نے چار دانگ عالم میں صوفیائے کرام کا نام روشن فرما دیا ہے سرزمین ہند کا کونسا گوشہ ہے جہاں اس آفتاب ولایت کی کرنیں نہیں پہونچیں کونسی اسلامی خدمات ہیں جنمیں حضور ممدوح الشان کی سرگرمیاں اظہر من الشمس نہیں ہیں آپکی مساعی جمیلہ کا صرف غریب ہندوستان ہی مرہون منت نہیں ہے بلکہ کل اسلامی ممالک حضور والا کے دست کرم اور نور ہدایت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ آج تو مسلمانوں میں بفضلہ تعالیٰ بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں خلافت کانفرنس انجمن خدام کعبہ جمعیۃ تبلیغ وغیرہ بہت سی گونا گوں جماعتیں سرگرم عمل نظر آتی ہیں لیکن ان جماعتوں کا جسوقت عرصہ تخیل میں بھی وجود نہ تھا صرف ایک شاہ جماعت ہی کے مقدس دل میں اسلام کا درد اور اوسکے تحفظ کا احساس اور تبلیغ و اشاعت کا دریا موجزن تھا آپ کی خاموش اسلامی خدمات جلیلہ کے صلہ میں خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چھ تمغہ جات اور فرامین شاہی دستخطی خاص

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

حضور ممدوح کی خدمت میں بھیجے اور آپ کی سچی ہمدردی ملت کا شکریہ ادا کیا۔ حضور والا نے شب و روز سفر و سیاحت کی تکالیف شاقہ برداشت فرمائیں اور عمر عزیز کا بیشتر حصہ تبلیغ و اشاعت کیلئے سفر میں بسر فرمایا ہی میسور و بنگلور دکن و مدراس تک دور دراز علاقوں میں مصائب سفر جھیل کر بندگان خدا کی ہدایت اور تبلیغ و اشاعت فرماتے رہے ہیں سات لاکھ نفوس حضور کے حلقۂ غلامی میں داخل ہو کر اپنے ایمان محفوظ کر چکے ہیں۔ فتنۂ ارتداد میں بھی حضور والا نے جس اولوالعزمی سے وسیع پیمانہ پر تحفظ اسلام کی تدابیر اختیار فرمائی ہیں اون کا تذکرہ اخبارات و جرائد میں ہوتا رہتا ہے اور الحمد للہ کہ آج مخالف بھی حضور ممدوح الشان کے کارناموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ پبلک سے حضور والا نے کبھی مالی اعانت کی اپیل نہیں کی آپ کو اپنے مولا پاک پر توکل و بھروسہ ہے اور اسی لئے باوجود کوئی مالی تنظیم نہ ہونے کے انجمن خدام الصوفیہ نے سال رواں میں اسلام کی نمایاں خدمات سرانجام دی اور اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ تبلیغ و اشاعت کا کام برابر جاری رہیگا لیکن اس حقیقت سے کسی دانشمند کو انکار نہیں ہو سکتا کہ اس جہاد اکبر کے لئے سرمایہ اور اخلاص مجسم جماعت اراکین کی ضرورت ہے اور قرون اولے میں بھی سید المتوکلین حبیب رب العالمین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جہاد کی تیاری فراہمی سرمایہ اور اجتماع مجاہدین سے فرمایا کرتے تھے حالانکہ اظہار حق کے لئے وہ بہ نفس نفیس تشریف لیجاتے تو بھی فتح و نصرت اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اون کے ساتھ رہتی یہہ روئداد اگرچہ واقعات سالانہ پیش ناظرین کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ناظرین کے سامنے اوس مقدس زمانہ کا نمونہ بھی پیش کر دیں تاکہ انسداد ارتداد کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور اس جہاد اکبر کی تحریص و تشویق اور مسلمانوں کو اپنے فرائض کا احساس ہو جاوے۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

نویں سال ہجرت میں بماہ رجب المرجب پنجشنبہ کے روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لئے مدینہ منورہ سے کوچ فرمایا یہ غزوہ آنحضرت صلعم کے آخرین غزوات سے ہے اور اس غزوہ کو غزوہ عسرت اور جیش العسرۃ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ موسم قحط سالی کا تھا اور ہوا نہایت گرم تھی اور راستہ دور دراز مدینہ منورہ سے چودہ مرحلہ کا سفر کھانے کو سوائے گھٹے ہوئے چھوہاروں اور گھٹے ہوئے جو اور بو دار۔ چربی کے کچھ نہ تھا قلت سواری کا یہ حال تھا کہ دس دس فقرا مجاہدین میں صرف ایک اونٹ تھا کہ باری باری سوار ہوتے تھے پانی کی قلت کی وجہ سے اونٹوں کو ذبح کرتے تھے اور اُن کی آنتوں اور گوشت کی رطوبت سے اپنے منہ کو تر کرتے تھے اور بالآخر رسد ختم ہو جانے پر درختوں کے خشک پتوں کو کھاتے تھے اور اسوجہ سے باچھیں سوج گئی تھیں اور ہونٹ مجاہدین کے اونٹوں کے ہونٹوں کی مانند ہو گئے تھے میدان ارتداد میں اسلامی مجاہدین کو اپنے سلف صالحین کے یہ واقعات یاد کر لینے چاہئیں اور ہمت نہ ہارنی چاہیئے الحمدللہ کہ اون کی آزمائش نہیں ہوئی اور اون کو کوئی تکلیف ایسی لاحق نہیں ہوتی۔ غزوہ تبوک کے سفر میں جانے سے بحکم طبیعت بشری اغنیائے صحابہ ایک نوع کی کراہت رکھتے تھے اس لئے کہ میووں کے پکنے کا وقت تھا اور درختوں کے سایہ اور تازہ میوجات کے کھانے اور فائدہ اوٹھانے کی طرف طبائع مائل تھیں اس لئے یہ آیت نازل ہوئی یاایھا الذین آمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الاخرہ فمامتاع الحیات الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل ترجمہ اے ایمان والو کیا ہوا ہے تم کو جب کہا جاتا ہے کہ کوچ کرو اللہ تعالےٰ کی راہ میں تو گرے جاتے ہو زمین پر کیا ریجھے ہو دنیا کی زندگی پر آخرت چھوڑ کر سو کچھ نہیں دنیا کا برتنا آخرت کے حساب میں مگر تھوڑا اس آیت نے گویا آرام طلبوں اور راحت خواہوں کے لئے تازیانہ کا حکم پہونچایا اور حضرت نے سب صحابہ اور شہری دیہی کو تیاری سامان سفر جہاد کی لئے ترغیب دی پس جس کو جس قدر مقدور تھا اوس نے اوسقدر اپنی ہمت

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور وسعت کے موافق اوس لشکر کی درستی میں حصہ لیا اور مال خرچ کیا اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے پیش کر دیا۔ آج بھی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سچے نائب سید السادات قبلہ عالم حضرت شاہ صاحب علی پوری روحی فداہ نے اپنے یاروں اور مسلمانوں کو جہاد میں نکلنے اور تحفظ اسلام کی غرض سے اپنا جان و مال خرچ کرنے کی ہدایت فرمائی مگر افسوس ہم آیۃ کریمہ ارضیتم بالحیوۃ الدنیا من الاخرۃ کے مصداق بنے ہوئے ہیں ہم سے دنیا کی راحت و آرام چھوڑ کر گھر سے باہر نہیں نکلا جاتا اور ہم مال سے بھی اس جہاد اکبر میں حصہ لینے سے گریز کرتے ہیں حالانکہ صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی غزوہ میں اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دیا تھا کہ اون کی نظر آخرت پر رہے اور دنیا کی زندگی کو کچھ بھی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے چنانچہ حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال راہ خدا میں صرف کر دیا حضرت نے اون سے پوچھا کہ تم نے اپنے اہل و عیال کے لئے کیا رکھا اونہوں نے عرض کیا کہ اذخرت اللہ و رسولہ یعنی میں نے اللہ اور اُس کے رسول کو ذخیرہ کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنا آدھا مال فی سبیل اللہ خرچ کر دیا اور اون سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لشکر تبوک کی تیاری میں مبالغہ فرمایا تو میں اون دنوں مالدار تھا میں نے اپنے جی میں کہا کہ کوئی ایسا دن ہو کہ میں ابوبکرؓ پر سبقت لیجاؤں تو وہ آج کا دن ہی سو میں آدھا مال اپنا حضرتؐ کی خدمت میں لے گیا حضرت نے مجھ سے پوچھا کہ تو اپنے عیال و اطفال کے لئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا کہ اسی قدر اون کے لئے چھوڑ دیا ہے پھر حضرت نے فرمایا ما بینکما ما بین کلمتکما۔ یعنی فرق درمیانی مرتبے تم دونوں کے اس قدر ہے کہ جو فرق تم دونوں کے کلاموں میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں کسی چیز میں سبقت نہیں کر سکتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اون ایام میں ایک قافلہ کی تیاری کر رہے تھے کہ ملک شام میں تجارت کے لئے روانہ فرمائیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارادہ مبارک معلوم کر کے اوسکو ترک کر دیا اور دو سو اونٹ معہ پالان و پوشش اور کمبلوں کے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اور دو سو اوقیہ چاندی حضور کی خدمت میں حاضر لائے حضرت نے اون کے حق میں فرمایا لا یضر عثمان ما عمل بعد ہذا یعنی نہیں ضرر کریگا عثمانؓ کو جو کام کہ بعد اس کے کریگا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ نے تین سو اونٹ معہ ساز و سامان اور ہزار مثقال سونا پیش کیا حضور نے دعا فرمائی اللہم ارض عن عثمان فانی عنہ راض یعنی اے اے اللہ تو عثمان سے راضی ہو جا پس بے شک میں اوس سے راضی ہوں۔ ہمیرے یاران طریقت اور مسلمانو یہہ وقت ہے کہ تم بھی اللہ اور اوسکے پیارے کی خوشنودی حاصل کرلو اٹھو قدم بڑھاؤ اور حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے جھنڈے کے نیچے تبلیغ اشاعت و تحفظ اسلام و انسداد ارتداد کے جہاد اکبر میں جان و مال لڑادو۔

اللہ تعالی اپنی رحمت نازل فرمائے ہمارے یار طریقت سیٹھ نورانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر اور اون کی مغفرت فرمائے کہ مرحوم و مغفور نے حضرت ذو النورین رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک اور نام نامی سے ظلی حصہ پایا اگر حضرت ذو النورین رضی اللہ عنہ نے مال بیدریغ راہ خدا میں خرچ کرکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو راضی کرلیا تو اسی طرح سیٹھ نورانی نے تعمیر مسجد مبارک میں اپنی دریا دلی کا ثبوت دیکر اپنے آقا و مولا کی خوشنودی حاصل کی افسوس ہے کہ اونکی عمر نے وفا نہ کی آج فتنہ ارتداد میں مسلمان اون کی ایثار و قربانی دیکھتے خدا کرے کہ ہماری جماعت میں دو چار ہی نورانی ہو جائیں حضرات صحابہ کرام میں سے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا آدھا مال راہ خدا میں صرف کردیا اسی طرح تمام اغنیاء کے و اشراف مہاجرین و انصار نے اپنی وسعت کے موافق اپنا مال غزوہ تبوک کے تیاری میں صرف کیا حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ عنہ صرف ایک صاع اور ایک روایت میں آدھا صاع خرمے لائے اور عرض کی کہ آج کی رات صبح تک پانی کھینچنے کی مزدوری کی ہے دو صاع خرمے مجھکو ملے تھے اون میں سے ایک صاع لایا ہوں اور ایک صاع اپنی اہل و عیال نے چھوڑا ہے حضرت نے فرمایا کہ اس ایک صاع کو اور سب صدقات پر کہ لوگ لائے ہیں بکھیر دو منافقوں نے آپس میں کنایہ اور اشارہ کیا اور عیب جوئی کرنے لگے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کہ عبدالرحمن وعاصم نے بہت مال دیا مگر ریا اور ناموری سے اور خدا اور اوسکا رسول بے پرواہ ہے ابوعقیل بھی چاہتا ہے کہ اپنی مسکینی جتا کر صدقات میں سے کچھ حاصل کرے اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات والذین لایجدون الا جہدہم فیسخرون منہم سخر اللہ منہم ولہم عذاب الیم۔ ترجمہ وہ لوگ جو طعن کرتے ہیں خیرات کرنے والے مسلمانوں پر صدقات میں اور انپر کو کچھہ نہیں رکھتے ہیں مگر اپنی محنت کا بھی ٹھٹھا کرتے ہیں اون سے۔ اللہ تعالی نے اون سے ٹھٹھا کیا اور اونکو دکھہ کی مار ہے۔ مسلمانو۔ قرون اولے کی مقدس ہستیوں نے ہمارے لئے مثال اور نمونہ چھوڑا ہے قیامت تک اون کے نام آفتاب سے زیادہ روشن رہینگے گیا اب بھی کسی مسلمان کی قوت ایمانی ہے جو رات بھر محنت کرے اور تصدق مزدوری اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے اس جہاد میں پیش کرے ایسا ممکن ہے حضرت قبلہ عالم روحی فداہ کے غلاموں میں غریب بھائی ایسے جذبات رکھتے ہیں کہ وہ صحابہ کبار کی ایسی پیروی کرکے دکھلائیں مگر دولتمند یاروں میں نصف مال خرچ کردینے والے تھوڑے ہیں۔ یہہ اشارے مختصر مالی قربانی کے لئے ہدیہ ناظرین ہیں کہ سرمایہ کے بغیر وسیع پیمانہ پر ہمیشہ کام کا جاری رکھنا دشوار ہے اب کتنا بعض واقعات غزوہ موصوف سے تخلف کرنے والے اصحاب کے حال میں درج کئے جاتے ہیں جو ہمارے یاران طریقت کے لئے سبق آموز ہیں

حضور سرتاج مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تیاری غزوہ تبوک کی فرمائی تو پیچھے رہنے والوں اور پہلو تہی کرنے والوں کے تین گروہ تھے اول تو اسی آدمی اور ایک روایت سے ۳۹ آدمی منافقین میں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوئے اور طرح طرح کے عذر کرنے لگے کہ آپ اون کو جہاد کرنے سے معاف رکھیں اور یہ لوگ بنی اسد اور غطفان سے تھے اور ان کا عذر یہہ تھا کہ ہمارے اہل وعیال بہت ہیں اور افلاس ہم پر بہت غالب ہم کو اذن دیجئے گھر میں رہنے کا اور کچھہ لوگ قوم عامر بن الطفیل سے بھی تھے اون

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

عرض کی کہ اگر ہم آپ کے حکم سے غزا کو چلتے ہیں تو قبیلہ طے کے بڑو ہمارے گھوڑ
اور جانوروں کو لوٹ لیں گے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جلد تم سے بے پرواکر دیگا
پھر یہ آیت نازل ہوئی وجاء المعذرون من الاعراب لیوذن لہم وقعد الذین کذبوا
ورسولہ سیصیب الذین کفروا منہم عذاب الیم یعنی اور آئے گنوار بہانے کرنے
رخصت ملے اون کو اور بیٹھ رہے جو جھوٹے ہوئے اللہ سے اور رسول سے اب پہنچیں گے
اون کو جو منکر ہوئے دکھ کی مار۔ اور ایک جماعت منکرین کی بغیر عذر کئے بیٹھ رہی
اور اسپر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ اور آدمیوں کو اس غزوہ میں جانے سے منع کرتے تھے
اور گرمی کی شدت اور ہوا سے لوگوں کو ڈراتے تھے اور نفرت دلاتے تھے چنانچہ
یہہ آیت کریمہ اوس گروہ شقاوت پژدہ کی شرح حال میں نازل ہوئی کہ فرح المخلفون
بمقعدہم خلاف رسول اللہ وکرہوا ان یجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ وقالوا
لاتنفروا فی الحر قل نار جہنم اشد حرا لو کانوا یفقہون یعنی خوش ہوئے پچھاڑی رہنے
والے بیٹھ رہکر جدا رسول اللہ سے اور برا لگا کہ جہاد کریں اپنے مال اور جان سے
اللہ کی راہ میں اور کہتے ہیں لوگوں سے کہ مت کوچ کرو گرمی میں تو کہہ کہ دوزخ
کی آگ بہت سخت گرم ہے اگر اون کو سمجھ ہوتی اور اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے فلیضحکوا
قلیلا ولیبکوا کثیرا بما کانو یکسبون سو ہنس لیویں تھوڑا اور روئیں بہت بدلا اوسکا
جو کماتے تھے۔ یہ گروہ منافقین بے دین کا تھا ان میں سے ایک منافق جد بن
قیس سے حضور اقدس نے فرمایا کہ بنی اصفر یعنی اہل روم کے ساتھ جہاد کرنے
کی رغبت رکھتا ہے اوس نے جواب دیا کہ یارسول اللہ مجھ کو مدینہ میں ہی رہنے
کی اجازت دیجیے اسلیے کہ میں زنا پر بہت حریص ہوں بنی الاصفر کی عورتوں
تو دیکھوں گا تو صبر نہ کرسکوں گا اور فتنہ میں مبتلا ہوجاونگا اوسکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی
ومنہم من یقول ائذن لی ولا تفتنی الا فی الفتنۃ سقطوا وان جہنم لمحیطۃ بالکافرین
اور بعضے اون میں کہتے ہیں کہ مجھ کو رخصت دیجیے اور فتنہ میں نہ ڈالئے وہ تو
گمراہی میں پڑے ہیں اور دوزخ گھیر رہی ہے منکروں کو۔

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

ان دو گروہوں کے علاوہ تیسری جماعت تخلف کرنے والوں کی ایسی تھی کہ وہ بغیر کسی ریب و شک کے اور بلا کسی عذر شرعی کے بیٹھ رہے تھے اور صحابہ کرامؓ میں سے یہہ پانچ اشخاص تھے ایک حضرت ابوذر غفاریؓ دوسرے ابوخیثمہ سالمیؓ بن مالکؓ چوتھے مرارہ بن الربیع عمریؓ اور پانچویں بلال بن امیہ واقفیؓ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت کے پیچھے سے گئے اون کا اونٹ راہ میں تھک گیا جو اسباب ضروری تھا اوسکو اونہوں نے اپنے کندھے پر رکھا اور پیادہ پا صحرائے لق و دق میں سفر کرکے تبوک میں پہونچ گئے جب دور سے لوگوں نے دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہﷺ ایک آدمی پیادہ پا تنہا آتا ہے آپنے فرمایا ابوذر ہے جب وہ نزدیک پہونچے تب بغور لوگوں نے دیکھکر پہچانا اور کہا کہ واللہ وہ ابوذرؓ ہے جب وہ حضرت کے پاس آئے حضرت کھڑے ہوگئے اور مرحبا کہا اور فرمایا رحم اللہ اباذر یمشی وحدہ و یموت وحدہ و یبعث وحدہ یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ ابوذر پر کہ چلتا ہے اکیلا اور مرے گا اکیلا اور قیامت کو آئیگا اکیلا پھر حضرت نے اون کا حال دریافت فرمایا اونہوں نے سب قصہ اونٹ کے تھک جانے اور اوس کے چھوڑ دینے کا عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم میرے بڑے عزیز ہو اون سے جو میری اتباع سے وہاں رہ گئے ہیں جو قدم تم نے اسطرف رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس شمار سے تمہارے گناہ معاف فرماوے کہتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ابوذرؓ کو کسی مصلحت وقت کی وجہ سے مدینہ سے نکالدیا تھا سو وہ ربذہ کیطرف رہا کرتے تھے یہاں تک کہ اونکی رحلت کا وقت آپہونچا اسوقت اون کے پاس کوئی آدمی نہ تھا ایک بیوی اور اون کا غلام موجود تھا آپ نے وصیت کی کہ تم مجھکو نہلا کر اور کفنا کر سر راہ رکھدینا اور جو شتر سوار اس راستہ سے گذریں اون سے کہدینا کہ یہ ابوذر غفاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا صحابی ہے تم ہماری مدد کرو اس کے دفن کرنے میں۔ سو جب اونہوں نے انتقال فرمایا تو اون کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ پہر اول جماعت جو ان پر گذری اون میں عبداللہ بن مسعودؓ تھے کہ عراق سے عمرہ کرنے کو جاتے تھے جنازہ راہ پر رکھا ہوا دیکھا غلام نے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اوٹھ کر کہا کہ یہ صحابی رسول اللہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں آپ ہماری تجہیز و تکفین میں مدد کریں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سنکر بے اختیار پکار کر رو دیے اور کہا کہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمشی وحدک وتموت وحدک وتبعث وحدک یعنی سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چلیگا تو اکیلا اور مریگا تو اکیلا اور اٹھایا جاویگا تو اکیلا پھر اونٹ سے اتر کر اونہوں نے نماز جنازہ پڑہی اور اونکو دفن کیا دوسرے صحابی حضرت ابو خیثمہ رضی اللہ عنہ جو جہاد میں تشریف نہ جاسکے تھے ایکروز اپنے گھر میں آئے اور اس دن گرمی سخت تھی اون کے دو بیویاں تھیں ہر ایک بیوی اون کی اپنے اپنے مکان میں بیٹھی تھی اور مکان کو صاف کر رکھا تھا اور خوب چھڑکاو کرکے کوزے سرد پانی کے بھرے ہوئے رکھے تھے کھانا نفیس پکایا تھا ابو خیثمہ جب اپنے مکان کے دروازہ پر آکر کھڑے ہوئے اور اپنی بیوی کو دیکھا اور اوس تمام وضع اور ترتیب آرائش کو ملاحظہ فرمایا تو رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیابان میں شدت حرارت آفتاب اور گرم ہوا کی تکالیف برداشت فرماتے ہوں اور ابو خیثمہ ٹھنڈے سایہ میں ہو جہاں سرد پانی اور نفیس کھانے مہیا ہوں اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ مصاحبت و معاشرت میں مشغول ہو یہ تو انصاف سے بعید ہے قسم خدا کی اُن مکانوں میں نجاؤنگا جب تک حضرت سے جاکر نہ ملونگا پھر تھوڑا سا کھانا زاد راہ کے لیے لیا اور اپنے اونٹ پر لاد کر روانہ ہوگئے اونکی بی بیاں بہت کچھ کہتی رہیں آپ نے کسی کی نہ سُنی اور جاتے جاتے منزل تبوک میں آنحضرت کی خدمت سراپا برکت میں حاضر ہوگئے آپ نے اونکے واسطے دعائے خیر کی۔

حضرت قبلہ عالم عالیجناب شاہ صاحب علی پوری روحی فداہ کے عشاق صادق اِن روایات سے متنبہ و متاثر ہوں اور جہاد فی سبیل اللہ میں جنہوں نے بایماء اعلی حضرت بوجہ کثرت کاروبار و دیگر مشاغل عارضی اب تک شرکت نفرمائی ہے وہ حضرات صحابہ کرام کے نمونہ دیکھ کر ان کی اتباع کا فخر حاصل کریں کہ فلاح دارین کا راز اسی میں مضمر ہے اسی غزوہ تبوک میں ایک صحابی عبد اللہ الملقب بہ ذو البجادین رضی اللہ عنہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

شریک ہوئے آپ فقرائے صحابہ اور اصحاب صفہ سے ہیں اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ قبیلہ مزینہ سے ایک مالدار کے بیٹے تھے باپ مرگیا بحالت یتیمی اپنے چچا کے زیر کفالت پرورش پائی فتح مکہ کے بعد آپ نے قبول اسلام کا اظہار کیا تو چچا نے سب مال ومتاع بلکہ چادر تک بدن سے اتار لی آپ جو کچھ اون کے پاس تھا سب چھوڑ کر برہنہ اپنی ماں کے پاس گئے اور دنیا طلبی وبت پرستی سے بیزاری ظاہر کی اور اور اپنا ستر عورت ڈھانپنے کے لئے کپڑا مانگا ماں نے ایک کملی دی اسکے اونہوں نے دو ٹکڑے کئے ایک کا تہ بند بنایا اور دوسری کی چادر اسی سبب سے آپکا لقب ذوالبجادین ہوگیا کہ بجاد سخت کملی کو کہتے ہیں پھر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے

زہد و تقوٰے راگزیدم دین کیش * زانکہ می دیدم اجل را پیش پیش * چوں بآخر فرد خواہم ماندن * خو نباید کرد باہر مرد وزن * او نخواہم کرد آخر با لحد * آں بآید کہ کنم خو با احد * آں بہ آید کہ کنم خو با احد * چوں زنخ را بستہ خواہم اے صنم * آں بہ آید کہ زنخ کمتر زنم * اے بزلفت تن آموختہ * اخر است جائذ نا دوختہ * ردی بنجاک آریم کز وی رستہ ریم * دل چہ در بیوفایان بستہ ایم * از عقول واز نفوس پر صفا * نامہ می آید بجان کاے بیوفا * یار گانی بنجر وزہ یافتی * رو زیاران کہیں با تافتی

شاواروے شو شو از غیرے * او بہارست ودگر ہا ماہ دے

الغرض صبح کے وقت مدینہ منورہ میں پہونچے اور مسجد نبوی میں تکیہ لگا کر بیٹھ گئے اور جسوقت جمال جہاں آرا آفتاب نبوت کا مشاہدہ کیا بہ ہزار جان عاشق صادق آپ کے ہو گئے اور حضور والا کی خدمت میں رہنے لگے جب غزوہ تبوک کی تیاری ہونے لگی تو اونہوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ دعا کیجئے کہ میں راہ مولا میں شہید ہو جاؤں آپ نے ببول کی چھال منگائی اور اوسکو اون کے بازو پر باندھ دیا اور دعا کی کہ خداوندا میں نے اسکے خون کو کفار پر حرام کیا۔ انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مقصود میرا شہادت ہے پھر آپ نے فرمایا کہ تو راہ خدا میں جہاد کی نیت سے جاتا ہے تجھے تپ آئیگی۔ اسی تپ سے تو وفات پائیگا اور تو شہید ہے پس وہ اوس سفر میں آپکے ہمرکاب سعادت

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

رہے تبوک میں پہنچکر اون کو تپ آئی اور وہیں آپ نے رحلت فرمائی بلال بن حارث مزنی کہتے ہیں کہ رات کا وقت تھا جب اونکو دفن کیا مینے دیکھا بلال مؤذن کے ہاتھ میں چراغ تھا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کی قبر میں اترے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اون کو قبر میں اتارتے تھے حضرت دونوں صاحبوں سے فرماتے تھے کہ ادنیا الی اخاکما کہ تم اپنے بھائی کو میرے قریب کرو پھر آپ نے اون کو مبارک میں رکھا اور فرمایا اے بار خدایا میں نے رات کی اور میں اس سے راضی ہوں عبد اللہ ابن مسعودؓ نے کہا یالیتنی کنت صاحب ھذا اللحد یعنی کاش کہ میں اس لحد والا ہوتا۔

بشب دفن وے بود بعد از وفات * چو در ظلمت اخفای آب حیات * نہادند صدیق و فاروق زود * تن پاک او در بقبرے کہ بود * بلال آں زماں شمع در پنجہ داشت * نبی خود بجسم حق قدم رنجہ داشت * چو گشتند فارغ ز تدفین وے * نبی گفت کاے رب قیوم وے من از وے رضامند بودم تو ہم * رضامند باش و کنش محترم * وے اشتیاق ابن مسعود زو * کہ اے کاش بودے مرا ایں لحد۔

یہہ روایت ہماری جماعت مجاہدین کیلئے کسقدر حوصلہ افزا ہے کہ اگر اراکین وفود میں کسی صاحب نصیب مجاہد کی اجل غریب الوطنی میں آگئی ور آنحالیکہ وہ مخلص ہے مولا کریم کی راہ میں اپنے آقا کے حکم سے خدمت اسلام سرانجام دے رہا ہوگا تو اسکو اس بشارت ہے کہ وہ شہادت کے رتبہ اور حیات جاوید سے بہرہ ور ہوگا۔

کشتگان خنجر تسلیم را　　ہر زماں از غیب جانے دیگر است

جب پیچھے رہنے والوں کا حال مذکور ہوتا ہے ان میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ جب تبوک میں لشکر مجاہدین جارہا تھا اسوقت میں نے بھی دو اونٹ لئے تھے اور میں جانے کو تیار تھا مگر اسقدر سستی اور غفلت مجھسے واقع ہوئی کہ رسول حضرؐ تشریف لے گئے اور میں اوسی طرح سامان درستی میں رہ گیا چونکہ آن دنوں ہوا بہت گرم تھی اور درختوں میں کھجوریں پک رہی تھیں اور دور دراز کا سفر درپیش تھا لوگوں کا جی نہیں چاہتا تھا کہ سایہ چھوڑ کر دھوپ میں جاویں ہر یہ مردگان بھی انکے سامان

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

سفر کا تیار ہے جب سب لوگ چلیں گے میں بھی چلا جاؤنگا اخرالامر سب چلے گئے
اور میں آجکل کرتا ہوا تکرد تردد میں پڑا رہا میری قسمت میں یہ سعادت نہ تھی جب
میں مدینہ میں نکلتا تو منافقوں یا معذور لوگوں کے سوا کسی کو نہ دیکھتا۔ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کہیں یاد نفرمایا مگر تبوک میں پہنچکر میرا حال دریافت
کیا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اوسکو آنے سے اوسکی دو چادروں
نے باز رکھا اس خیال سے نہیں آئے کہ اون کے کپڑے سفر میں میلے ہوجائیں گے
جب حضرت مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تو جو لوگ اس غزوہ سے رہ گئے تھے وہ سب
آتے تھے اور اپنے اپنے عذر بیان کرتے تھے اور منافقین جھوٹی قسمیں کہاتے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے عذرات کو قبول فرماتے تھے اور اُن کے لئے استغفار کرتے
تھے اور باطن کا حال اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے تھے سو میں نے بھی جاکر سلام کیا
آپ نے مجھے دیکھکر تبسم غضب آمیز فرمایا اور مجھ کو اپنے سامنے بلاکر ارشاد فرمایا کہ تجھ کو
کس چیز نے جہاد سے روکا میں نے عرض کی یا رسول اللہ کچھ عذر نہ تھا بلکہ میرے پاس
غنا اور قدرت سب دنوں سے زیادہ تھی میں نے سستی کی آپ نے فرمایا کہ اٹھ جا جب
تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے حق میں کچھ حکم نازل کرے میں اُٹھکر مسجد سے باہر نکلا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو مجھسے کلام کرنے کو منع فرمایا اسلئے آدمی
میرے ملنے سے احتراز کرنے لگے اور ہمکلام نہوتے تھے وہ سرزمین میرے لئے
پردیس بنگئی میں حضرات کے ساتھ نماز باجماعت پڑھتا تھا اور بعد نماز کے حضرت
کو سلام کرتا تھا اور کنکھیوں سے حضرت کو دیکھتا جاتا تھا حضرت بھی میری طرف
کنکھیوں کی نگاہ محبوبانہ سے دیکھتے اور میری شکستہ دلی کو ملاحظہ فرماتے تھے اور
جب میں دیکھتا تو اعماض و اعراض فرماتے کوئی مسلمان مجھسے کلام نکرتا تھا تنگ کر
ایک روز میں تنگ ہوکر مدینہ سے باہر نکلا میرے چچا کا بیٹا ابو قتادہ جو مجھ کو بہت
پیار کرتا تھا مدینہ سے باہر اوسکا ایک باغ تھا وہ وہاں مکان بنارہا تھا میں اوسکے
باغ کی دیوار پر گیا اور اُسکو سلام کیا اوس نے جواب ندیا اور مونھہ پھیر لیا میں نے

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کہا کہ میں اللہ کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں پھر بھی اوس نے جواب نہ دیا جب میں نے تین مرتبہ اسی طرح کہا تو اوس نے کہا کہ اللہ ورسول علم کہ اللہ تعالیٰ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے پھر میں روتا ہوا وہاں سے پھرا کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے بازار میں جاتا تھا کہ ایک نصرانی جو مدینہ میں کھانا بیچنے کو لایا کرتا تھا وہ وہاں کھڑا ہوا لوگوں سے مجھکو دریافت کر رہا تھا کسی نے کہا کہ یہ وہی ہے جسکو تو تلاش کرتا ہے اوس نے مجھ کو ایک خط بادشاہ غسان کا دیا میں نے کھولکر پڑھا اسمیں لکھا تھا کہ ہم نے سنا ہے تجھسے تیرا صاحب ناخوش ہے اور تجھکو اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا اور اوسکے اصحاب تجھپر جفا کرتے ہیں تو وہ آدمی ہے کہ اللہ تجھ کو خوار و خراب نکریگا اور تو ایسا شخص نہیں ہے کہ ایسی جگہ رہے جہاں لوگ تجھپر جور و جفا کریں تو اس خط کو دیکھتے ہی ادہر چلا آ تاکہ ہماری عنایات و نوازشیں دیکھے کہ کس طرح ہوتی ہیں جب یہ مضمون میں نے پڑھا تو مجھے بڑا افسوس ہوا کہ میرا حال اب یہاں تک پہونچا کہ کافروں کو میرے بلانے کی طمع ہوئی اور وہ کفر کی دعوت کرنے لگے میں نے اس خط کو جلتے ہوئے تنور میں ڈالدیا اور قاصد کو کہدیا کہ تو اپنے بادشاہ سے کہدیجو کہ میرے صاحب کی بے پروائی اور بے اعتنائی میرے نزدیک تیری لاکھ عنایتوں اور نوازشوں سے بہتر و خوشتر ہے اور اوسکی جدائی دوسرے کے ملاپ سے افضل ہے

گر وصال تو نباشد بفراق تو خوشم * ہم فراق تو مرا بہ کہ وصال دگراں

میں آستان ہدایت نشان سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات سے کہیں نجاؤں گا اگرچہ بگمان دشمن ایسی ہزار جفائیں کریں اسلئے کہ اسکے ضمن میں طرح طرح کی صلحتیں اور وفاداریاں ہیں۔

ہر چہ مارا رسد از لعل دلارام خوش است | گر سلامے نبود لذت دشنام خوش است
ہر جفائیکہ کری ہر ستمے انعامے است | ہمہ جا خاطر ما رو بخشش بانعام خوش است
گر تو محبوب کلامے و سلامے نہ بود | از رہ غمزہ بہم نکتہ و پیغام خوش است
نہ کہ خوش می گذرد حالت اشرف بی دوست | تاکہ دشمن نشود شاد بنا کام خوش است

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب چالیس دن اسی طرح گذر گئے تو خزیمہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور فرمایا کہ حضرت کا حکم ہے تم اپنی بیوی سے جدائی اختیار کرو اور الگ رہو میں نے کہا طلاق دیدوں اونہوں نے کہا نہیں صرف اوس سے نزدیکی نہ کرو میں نے فوراً اپنی بی بی کو اوسکے باپ کے ہاں بھیجدیا جب پچاس روز گذر گئے تو ایک رات میں کوٹھے کی چھت پر نہایت دلتنگ اور مکدر طبیعت پڑا تھا بہت متفکر و محزون تھا اور کوئی شے سوا موت کے مجھ کو خوشتر نہ تھی زمین باوجود اس فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی تھی کوئی جائے پناہ نظر نہ آتی تھی اچانک ایک آواز آئی کہ بشارت ہو تجھ کو اے کعب توبہ تیری قبول ہوئی اور پے در پے میرے یار دآشنا آنے لگے اور مجھ کو خوشخبری سنانے لگے میں نے اس نعمت عظمیٰ کے ادائے شکر میں اپنا منہ خاک عجز وانکسار پر رکھا اور کمال فرحت وانبساط سے روتے ہوئے سجدۂ شکر بجالایا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کے لوگوں کو اسکی خبر دی تھی حالانکہ آپ پر اوس شب کے آخری ثلث میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں وحی نازل ہوئی تھی جب میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا آدمی غول کے غول میرے استقبال کو آتے تھے اور مجھ کو مبارکباد دیتے تھے میں نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھ کو اس مبارک دن کی جو تجھے پیش آیا میں نے عرض کیا کہ اس شکرانہ میں تمام مال اپنا راہ خدا میں صرف کرتا ہوں۔

اس واقعہ سے حضرت قبلۂ عالم روحی فداہ کے جہاد سے تخلف کرنے والے اور حکم عدولی کرنے والے مجھ سے غافل غلاموں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے اللہ تعالیٰ ہماری خطائیں معاف فرمائے اور توفیق بخشے کہ ہم جان و مال تبلیغ واشاعت کے اس جہاد اکبر میں قربان کردیں اور ہم سے کوئی ایسی حرکت غفلت وسستی سرزد نہو جو باعث ملال آنحضرت روحی فداہ کا ہو جاوے۔ آمین یارب الکریم

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

آیندہ کن امورات پر مزید غور و خوض کرنیکی ضرورت ہے

۱- جس قدر نو مسلم بھائی اپنے پچھلے خاندان سے تعلقات منقطع کر کے حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے ہیں عموماً وہ ہندوؤں کی جانب سے ہدف ملامت بنائے جاتے ہیں صرف ایک خدا کی پرستش کرنیکی وجہ سے یہ خدا کے بندے اسقدر تنگ کئے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی یہ وسیع زمین انپر تنگ ہو جاتی ہے اون کے کاروبار بالعموم درہم برہم ہو جاتے ہیں گھر بار چھوٹ جاتے ہیں بیوی بچے یار عزیز رشتہ دار و اقارب سب جدا ہو جاتے ہیں سخت امتحان و آزمایش کا وقت ہوتا ہے اب ایسی پریشانی میں وجہ معاش نہونے کی وجہ سے یا تو وہ گداگری پر مجبور ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ کیلئے اپنے اخلاق خراب کر لیتے ہیں یا تنگ آ کر دوبارہ آریوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ ایک دستکاری سکول اور کوئی کارخانہ کھولا جاوے تاکہ نو مسلم بھائی اوسمیں داخل ہو کر فکر معیشت سے چھوٹ جائیں اور وہاں اخوت و محبت سے اون کو دینی تعلیم دئے جانے کا بھی بندوبست کیا جاوے اس تجویز سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ نو مسلم احباب کو آوارگی سے بچا کر ایک دھندے میں لگا دیا جاویگا - دوسرے ہم خرما و ہم ثواب انجمن کو بھی بفضلہ تعالیٰ کافی منافع حاصل ہو سکتا ہے بشرطیکہ کارکن اخلاص مجسم اور فرض شناس ہوں تیسرے کاروبار میں سرمایہ لگا دینے سے حفاظت کے خطرے سے نجات ملجائیگی آریوں نے بھی علاقہ مالیر کوٹلہ میں ایک نو آبادی قایم کی ہے اور اوسکا نام آریہ نگر رکھا ہے وہاں کارخانہ اور فیکٹری قائم کر کے نو گرفتار خدا کے بندوں کو ایسے مشغلہ میں لگا دیا جاتا ہے کہ پھر وہ تھوڑے عرصہ میں فتنہ پرور مبلغ بنکر نکلتے ہیں -

۲- ایک لائبریری کتب عند دفتر آگرہ میں رکھی جاوے جسمیں کتب ضروری اور جملہ رسائل اعتراضی اور جسقدر اون کے جواب لکھے گئے ہیں خرید کر رکھے جائیں تاکہ عند الضرورت دوسرے مذاہب سے واقفیت حاصل کرنے اور اون کے لغو اعتراضات کا جواب دینے کے لئے ارکین کو مطالعہ کے لئے دی جا سکیں -

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

عام طور پر یہ وقت پیش آتی ہے کہ ایک معمولی چٹھی رساں ہمارے مولوی سے مسلمانو
کے روبرو کوئی سوال کر لیتا ہے مگر وہ بوجہ مذہب ناواقفیت اور اپنے آدمی کی بہت
کچھ کمزوری برا اثر پیدا کرتی ہے۔

۳۔ مختصر ٹریکٹ اور چھوٹے چھوٹے رسالہ شائع کرائے جائیں جنمیں مذاہب باطلہ خصوصاً
دیانندی مت کی کمزوریاں اور الزامی اعتراضات نہایت متانت اور سنجیدگی سے ظاہر
کئے جائیں اور ان کو بکثرت شائع کراکر جملہ مدرسین طلباء اور علاقہ ارتداد کے عوام
تک پہونچا دیا جاوے اسکا اثر فوری اور نتیجہ خیز ہوگا۔

نیوگ کا حیاسوز مسئلہ صحیح معنوں میں موثر طریقہ بیان سے غیور اور قدامت پسند
راجپوت ملکانہ قوم کے سامنے پیش کیا جاوے تو ارتداد کی بہت روک تھام ہو سکتی
ہے۔ اس صدی میں پریس اور قلم نے تلوار پر فتح پائی ہے آریہ زیادہ تر ان رسالوں
کے ذریعہ ہی زہریلا پروپگنڈ پھیلا رہے ہیں۔

۴۔ علاقہ ارتداد میں جدید پختہ مساجد تعمیر کرائے جانے کی بھی از حد ضرورت ہے

آخری اپیل جسکے لئے کثیر سرمایہ درکار ہے فقرہ الغایۃ ۴ مسطورالصدر میں
جو اہم اور لابدی تجاویز گذارش کی گئی ہیں اونمیں کثیر سرمایہ کی از حد ضرورت ہے
انجمن خدام الصوفیہ نے تبلیغ واشاعت کے موجودہ کام کو جس طرح چلایا ہے اسکا
جاری رکھنا بھی بلا کسی مستقل سرمایہ کے بہت دشوار ہے۔ اس لئے ہم اپنے کرمفرما
برادران طریقت کی خدمتمیں مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ اس نازک اور اشد ترین
خطرہ سے اسلام کو بچانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ ہمارے آقا و مولا حضور قبلہ
عالم روحی فداہ نے کبھی دینی واسلامی جلیل القدر جذبات کے لئے مسلمانوں سے چندہ
کی فرمائش کی نہ اس اہم ضرورت کے لئے کسی سے کچھ طلب فرمایا اور آپکے اعلیٰ توکل
کو دنیا دیکھ رہی ہے کہ علی پور شریف میں مسجد بنانے کا ارادہ ہوا تو لاکھوں روپیہ لگاکر
عدیم المثال عمارت محض اللہ تعالیٰ کے لئے تیار کردی کبھی کسی سے ایک پیسہ طلب
نہ فرمایا۔ فتنہ ارتداد میں وہ عظیم الشان کام کیا کہ جسکی روئداد آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

لیکن خدا کے بندو کچھ ہمارے اوپر بھی فرض عائد ہوتا ہے۔ یاد رکھو ہماری دین و دنیا کی بھلائی اسی میں ہے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں اور ہم میں سے جو گریجویٹ لائق دقائق زمانہ شناس اور روزی کی طرف سے بھی بفضلہ تعالیٰ مطمئن ہیں وہ کسی معین مدت کے لئے اپنے آپ کو اس جہاد میں وقف کر کے اپنے آقا و مولا کی خوشنودی حاصل کریں۔

جسقدر احباب نے مستقل ماہواری چندے کا وعدہ کیا مگر اب تک کسی وجہ سے وہ اپنا معہودہ چندہ نہ بھیج سکے ان کو فوراً ایفائے عہد پر توجہ فرمانی چاہئے آئندہ الغایتہ ۳ فقرہ جات باب ندر کی تکمیل کے لئے بالخصوص ارباب ہمت حضرات انجمن خدام الصوفیہ کی اعانت فرمائیں اور غنی الوسع سرمایہ کی جانب سے بہت جلد اطمینان دلائیں تاکہ جدید سکیم پر عملدرآمد کیا جا سکے۔

ہر ایک غریب سے غریب یار طریقت کو جو بہ نفس نفیس میدان ارتداد میں خدمت انجام نہیں دیسکتا کم از کم ۴ر ماہوار چندہ اس مد میں دینا چاہئے اور ارباب دول حضرات بھی زکواۃ صدقات اور خیرات کی رقوم خاص اہتمام سے امین الملت حضرت صاحبزادے صاحب قبلہ مہتمم و صدر انجمن کی خدمت میں بھیجتے رہیں زکواۃ کی رقوم کو خاص اہتمام سے موقعہ مناسب پر صرف کیا جاتا ہے۔

شاخہائے انجمن اور بڑے بڑے شہروں کی جماعت یاران طریقت ایک ایک مبلغ تعلیم یافتہ اور محنتی خاص طور پر کسی خاص میعاد معینہ کے لئے اپنے خرچ سے صدر دفتر مرکز وفود آگرہ میں بھیجنے کا انتظام کریں۔

اگر کسی قصبہ شہر اور جماعت یاران طریقت کی طرف سے کوئی خاص قابل مناظر میدان ارتداد میں بھیجے جائیں گے تو ان کو گشتی یا مرکزی تبلیغ پر بعد شکریہ مامور کیا جا سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہم کو استقامت خلاص ایثار کی توفیق عطا فرمائے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(العارض عبد المجید قصوری دبیر انجمن خدام الصوفیہ)

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

Khuda Bakhsh Library
Acc. No. 22760
8.12-82

KBOPL
U297.06 A357D
AC22760

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/

bakhtiar2k@hotmail.com www.marfat.com

اِلتماس

جو نیکدل حضرات انسداد فتنہ ارتداد میں انجمن خدام الصوفیہ کی مالی امداد کرنا چاہیں وہ حضرات صاحبزادے مولانا سید محمد حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی مہتمم مدارس و امین انجمن ہذا صدر مرکز علی پور شریف سیدان ضلع سیالکوٹ کی خدمت عالی میں ارسال فرما کر داخل حسنات ہوں۔

اِطلاع

انجمن خدام الصوفیہ کے فرستادہ وفود کی مجمل کارروائی رسالہ انوار الصوفیہ میں ماہوار شائع ہوتی رہتی ہے جو درد آشنا اصحاب اس کار خیر سے اُلفت رکھتے ہیں اور اس میں دلچسپی لیتے ہیں وہ رسالہ انوار الصوفیہ کا ملاحظہ فرماتے رہا کریں رسالہ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر تین روپے۔ بذریعہ وی۔پی ۳ہے ہے۔ یہ رسالہ انگریزی مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شہر لاہور سے زیر اہتمام انجمن خدام الصوفیہ شائع ہوتا ہے۔ اور اسمیں سوائے شرعی اور صوفیانہ مضامین کے اور کسی طرح کا مضمون یا اشتہار درج نہیں ہوتا۔

عبد الحمید قصوری
دبیر انجمن خدام الصوفیہ

https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain http://www.maktabah.org/en/